حافظ الحدیث عبداللہ بن محمد البغدادی المعروف بہ ابن ابی الدنیا

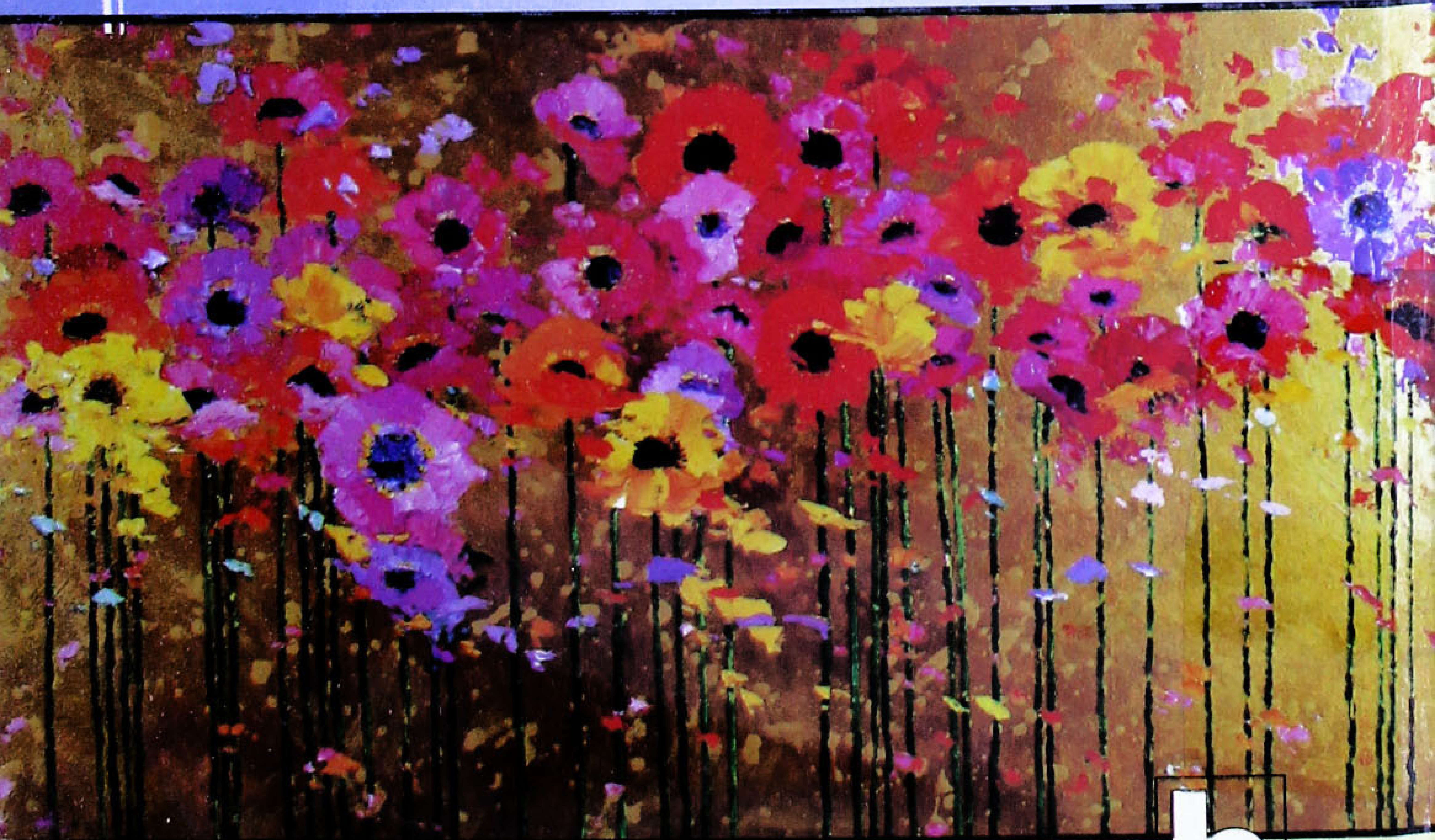
کی عربی کتاب "اَلصَّمت وَ آدَابُ اللِّسَان" کا اُردو ترجمہ

16

خاموشی کی فضیلت اور زبان کی حفاظت

علامہ ابن ابی الدنیا

مترجم: زاہد محمود قاسمی



297.124 ابن ابی الدنیا، علامہ۔
اب ن خ اَلصَّمْتُ وَ آدَابُ اللِّسَانِ / علامہ ابن ابی الدنیا
ترجمہ: خاموشی کی فضیلت اور آدابِ گفتگو
مترجم: زاہد محمود قاسمی۔ ملتان، لاہور۔ بیکن بکس، 2009
304 ص 1. اردو - سیرت۔

اشاعت : 2009ء
عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/290 روپے

ISBN: 978 - 969 - 534 - 163 - 6

فہرست

باب ۱

زبان کی حفاظت اور خاموشی کی فضیلت

خاموشی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامیہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے اقوال وواقعات

باب۲
فضول گفتگو کرنے کی ممانعت
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب۳

غیر متعلقہ معاملات کے بارے میں گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث

صحابہ، اولیاء وعلماء کے ارشادات وواقعات

باب۴

جھگڑے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۵

گفتگو میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

باب ۶

غیبت کی مذمت وممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۷

غیبت کسے کہتے ہیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۸

وہ صورتیں جن میں غیبت کی اجازت ہے

وہ مصلحتیں جن کے سبب غیبت کی اجازت ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۹

غیبت کا کفارہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۰

غیبت سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۱

مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۲

چغل خوری کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

باب ۱۳

دو رُخے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۴

کسی کا مذاق اڑانے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

باب ۱۵

ہمیشہ اچھی بات کہنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

باب ۱۶

بے حیائی و بدکلامی کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۷

ممنوع باتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۸

دوسرے کے راز کی حفاظت کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۱۹

سچ بولنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۲۰

وعدہ پورا کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۲۱

جھوٹ کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

باب ۲۲

خوشامدیوں کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

باب ۲۳

لعنت کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ارشادات گرامیہ

علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱۔۶۷۶ھ)

کی کتاب ''الاذکار'' سے اضافہ

پیش لفظ

بیکن بکس کے ذمہ دار حضرات کا کہنا یہ ہے کہ ایسی کتابیں شائع ہونی چاہئیں جن سے ہماری اصلاح ہو تا کہ معاشرہ میں بہتر تبدیلی جنم لے سکے۔ اسی فکر اور مقصد کے پیشِ نظر ایک منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت ایسی کتب شائع کی جائیں گی جو اصلاحِ معاشرہ سے متعلق ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منزلِ مقصود کو پانے کے لیے ہم ایک سنگِ میل عبور کر چکے ہیں اور اب دوسرے سے بھی آگے بڑھنے لگے ہیں۔ حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حسن الظن باللہ'' کا اردو ترجمہ ''بخشش کی راہیں'' منظرِ عام پر آ کر ہمیں اربابِ ذوق کی تائید و تنقید اور تحسین و تجاویز سے بھی مالا مال کر چکا ہے۔ بہت سارے اہلِ علم واصحابِ دل نے ہماری غلطیوں کی اصلاح بھی کی اور حوصلہ افزائی بھی۔ ہم ان سب کے مشکور و ممنون ہیں اور آئندہ کے لیے بھی سب حضرات کی خیر اندیشیوں کے امیدوار ہیں۔

اب موصوف کی دوسری کتاب ''اَلصَّمْتُ وَآدَابُ اللِّسَان'' کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی تیسری کتاب ''اَلْمَرَضُ وَالْكَفَّارَات'' کا ترجمہ بھی جلد آنے کو ہے۔

پہلی کتاب کی طرح اس میں بھی ہم نے مندرجات کی ترتیب تبدیل کر دی ہے تا کہ قارئین کو مضامین ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔ تمام تر روایات کی سند والا حصہ حاشیہ میں دیا ہے۔ کچھ ابواب کے شروع میں اور کتاب کے آخر میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الاذکار'' سے حسبِ موقعہ اقتباسات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جن کا حوالہ ہر اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ اس کاوش کو ہم سب کے لیے اس مقصد کے حصول کا کامیاب وسیلہ بنائیں جس مقصد کے حصول کی کوشش کی اس دُعاء میں تعلیم دی گئی ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(آمین یا رب العالمین)

والسلام

زاہد محمود قاسمی

علامہ ابن ابی الدنیا (رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۰۸-۲۸۱ھ۔۸۲۳-۸۹۴ء)

آپ کا نام عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ہے، معروف نام ''ابن ابی الدنیا'' ہے نسبت کے لحاظ سے قریشی اموی ہیں کیونکہ ان کے والد امویوں کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وطن کے لحاظ سے بغدادی ہیں اور آپ کی کنیت ''ابوبکر'' ہے۔

حدیث کے حافظ تھے، عباسی خلیفہ المعتضد باللہ اور اس کے فرزند خلیفہ المکتفی باللہ کے اتالیق رہے۔

آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اہلِ علم سے استفادہ کیا علی بن الجعد، خلف بن ہشام، سعید بن سلیمان اور ایسے دیگر محدّثین آپ کے اساتذہ ہیں۔ ابوبکر شافعی، حارث بن ابی اسامہ، ابوبکر نجار، احمد بن خزیمہ اور انہیں کے ہم پلّہ بہت سارے علماء آپ کے شاگرد رہے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ''میں نے اور میرے والد نے ابوبکر سے ہی احادیث لکھی ہیں'' آپ کا شمار کثیر التصانیف اہلِ علم میں ہوتا ہے۔

خیر الدین زرکلی نے لکھا ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ۱۶۴ تک پہنچتی ہے۔

معروف نام یہ ہیں:

۱۔ الفرج بعد الشدۃ۔

۲۔ مکارم الاخلاق۔

۳۔ ذم الملاھی۔

۴۔ الیقین۔

۵۔ الشکر۔

۶۔ قری الضیف۔

۷۔ العقل وفضلہ۔

۸۔ قصر الأمل۔

۹۔ الاشراف فی منازل الأشراف۔

۱۰۔ العظمۃ فی عجائب الخلق۔

۱۱۔ من عاش بعد الموت۔

۱۲۔ ذم الدنیا۔

۱۳۔ کتاب الجوع۔

۱۴۔ ذم المسکر۔

۱۵۔ الرقۃ والبکاء۔

۱۶۔ الصمت۔

۱۷۔ قضاء الحوائج۔

۱۸۔ النوادر۔

۱۹۔ الرغائب۔

۲۰۔ اخبار قریش۔

آپ اپنے زمانہ کے مقبول و ماہر واعظ وناصح بھی تھے۔ آپ کا وعظ بڑا بلیغ و مؤثر ہوتا تھا، آپ کی پیدائش بھی بغداد میں ہوئی اور وفات بھی۔

تفصیلی حالات کے لیے درج ذیل کتب دیکھی جاسکتی ہیں:

فہرست ابن الندیم ۱:۱۸۵، سیر اعلام النبلاء الطبقۃ الخامسۃ عشر؛ تاریخ بغداد ۱۰:۸۹، طبقات ابن ابی یعلی ۱:۱۹۲، فہرست ابن خیر: ۲۸۲، دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۱:۲:۷۲ اور Broch.S. 1:247 فوات الوفیات۔

باب ا

زبان کی حفاظت اور خاموشی کی فضیلت

خاموشی

ہر ذمہ دار فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زبان کو ہر ایسے کلام سے محفوظ رکھے جس میں کوئی مصلحت نہ ہو، اور اگر بات کرنے اور نہ کرنے میں برابر کی مصلحت ہو تو بھی بہتر یہ ہے کہ خاموش رہا جائے کیونکہ اس موقعہ پر کلام کرنا مباح ہے اور مباح کلام بھی بعض دفعہ حرام یا مکروہ کے ارتکاب کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سلامتی خاموشی میں ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

قیس بن ساعدۃ اور اکثم بن صیفی کی ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا آپ کے خیال میں انسان میں پائے جانے والے عیب کتنے ہو سکتے ہیں؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا یہ شمار سے باہر ہیں مگر میرے اندازہ کے مطابق آٹھ ہزار ہیں، مگر ایک خصلت ایسی ہے اگر آپ اسے اپنا لیں تو وہ سب عیبوں پر پردہ ڈال دے گی، پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا خاموشی۔

(اضافہ از "الاذکار" للنوویؒ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاداتِ گرامیہ

۱۔ زبان کی حفاظت کرو:

حضرت عبداللہ بن سفیان اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

"قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ أَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِسْلَامِ بِأَمْرٍ لَاأَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَکَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ فَمَا أَتَّقِیْ فَأَوْمَأَ بِیَدِہٖ إِلٰی لِسَانِہٖ."

"میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد مجھے اس بارے کسی اور سے سوال نہ کرنا پڑے۔ ارشاد فرمایا: آمَنْتُ بِاللّٰہِ کہو اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں کس چیز سے پرہیز کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔"

۲۔ نجات کیا ہے؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالنَّجَاۃُ قَالَ أَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ.

"میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھ، تمہارے گھر میں تمہاری ضرورت کے مطابق گنجائش ہو اور اپنی غلطی پر روؤ۔"

۳۔ جنت کی ضمانت:

حضرت سہل بن ساعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَتَوَکَّلَ بِیْ بِمَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَرِجْلَیْهِ أَتَوَکَّلُ بِالْجَنَّةِ.

''جو آدمی مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان والی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

۴۔ جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْأَجْوَفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو جنت میں کیا چیز لے جائے گی؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف اور حسن خلق اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں لے جائے گی۔ ارشاد فرمایا: درمیان کی دو چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ۔''

۵۔ ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھو:

حضرت اسود بن اصرم محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قلت أَوْصِنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَتَمْلِکُ یَدَکَ قَالَ قُلْتُ فَمَا أَمْلِکُ إِذَا لَمْ أَمْلِکْ یَدِیْ قَالَ أَتَمْلِکُ لِسَانَکَ قَالَ فَمَا أَمْلِکُ إِذَا لَمْ أَمْلِکْ لِسَانِیْ قَالَ فَلَا تَبْسُطْ یَدَکَ إِلَّا إِلٰی خَیْرٍ وَلَاتَقُلْ بِلِسَانِکَ إِلَّا مَعْرُوْفاً.

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے، فرمایا اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اگر اپنے ہاتھ کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس چیز کو

قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا: کیا اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہو؟ عرض کیا اگر زبان کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس کو قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ نیکی ہی کی طرف بڑھانا اور اپنی زبان نیکی ہی کے لئے کھولنا۔"

٦۔ الٹے منہ جہنم میں گرانے والی:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا نَقُوْلُ قَالَ ثَکِلَتْکَ أُمُّکَ یَابْنَ جَبَلٍ وَهَلْ یُکَبُّ النَّاسُ فِیْ النَّارِ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدَ أَلْسِنَتِهِمْ، قَالَ حَبِیْبٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَهَلْ شَیْئًا إِلَّا لَکَ أَوْ عَلَیْکَ.

"میں نے عرض کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اے ابن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگ اپنی زبانوں کی کمائی کے سبب ہی اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔"

حدیث کے راوی حبیب کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ:

"اور تو جو بھی بات کہتا ہے یا تو وہ تیرے لئے مفید ہوتی ہے یا مضر۔"

٧۔ سب سے زیادہ خطرناک:

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِأَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا.

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر میں پابندی سے عمل کرتا رہوں۔ ارشاد فرمایا: کہو میرا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ خوف کس چیز کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اس کا۔"

۸۔افضل عمل:

ابن غنم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَأَخْرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهُ ثُمَّ وَضَعَ عَلَيْهِ اِصْبَعَيْهِ.

''حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کون سا عمل افضل ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک نکالی پھر اس پر اپنی دو انگلیاں مبارک رکھ دی۔''

۹۔ایمان کی درستی:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

''آدمی کا ایمان درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل سیدھا نہ ہو اور دل سیدھا نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو اور وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کے ہمسائے اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہوں۔''

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ صَمَتَ نَجَا.''

''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔''

۱۱۔ سلامتی کا راز:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَسْلِمَ فَلْيَلْزَمِ الصُّمْتَ.

''جو سلامتی چاہتا ہے وہ خاموشی کو لازم پکڑے۔''

۱۲۔ تمام اعضاء کی شکایت:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ:

اِذَا اَصْبَحَ اِبْنُ آدَمَ اَصْبَحَتِ الْاَعْضَاءُ كُلُّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنَّكَ اِنْ اِسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا.

''جب آدمی صبح کو اٹھتا ہے تو اس کے سب اعضاء زبان سے شکوہ کرتے ہیں کہ تو ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں کیونکہ اگر تو درست رہی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔''

۱۳۔ حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِطَّلَعَ عَلٰى أَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَمُدُّ لِسَانَهٗ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِىْ الْمَوَارِدَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَىْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُوْ إِلَى اللّٰهِ اللِّسَانَ عَلٰى حِدَّتِهٖ.''

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جھانکا تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے، انہوں نے پوچھا اے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ فرمایا اسی نے مجھے مشکلات میں مبتلا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے ہاں زبان کی تیزی کی شکایت کرے گا۔"

۱۴۔ ہر کلام مضر ہے مگر......

محمد بن یزید بن خنیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کرنے گئے تو اس دوران سعید بن حسان رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پاس آئے۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ حدیث جو مجھ سے ام صالح نے صفیہ بنت شیبۃ رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے نقل کی ہے اور صفیہ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ هُوَ عَلَيْهِ إِلَّا أَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ أَوْنَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ أَوْذِكْرَاللّٰهِ."

"ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے نقصان دہ ہے سوائے نیکی کا حکم کرنے کے یا برائی سے روکنے کے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔"

ایک آدمی نے کہا یہ حدیث کتنی سخت ہے؟ حضرت سفیان نے فرمایا اس میں کیا سختی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے:

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا. (سورة النباء)

"جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بات نہ کرے گا سوائے اس کے جسے رحمٰن تعالیٰ اجازت دیں گے اور وہ درست بات کہے گا۔"

کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ. (سورة النساء)

کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادنہیں ہے کہ:

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا الحقّ وَهُوَالْعَلِيُّ الْكَبِيْرِ. (سورہ سبا)

۱۵۔ گناہ کا سب سے بڑا ذریعہ:

شقیق رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ:

أَنَّهُ كَانَ عَلَى الصَّفَا يُلَبِّي وَيَقُوْلُ يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ أَوْ أَنْصِتْ تَسْلِمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ قَالُوْا يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا شَيْءٌ تَقُوْلُهُ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَكْثَرَ خَطَايَا ابْنَ آدَمَ فِيْ لِسَانِهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفا پر تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے، اے زبان اچھی بات کہہ اور مزے کر یا خاموش رہ اور ندامت سے پہلے سلامتی میں رہ، ساتھیوں نے کہا یہ بات آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے سنی ہے؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ'' آدمی کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے سرزد ہوتی ہیں۔''

۱۶۔ جنت کا راستہ:

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِسَانَهُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَرَّمَا بَيْنَ لُحِيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے دو جبڑوں کے درمیان والے اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو کے شر سے بچالیا وہ جنت میں جائے گا۔''

۱۷۔ پردہ پوشی کا ذریعہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَوْرَتَهُ وَمَنْ مَلِكَ غَضَبَهُ وَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَذَابَهُ وَمَنْ اِعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ.

''جس نے اپنی زبان قابو میں رکھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں، جو اپنے غصہ پر قابو رکھے اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی مانگے اللہ تعالیٰ اس کی معافی قبول فرماتے ہیں۔''

۱۸۔ سب سے ضروری کام:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ اُعْبُدُ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَهُ وَاعْدِدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ قَالَ هٰذَا وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلٰى لِسَانِهٖ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمایئے! ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، اور اگر چاہو تو تمہیں وہ کام بھی بتا دوں جوان سب سے زیادہ ضروری ہے، پھر دست مبارک سے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی زبان کی حفاظت سب سے ضروری ہے)۔''

۱۹۔ کامل مسلمان:

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ مَاسَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعِ الْكُتُبَ فَإِنِّيْ لَآ أَعْبَأُ بِهَا شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اَلۡمُسۡلِمُ مَنۡ سَلِمَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ مِنۡ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالۡمُھَاجِرُ مَنۡ ھَجَرَ مَا کَرِہَ رَبُّہٗ.

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو باقی کتابوں کو چھوڑ یئے کیونکہ میں انہیں کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہوئے سنا کہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ہجرت کرنے والا جو اپنے رب کے ناپسندیدہ کام چھوڑ دے۔''

۲۰۔ جنتی کے اعمال:

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنۡ کَسَبَ طَیِّباً وَعَمِلَ فِیۡ سُنَّۃٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الۡجَنَّۃَ.

''جس نے حلال کمایا، سنت کی پیروی کی اور لوگوں کو اپنی مضرتوں سے امن میں رکھا وہ جنت میں جائے گا۔''

۲۱۔ آسان ترین عبادت:

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَا أَخۡبِرُکُمۡ بِأَیۡسَرِالۡعِبَادَۃِ وَأَھۡوَنِھَا عَلَی الۡبَدَنِ اَلصُّمۡتُ وَحُسۡنُ الۡخُلُقِ.

''کیا میں تمہیں سب سے آسان اور جسم کے لئے سب سے ہلکی عبادت نہ بتاؤں؟ خاموشی اور حُسنِ خلق۔''

۲۲۔ کامل مومن:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ:

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

''کامل مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں، کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں ہو، صحیح مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کے ہمسائے اس کی مضرتوں سے محفوظ نہ ہوں۔''

۲۳۔ افضل اسلام:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَیُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کا کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

۲۴۔ ایمان کا تقاضا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.

''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔''

۲۵۔رحمت کا مستحق:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰہُ عَبۡدًا تَکَلَّمَ فَغَنِمَ أَوۡ سَکَتَ فَسَلِمَ.

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائیں جو بولے تو ثواب پائے یا خاموش رہے اور سلامتی میں رہے۔''

۲۶۔اچھی بات کہو یا خاموش رہو:

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ فَلۡیَقُلۡ خَیۡرًا أَوۡ لِیَصۡمُتۡ.

''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔''

۲۷۔خوش بخت آدمی:

حضرت رکب مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طُوبٰی لِمَنۡ أَنۡفَقَ الۡفَضۡلَ مِنۡ مَالِہٖ وَأَمۡسَکَ الۡفَضۡلَ مِنۡ قَوۡلِہٖ.

''اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے فالتو مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور ضرورت سے زائد بات نہ کرے۔''

۲۸۔ثواب یا سلامتی:

حضرت خالد بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ أَمۡسَکَ لِسَانَہٗ طَوِیۡلاً ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ عَبۡدًا قَالَ خَیۡرًا فَغَنَمَ أَوۡسَکَتَ عَنۡ سُوۡءٍ فَسَلِمَ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل دیر خاموش رہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائیں جس نے اچھی بات کہہ کر ثواب پایا یا خاموش رہا اور سلامتی میں رہا۔''

۲۹۔نیکی کی بنیاد:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ یُدْخِلُنِیَ الْجَنَّۃَ قَالَ أَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَإِنْ لَّمْ تُطِقْ فَکُفَّ لِسَانَکَ إِلَّا مِنْ خَیْرٍ.

''ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے؟ ارشاد فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو برائی سے منع کرو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان کو اچھی بات کے سوا روکے رکھو۔''

۳۰۔زبان کے شر کو روکو:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّہَا صَدَقَۃٌ مِنْکَ عَلٰی نَفْسِکَ.

''اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھو، بے شک یہ تمہاری طرف سے اپنی جان پر صدقہ ہے۔''

۳۱۔رحمت کا مستحق:

سلام بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلاً قَالَ حَقًّا أَوْ سَکَتَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ لِامْرَأَتِہٖ قُوْمِیْ فَصَلِّی.''

''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جس نے حق بات کہی یا خاموش رہا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو رات کو اُٹھا اور تہجد پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا اُٹھ اور تہجد پڑھ۔''

۳۲۔ بخشش کیسے ملے گی؟

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں وہ ۹ ذی الحجہ کی شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے اور وہ نوجوان تھے' عورتوں کو دیکھتے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ سے اشارہ کر کے انہیں اس طرح سے پھیرا اور ارشاد فرمایا:

''یَاابْنَ اَخِیْ اَنَّ هٰذَا یَوْمٌ مَنْ مَلِکَ سَمْعَهٗ اِلَّا مِنْ حَقٍّ وَبَصَرَهٗ اِلَّا مِنْ حَقٍّ وَلِسَانَهٗ اِلَّا مِنْ حَقٍّ غُفِرَلَهٗ.''

''اے بھتیجے! یہ ایسا دن ہے جو اس دن حق کے سوا سے اپنے کان' اپنی آنکھ اور اپنی زبان کو قابو رکھے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔''

۳۳۔ بات کرنے کا سلیقہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَسْرِدُ الْحَدِیْثَ سَرْدَکُمْ هٰذَا کَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ فَصْلٍ یُبَیِّنُهٗ وَیَحْفَظُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ.''

۳۴۔ قابل نفرت آدمی:

بشر بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ:

''اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا.''

''یقیناً اللہ تعالیٰ اس بلیغ آدمی سے نفرت کرتے ہیں جو زبان سے باتوں کو ایسے گھیرتا ہے جیسے گائے زبان سے چارہ سمیٹتی ہے۔''

۳۵۔زبان کے پردے:

عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شاعر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنا کلام پیش کیا تو ارشاد فرمایا:

"کَمْ دُوْنَ لِسَانِکَ مِنْ حِجَابٍ؟"

"تمہاری زبان سے آگے کتنے پردے ہیں؟"

شاعر نے عرض کیا: میرے دانت بھی ہیں اور ہونٹ بھی۔

ارشاد فرمایا:

"اَمَا کَانَ فِیْ ھٰذَا مَایَرُدُّ مِنْ کَلَامِکَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا."

"ان میں سے کوئی بھی تیرے کلام کو روک نہ سکا؟ بعض بیان تو جادو ہی ہوتے ہیں۔"

حواشی

(۱) حدثنا أبو بکر عبداللّٰہ بن محمد بن عبید القرشی قال حدثنی أبی وعبیداللّٰہ بن عمر الجشمی قالا حدثنا نعیم عن یعلی بن عطاء۔
(۲) حدثنا داؤد بن عمرو الضبی وسعدویہ عن عبداللّٰہ بن المبارک عن یحیی بن أیوب عن عبداللّٰہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن أبی أمامہ رضی اللّٰہ عنہ قال۔
(۳) حدثنا عاصم بن عمر بن علی حدثنی ابی عن ابی حازم المدینی۔ عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
(۴) حدثنا ابو مسلم عبدالرحمن بن یونس حدثنا عبداللّٰہ بن إدریس اخبرنی ابی و عمی عن جدی۔
(۵) حدثنا یونس بن عبدالرحیم العسقلانی حدثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن صدقۃ بن عبداللّٰہ عن عبیداللّٰہ بن علی عن سلیمان بن حبیب۔
(۶) حدثنا ابوخیثمۃ واسحاق بن اسماعیل قالا حدثنا جریرعن الاعمش عن الحکم بن عتیبۃ و حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب۔
(۷) حدثنی حمزۃ بن العباس انبأنا عبدان بن عثمان اخبرنا عبداللّٰہ انبأنا معمر عن الزہری عن عبدالرحمن بن ماعز۔
(۸) حدثنا علی بن الجعد انبأنا عبدالرحمن بن بہرام عن شہر بن حوشب۔
(۹) حدثنا عمرو بن محمد الناقد حدثنا زید بن الحباب حدثنا علی بن مسعدۃ الباہلی حدثنا قتادۃ عن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔
(۱۰) حدثنا ابن خیثمۃ حدثنا عبداللّٰہ بن زید عن ابن لہیعۃ عن یزید بن عمرو عن أبی عبدالرحمن الحبلی عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
(۱۱) حدثنا ہارون بن عبداللہ حدثنا محمد بن إسماعیل أبي فدیک عن عمربن حفص عن عثمان بن عبدالرحمن عن الزہری۔ عن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
(۱۲) حدثنی عمران بن موسی یعنی القزاز حدثنا حماد بن زید عن أبی الصہباء عن سعید بن جبیر۔
(۱۳) حدثنی عبدالرحمن بن زیان بن الحکم الطائی حدثنا عبدالصمد ابن عبدالوارث عن عبدالعزیز بن محمد عن۔
(۱۴) حدثنا إسحاق بن إسماعیل وسعدویہ و غیر ہما وہذا لفظ إسحاق ابن إسماعیل۔ عن محمد بن یزید بن خنیس قال دخلنا علی سفیان الثوری نعودہ فدخل علیہ سعید بن حسان فقال سفیان الحدیث الذی حدثتنی عن أم صالح عن صفیۃ بنت شیبۃ عن أم حبیبۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

(۱۵) حدثنا ابو عمر التميمی حدثنی أبی عن أبی بکر النهشلی عن الأعمش عن شقیق.

(۱۶) حدثنا أبو خثیمة حدثنا وکیع عن سفیان الثوری.

(۱۷) حدثنا زهیر بن حرب حدثنا شبابة بن سوار عن المغیرة بن مسلم عن هشام بن إبراهیم عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۱۸) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا یزید بن هارون حدثنا محمد بن عمرو عن أبی سلمة.

(۱۹) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا المسعودی عن رجل من همدان.

(۲۰) حدثنا عباس بن محمد الدوری وحدثنا یحیی بن أبی بکیر حدثنا إسرائیل عن هلال عن أبی بشر عن أبی وائل رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۲۱) حدثنا هارون بن عبداللّٰه حدثنا ابن أبي فدیک عن عبداللّٰه بن أبی بکر عن صفوان بن سلیم رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۲۲) حدثنا أبو نصرالتمار حدثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید و حمید عن أنس رضی اللّٰه عنه عن النبی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۲۳) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا النضر بن إسماعیل عن ابن أبی لیلی عن أبی الزبیر.

(۲۴) حدثنا إبراهیم بن المنذر الحزامی حدثنی سفیان بن حمزة الأسلمي عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۲۵) حدثنا عبیداللّٰه بن عمر حدثنا حزم بن أبی حزم قال سمعت الحسن یقول ذکرلنا أن نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۲۶) حدثنا شجاع بن الأشرس حدثنا لیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن أبی شریح رضی اللّٰه عنه أن النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۲۷) حدثنا مهدی بن حفص حدثنا إسماعیل بن عیاش عن مطعم بن القمدام الصنعانی عن عنبسة بن سعید الکلاعی عن نصیح العنسی عن رکب المصری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۲۸) حدثنی حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبداللّٰه أنبأنا ابن لهیعة حدثنی خالد بن أبی عمران أ ن النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۲۹) حدثنا أحمد بن حنبل أنبأنا عبداللّٰه بن المبارک قال أنبأنا عیسی ابن عبدالرحمن حدثنا طلحة الأیامی قال حدثنی عبدالرحمن بن عوسجة.

(۳۰) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زید عن هشام بن عروة عن أبیه عن أبی مراوح اللیثی عن أبی ذر رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۳۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا سلام بن مسکین قال سمعت الحسن رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یقول.

(۳۲) حدثنا محمد بن حاتم حدثنا یحییٰ بن اسحاق عن مسکین بن عبدالعزیز عن أبیه عن

ابن عباس عن بفضل بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(۳۳) حدثنی الفضل بن اسحاق حدثنا ابو اسامة عن سفیان عن اسامة بن زید عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها قالت۔

(۳۴) حدثنی فضل بن اسحاق حدثنا ابو قتیبة عن نافع بن عمر الجمحی حدثنا بشر بن عاصم عن أبیه یرفعه قال۔

(۳۵) حدثنی الفضل بن اسحاق حدثنا ابو قتیبة عن نافع بن عمر عن عمرو بن دینار۔

صحابہؓ، اولیاء وعلماء کے اقوال وواقعات

۱۔خوش بخت آدمی:

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی خطا پر رویا، اپنی زبان کو روکا اور اس کا گھر اس کی ضرورت کو کافی ہوا۔''

۲۔سب سے ضروری کام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے زمین پر زبان کو طویل عرصہ تک قید میں رکھنے سے زیادہ ضروری کام اور کوئی نہیں ہے۔''

۳۔کامل تقویٰ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''آدمی جب تک اپنی زبان کو نہ روکے اللہ تعالیٰ کی ذات کا کامل تقویٰ اس میں پیدا نہیں ہوسکتا۔''

۴۔خطرات میں ڈالنے والی:

قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑا ہوا ہے اور کہہ رہے ہیں:

''اسی نے مجھے خطرات میں ڈال رکھا ہے۔''

۵۔سب سے اہم کام:

ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''کرنے کے سب سے زیادہ لائق کام یہ ہے کہ طویل وقت تک زبان کو خاموش رکھا جائے۔''

۶۔زبان کی حفاظت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جس کام سے واسطہ نہ ہو اسے چھوڑ دو، جو معاملہ تم سے متعلق نہ ہو اس میں بات نہ کرو، اور زبان اسی طرح محفوظ رکھو جیسے اپنے پیسوں کو محفوظ رکھتے ہو۔''

۷۔پہلے سوچو پھر بولو:

حضرت سبیع بن خیثم رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن ماعز سے فرمایا:

''اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو روک کر رکھ، اور نفع نقصان سوچ کر کھول۔''

۸۔عقلمند کی ذمہ داری:

وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی آل کی حکمتوں میں سے ہے کہ:

''عقل مند پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے حالات سے واقف رہے، اپنی زبان کا محافظ رہے اور اپنے نفع نقصان پر نظر رکھے۔''

۹۔انتہائی احتیاط کا کام:

یزید بن حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:

''آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے قدم رکھنے میں جتنی احتیاط برتتا ہے زبان کے استعمال میں اس سے کہیں زیادہ محتاط رہے۔''

۱۰۔پاکیزگی وسلامتی:

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آدمی نے زیادہ گفتگو کی تو فرمایا:

''کسی کو کیا ہوتا ہے کہ وہ خاموش رہے اور پاکیزگی وسلامتی حاصل کرلے۔''

۱۱۔دین کی سمجھ:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی، اس نے اپنے دین کو نہیں سمجھا۔''

۱۲۔عمر بن عبدالعزیز کا خط:

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں ایک خط لکھا تھا جسے میرے اور مکحول کے سوا کسی نے محفوظ نہیں رکھا۔

''امابعد! جس نے موت کو یاد رکھا وہ دنیا کے معمولی سامان پر راضی رہتا ہے اور جو اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب لگاتا ہے اس کی فضول گفتگو بہت کم ہو جاتی ہے۔''

۱۳۔دانائی کے دس حصے:

وھیب بن وردرحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، نو حصے خاموشی ہیں اور ایک حصہ لوگوں سے دور رہنے میں۔''

۱۴۔یکسوئی کا مطلب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''ایک بزرگ فرماتے ہیں تنہائی و یکسوئی کا مطلب یہ ہے کہ اگر ساتھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تو ان کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور اگر کسی اور کلام میں مشغول ہوں تو تم خاموش ہو جاؤ۔''

۱۵۔ حضرت وہیب بن وردرحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''یکسوئی کا تعلق زبان سے ہے۔''

۱۶۔درندہ:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بزرگ کا فرمان ہے کہ:

''میری زبان درندہ ہے اگر اسے کھلا چھوڑ دوں تو ڈر ہے کہ مجھے کھا نہ جائے۔''

۱۷۔حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

عبدالعزیز رواد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک آدمی نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا باتیں نہ کیا کرو، عرض کیا آدمی بولنے سے کیسے رہ سکتا ہے؟ فرمایا اگر صبر نہیں ہوسکتا تو اچھی بات کیا کرو ورنہ خاموش رہا کر۔''

۱۸۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان کو خطاب کر کے فرمایا:

''اے زبان! اچھی بات کہہ اور مزے میں رہ، یا برائی سے خاموش رہ اور سلامتی میں رہ۔''

۱۹۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریوں نے کہا ہمیں نصیحت فرمائیے: ارشاد فرمایا۔

''کبھی بات نہ کرو، عرض کیا یہ تو نہیں ہوسکتا، فرمایا پھر صرف بھلائی کی بات کیا کرو۔''

۲۰۔بولنا چاندی خاموشی سونا:

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

''اگر بولنا چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔''

۲۱۔مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اگر لوگوں کو اپنے اعمال نامے دکھادیئے جائیں تو لوگ بولنا بہت کم کردیں گے۔''

۲۲۔عقل کب صحیح کام کرتی ہے:

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
''جب آدمی خاموش ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کی عقل پورا کام کرتی ہے۔''

۲۳۔کلام کی چار قسمیں:

ابواسحاق فزاریؒ بیان کرتے ہیں کہ:
''حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ طویل وقت خاموش رہتے اور جب بولتے تو بہت اچھی باتیں فرماتے تھے، ایک دن دیر تک خاموش رہے تو میں نے کہا کاش آپ کچھ فرماتے؟

فرمایا کلام کی چار قسمیں ہیں ایک وہ کلام ہے جس میں تجھے فائدے کی امید بھی ہوتی ہے اور نقصان کا خوف بھی، ایسے کلام سے خاموش رہنے میں ہی بہتری وسلامتی ہے، دوسرا وہ کلام ہے کہ نہ تجھے اس کے فائدے کی امید ہے اور نہ نقصان کا خوف، ایسے کلام کے چھوڑنے میں بھی کچھ وقتی شرمساری ہوسکتی ہے۔ تیسرا ایسا کلام ہوتا ہے جس کے نفع کی امید ہو نقصان کا اندیشہ نہ ہو، تو یہ وہ کلام ہے جسکا پھیلانا تجھ پر واجب ہے، چوتھی قسم کا کلام وہ ہے جس میں نفع کی امید تو نہ ہو نقصان کا اندیشہ ہو، ایسے کلام کو چھوڑنا واجب ہے۔

خلف بن تمیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابواسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا میرے خیال میں تو انہوں نے تین چوتھائی کلام کو ترک کر رکھا تھا؟ فرمایا ہاں۔''

۲۴۔وقار کا خاتمہ:

محمد بن نصر حارثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
''بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ زیادہ بولنا وقار کو ختم کر دیتا ہے۔''

۲۵۔غلطیوں کی کثرت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:
''جس کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں۔''

۲۶۔ پذیرائی کا خاتمہ:

خلف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک ہندوستانی دانا نے مجھ سے کہا کہ:

''زیادہ بولنا آدمی کی پذیرائی کو ختم کر دیتا ہے۔''

۲۷۔ خاموشی کے دو فائدے:

محمد بن حسین کہتے ہیں میں نے محمد بن عبدالوہاب کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''خاموشی انسان کو دو صفتیں عطا کرتی ہے (۱) دین کی سلامتی (۲) مردم شناسی۔''

۲۸۔ سب سے افضل و مشکل عمل:

محمد کہتے ہیں کہ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہ:

''ایک دن داؤد طائی نے محمد بن عبدالعزیزؒ سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ زبان کی حفاظت اعمال میں سے سب سے مشکل اور افضل عمل ہے تو محمدؒ نے فرمایا کہ کیوں نہیں (مگر) یہ ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔''

۲۹۔ دولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل کام:

جعفر الخراز نے کہا کہ میں نے محمد بن واسع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

''اے ابو یحیٰ لوگوں کے لئے زبان کی حفاظت دراھم اور دنانیر کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے۔''

۳۰۔ صحت و سلامتی کی بنیاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کا ارشاد ہے کہ:

''انسان کی صحت و سلامتی کا دارومدار زبان پر ہے جب زبان درست رہے تو دوسرے اعضا بھی درست رہتے ہیں اور جب زبان صحیح نہ رہے تو اس کا کوئی عضو درست نہیں رہتا۔''

۳۱۔ انسانی جسم کا حاکم:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

''زبان بدن کی حاکم ہے، جب وہ اعضاء سے کوئی جنایت کرواتی ہے تو اعضاء کر لیتے ہیں اور جب زبان معاف کرتی ہے تو اعضاء بھی معاف کر لیتے ہیں۔''

۳۲۔ اصلاحِ کردار کا نسخہ:

سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے یونس بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''جس انسان کی زبان اس کے قابو میں ہو میں نے اس کے تمام اعمال درست دیکھے ہیں۔''

۳۳۔ زبان کے فریب کا ڈر:

عبیداللہ بن محمد التیمیؒ نے فرمایا کہ:

''قطری کے دن احنف بن قیس سے کہا گیا کہ کچھ فرمایئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں زبان کے فریب سے ڈرتا ہوں۔''

۳۴۔ احنف بن قیسؒ کا قول:

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ:

''لوگ باہم حضرت معاویہؓ کی مجلس میں گفت وشنید کرتے تھے اور احنف بالکل خاموش بیٹھے رہتے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابو بحر آپ کو کیا ہوا جو بات نہیں کرتے۔ انہوں نے فرمایا اگر میں جھوٹ بولوں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اگر سچ بولوں تو تم سے ڈرتا ہوں۔''

۳۵۔ خوش بختی اور بدبختی:

عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ:

''تمہاری خوش قسمتی اور بدقسمتی جو تمہارے جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان''

۳۶۔ چار بادشاہوں کا واقعہ:

میں نے ہاشم بن ولید ابوطاہر الھروی سے سوال کیا تو، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''چار بادشاہ اکٹھے ہوئے جن میں سے ہر ایک نے ایک ایک بات کہی، ان میں سے ایک ہند کا، دوسرا چین کا، تیسرا کسریٰ کا اور چوتھا قیصر کا تھا۔ ان میں سے ایک بولا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر شرمندہ ہوتا ہوں، اور جو نہیں کہتا اس پر شرمندہ نہیں ہوتا۔ دوسرے نے کہا جب میں بولتا ہوں تو منہ سے نکلی ہوئی بات میری مالک ہوتی ہے اور میں اس کا مالک نہیں ہوتا اور جب میں نہیں بولتا تو میں اس کا مالک ہوتا ہوں اور وہ میری مالک نہیں ہوتی۔ تیسرے نے کہا مجھے تعجب ہے بات کرنے والے پر اگر اس کی بات اس پر لوٹائی جائے تو اس کو برا لگے اور اگر نہ لوٹائی جائے تو اس کو نفع نہ رہے۔ چوتھے نے کہا میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو رد کرتا ہوں۔''

۳۷۔ سمجھدار آدمی:

شعبی کہتے ہیں میں نے ہثیم بن اسعود نخعیؒ سے پوچھا کہ اعورشنی، عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت اور خود تم میں سے تمہارے ہاں زیادہ سمجھدار کون ہے؟

''جبکہ تمہارا کہنا یہ ہے کہ میں ایک ایسا علم جانتا ہوں جو گمان نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آدمی کا مال ختم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور انسان کی جب تک قابو میں نہ ہو وہ اس کے عیبوں کی دلیل ہوتی ہے،

اعورشنی کا کہنا یہ ہے کہ آدمی کا نصف حصہ اس کی زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل ہے باقی گوشت و خون ہے، کتنے خاموش لوگ ایسے ہیں جن کی خاموشی کی کثرت اور کم گوئی تجھے اچھی لگتی ہے۔

اور عبدالرحمٰن بن حسان کا کہنا یہ ہے کہ تم مخلوق کو دیکھتے ہو تو آنکھ اس سے لطف حاصل کرتی ہے، پیچیدہ معاملات کی خبر رکھنے والا کوئی نہیں ہے اور یہ سمندر کے پانی کی طرح ہے جسے تو پی نہیں سکتا، ہر دیکھنے والا اپنی پسندیدہ چیز کو جھک کر بھی دیکھتا ہے۔

ہثیم نے کہا اعور ہم سے کتنا زیادہ سمجھدار ہے۔''

۳۸۔منہ کی بندش:

بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا:
''میں نے تیرے منہ کے لیے ایک بندش بنائی ہے۔ جب نامناسب بات کہنے سے بچنا ہو تو منہ پر وہ بندش لگادے اور تیری آنکھوں کے بھی پردے بنائے ہیں۔ جب نامناسب چیز و منظر سامنے آئے تو ان پردوں کو بند کر دینا اور میں نے تیری شرمگاہ کو بھی ڈھانپ دیا ہے اسے نہ کھولنا مگر جہاں تیرے لئے حلال ہو۔''

۳۹۔دانائی کی بات:

ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:
''دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو برے آدمی کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ برائی سے نہیں بچ سکتا' جو برائی کی جگہوں میں جاتا ہے وہ تہمت سے نہیں بچ سکتا اور جو زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔''

۴۰۔قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

محارب کہتے ہیں ہم قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے تو انہوں نے ہمیں اپنی طویل خاموشی' سخاوت اور نماز کی کثرت سے مغلوب کر دیا۔

۴۱۔دانائی کی بنیاد:

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ طب کی بنیاد ہمدردی ہے اور حکماء کا اتفاق ہے کہ دانائی کی بنیاد خاموشی ہے۔''

۴۲۔افضیلت کا اصول:

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''بزرگ جب بیٹھا کرتے تو ان میں سب سے زیادہ فضیلت والا وہی سمجھا جاتا جو زیادہ دیر خاموش رہتا۔''

۴۳۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''آدمی جیسے کھانے سے سیر ہوتا ہے اسی طرح اسے کلام سے بھی سیر ہونا چاہیے۔''
یعنی ضرورت کے مطابق کلام کرنا چاہیئے۔

۴۴۔ واقد بن حارث رضی اللہ عنہ:

''قیس بن رافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع تھے تو اس دوران خیر و بھلائی کی باتیں کرتے رہے جس سے دلوں پر بڑی رقت طاری ہوئی لیکن اس مجلس میں واقد بن حارث رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ ساتھیوں نے کہا اے ابوالحارث! آپ کوئی بات نہیں کرتے؟ فرمایا: تم نے باتیں کی ہیں اور وہ کافی ہیں' ساتھیوں نے کہا آپ ہم سے کسی طور کم نہیں ہیں' آپ بھی کوئی بات کریں؟ فرمایا: میں قول وفعل دونوں میں غور کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ قول دعویٰ ہے اور فعل عمل ہے' دعویٰ میں خطرہ ہے اور عمل میں امن ہے۔''

۴۵۔ چار خصلتیں:

وہیب بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ چار چیزیں کسی میں مشکل سے ہی جمع ہوتی ہیں۔ اگر کسی میں یہ پیدا ہوتی ہیں تو خاموشی کی خصلت ہی کے سبب ہو سکتی ہیں۔ ایک عبادت کو اوّل وقت میں ادا کرنا' دوسری اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرنا' تیسری دنیا سے بے رغبتی اور چوتھی چیز تھوڑے سامان پر قناعت کرنا۔''

۴۶۔ زبان کا فتنہ:

ابوعبداللہ حربی کہتے ہیں ایک عالم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور فرمایا:

''جو علم کے باوجود خاموشی اختیار کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے علم کے ساتھ گفتگو کرنے والا۔''

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''مجھے اُمید ہے کہ علم کے ساتھ گفتگو کرنے والا قیامت کے دن خاموشی اختیار

کرنے والے سے افضل ہوگا کیونکہ خاموشی اپنے فائدے کیلئے ہے اور گفتگو دوسروں کے فائدے کے لیے ہے۔''

ان عالم صاحب نے فرمایا:

''اے ابن عبدالعزیز! زبان کے فتنہ سے حفاظت کیسے ہوسکتی ہے؟''

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت روئے۔

۴۷۔سب سے مشکل کام:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی حج' جہاد فی سبیل اللہ اور دینی کوشش زبان کو قابو میں رکھنے سے زیادہ سخت نہیں ہے' اگر زبان کو چھوڑ کر رکھو گے تو شدید غم میں مبتلا رہو گے' مؤمن کی قید یہی ہے کہ وہ اپنی زبان کو قید میں رکھے اور زبان کو قابو میں رکھنا سب سے مشکل کام ہے۔''

۴۸۔دانائی کا مالک:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

''جسے دیکھو کہ وہ اکثر خاموش رہتا ہے اور لوگوں سے دور رہتا ہے تو اس کے قریب ہونے کی کوشش کرو کیونکہ وہ دانائی کا مالک ہے۔''

۴۹۔زبان اچھی تو سب اچھا:

یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کے سارے اعمال اچھے ہوتے ہیں۔''

۵۰۔ابن مبارکؒ کا فرمان:

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''جب فرصت ہو تو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی نیت سے پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کو غنیمت سمجھو' جب کوئی بری بات دل میں آئے تو تسبیح کو غنیمت سمجھو' فضول گفتگو میں لگنے سے خاموشی افضل ہے' خواہ تم کتنے ہی فصیح کیوں نہ ہو۔''

۵۱۔ابن مبارکؒ کا ایک شعر:

حضرت حسن بن سعید باہلی فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر سے اچھا کوئی شعر نہیں کہا

تَعَاهَدْ لِسَانَکَ اِنَّ اللِّسَانَ سَرِيْعٌ اِلَى الْمَرْءِ فِيْ قَتْلِهٖ وَهٰذَا لِلِّسَانُ

بَرِيْدُ الْفُؤَادِ يَدُلُّ الرِّجَالَ عَلٰى عَقْلِهٖ

''اپنی زبان کو قابو میں رکھ کیونکہ زبان آدمی کو قتل کرانے میں بڑی تیز ہے اور یہ زبان دل کا قاصد ہے جو لوگوں کو بولنے والے کی عقل کا پتہ دیتی ہے۔''

۵۲۔سب سے بہتر انتخاب:

عبدالرحمٰن بن شریح رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''آدمی خاموشی سے بڑھ کر بہتر کسی چیز کا انتخاب نہیں کرسکتا۔''

۵۳۔ بڑے لوگوں کا شعار:

ابومسہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''خاموشی بڑے لوگوں کا شعار ہے۔''

۵۴۔عقل کی نیند و بیداری:

سلیمان بن عبدالملک کا قول ہے:

''خاموشی عقل کی نیند ہے' کلام کرنا اس کی بیداری ہے اور دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔''

۵۵۔ایک عالم کا قول:

ایک قریشی بزرگ سے منقول ہے کہ ایک عالم سے پوچھا گیا آپ اکثر خاموش کیوں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

''میں اپنی زبان کو کاٹنے والا درندہ سمجھتا ہوں۔ اگر میں نے اسے آزاد چھوڑا تو یہ مجھے کاٹ لے گی۔''

۵۶۔کم علمی کا پردہ:

ابوجعفر قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جہاں تک ہوسکے اپنی کم علمی کو خاموشی سے چھپاؤ کیونکہ خاموشی میں بڑی راحت ہے جہاں جواب سے عاجز ہو جاؤ تو خاموش رہو کیونکہ بہت سے سوالوں کا جواب خاموشی ہے۔''

۵۷۔خاموشی بھی جواب ہے:

اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''خاموشی بھی ایک جواب ہے۔''

۵۸۔ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت:

صالح بن ابی اخضر کہتے ہیں میں نے حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمایئے' ارشاد فرمایا:

''بہت کم کلام کیا کرو۔''

۵۹۔حضرت داؤد مدینی:

حضرت داؤد مدینی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا آپ بولتے کیوں نہیں؟

''آپ دیر تک سر جھکائے بیٹھے رہے۔ گویا یہاں موجود ہی نہیں' پھر سر اُٹھایا تو سائل نے کہا کاش! آپ کچھ ارشاد فرماتے؟ فرمایا: مجھے تو یوں لگتا ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے سامنے ہے اور مجھ سے سوال کر رہا ہے اور میں اس کا جواب سوچ رہا ہوں۔ جو اس فکر میں ہو وہ لوگوں سے کیا بولے اور کیا کہے۔''

۶۰۔خاموشی کی پناہ میں رہنا:

ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بعض دفعہ میں بولنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر پھر خاموش ہو جاتا ہوں کہ اپنے آپ کو خاموشی کی پناہ میں رکھنا چاہیے۔ ارشاد فرمایا:

''تمہیں اس پر اجر ملتا ہے اور تمہارا رُتبہ بلند ہوتا ہے۔''

۶۱۔ ایک دانا کا قول:

ایک دانا ل کا قول ہے کہ:

''میں ضروری کلام کو بھی مصیبت سمجھتا ہوں اور اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں' لا یعنی باتوں سے بچنے کو ایک نعمت سمجھتا ہوں جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے ہر ایک کلمہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگران مقرر ہے۔ لہٰذا میں مجبوری کی جگہ کلام کرنے کو نا گہانی آفت سمجھتا ہوں اور بقدرِ کفایت کلام کرنے کو بڑی غنیمت سمجھتا ہوں۔''

۶۲۔ محبت کا داعی:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ:

''خاموشی محبت کا داعی ہے۔''

۶۳۔ مؤمل کے اشعار:

عبایۃ بن کلیب کہتے ہیں مؤمل شاعر میرے پاس آیا اور کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ کو اشعار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر یہ شعر سنئے:

۱۔ ''اِذَا سَافَهَکَ لَئِيمٌ اَبَدًا: فَامْتَثِلْهَا لَهُ وَلَا تُجِبْهُ.''

''جب بھی کوئی کمینہ بے وقوفی کی بات کرے تو مان لو اور اس کا جواب نہ دو۔''

۲۔ ''اِذَا نَطَقَ السَّفِيْهُ فَلَا تُجِبْهُ: فَخَيْرٌ مِنْ اِجَابَتِهِ السُّكُوْتُ.''

''جب کم عقل بات کرے تو جواب نہ دو اس کو جواب دینے سے خاموشی بہتر ہے۔''

۳۔ ''لَئِيْمُ الْقَوْمِ يَشْتُمُنِیْ فَيَحْظِی: وَلَوْ دَمُهُ سُفِکَ لَمَا حَظَيْتُ.''

''قوم کا گھٹیا آدمی مجھے برا بھلا کہہ کر محظوظ ہوتا ہے' اگر اس کا خون بہایا جائے تو مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوگی۔''

۴۔ ''فَلَسْتُ مُشَاتِمًا اَبَداً لَئِيمًا : خَزَيْتُ لِمَنْ يُشَاتِمُنِیْ خَزَيْتُ.''

''لیکن میں کسی کمینے کو برا بھلا نہ کہوں گا' اپنی خاموشی سے گالیاں دینے والے کو خوب رسوا کروں گا۔''

۶۴۔خاموشی وکلام کرنے پر ایک مذاکرہ:

ایک غطفانی شیخ کے ہاں خاموشی اور بولنے پر مذاکرہ ہوا تو کچھ لوگوں نے کہا خاموشی افضل ہے' احنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''گفتگو کرنا افضل ہے کیونکہ خاموشی کا فائدہ دوسروں کو نہیں پہنچتا اور گفتگو اگر اچھی ہو تو سننے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔''

۶۵۔عبداللہ بن ابی زکریاؒ:

مسلم بن زیاد کہتے ہیں:

''عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر بشاشت والے اور ہنس مکھ ہونے کے باوجود جب تک کوئی سوال نہ کرتا کلام نہ کرتے۔''

۶۶۔ایاس بن معاویہؒ:

ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا آپ بہت بولتے ہیں۔انہوں نے فرمایا: میں اچھی باتیں کرتا ہوں یا بری؟ اس نے کہا آپ اچھی باتیں کرتے ہیں،فرمایا:

''تو اچھی باتوں کی کثرت اچھی بات ہے۔''

۶۷۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ:

حارث بن محمد کہتے ہیں ایک آدمی شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ بیٹھتا تو وہ کافی دیر خاموش رہتے' کسی نے پوچھا اس طویل خاموشی کی حکمت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''خاموش رہتا ہوں اور سلامتی پاتا ہوں' دوسروں کی سنتا ہوں اور علم حاصل کرتا ہوں۔''

۶۸۔دانائی کی ایک بات:

یعقوب بن عبید کہتے ہیں میں نے اسکندریہ میں ایک دیوار پر لکھا ہوا دیکھا:

''آدمی کیلئے پروردگار جیسا کوئی محافظ نہیں ہے' عقل جیسا کوئی واعظ نہیں اور آدمی کوزبان ہلاکت میں نہیں ڈالتی بلکہ زبان کے ساتھ جو بولتا ہے وہ ہلاک کرتا ہے۔''

۶۹۔ایک نوجوان کا واقعہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' ہمیں یہ واقعہ پہنچا ہے کہ ایک نوجوان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں آتا' توجہ کے ساتھ وہاں کی گفتگو سنتا اور کسی سے کوئی بات کیے بغیر اُٹھ کر چلا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے طرزِ عمل کو بھانپ لیا تو ایک دن اس سے اس بارے میں دریافت کیا۔

نوجوان نے کہا میں حاضر ہو کر غور سے سب کی باتیں سنتا ہوں' پھر ان کی روشنی میں اچھے اعمال کرتا ہوں اور برے کاموں سے اجتناب کرتا ہوں اور خود کچھ کہنے سے باز رہتا ہوں تا کہ سلامتی میں رہوں' اللہ تعالیٰ کی قسم میں اسی طرز عمل کو پسند کرتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب سن کر فرمایا:

''ہم میں سے کون ہے جو اس پر پورا اُتر سکے؟''

۷۰۔حکماء کا قول:

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حکماء کا قول ہے کہ:

''علم ہوتے ہوئے بھی خاموشی اچھی ہے' بردباری کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے' کم علمی کا علاج بھی خاموشی ہے' جہالت کے عیب کا پردہ بھی خاموشی ہے اور مصیبت کے وقت بھی خاموشی ہی میں خیر ہے۔''

۷۱۔عبدالرحمٰنؒ:

سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں:

''ابی مخرمۃ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ چار مہینے تک خاموشی کا اہتمام کرتے' جب کچھ کہنے کی ضرورت ہوتی تو لکھ کر دکھاتے کہ اس طرح کرلو۔''

۷۲۔حضرت حسن بصریؒ:

اوزاعی کہتے ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی اپنا قصہ سنا رہا ہوتا تو آپ اس وقت بھی خاموش ہی رہتے اور اس کی تائید یا تردید نہیں کرتے تھے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب چپ رہتا ہوں۔''

۷۳۔ابن مبارکؒ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

''ایک زمانہ آئے گا جب لوگ باتوں کو ایسے کھائیں گے جیسے گائے بھینس چارہ کھاتی ہے۔''

۷۴۔خالد ربعیؒ کا ارشاد:

حضرت خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''تین چیزیں مجھ سے یاد کرلو مگر انہیں ایک ایک کر کے سیکھو کیونکہ ایک دم سے ان کو سیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) جھوٹ ترک کرنا۔

(۲) غیبت چھوڑنا۔

(۳) اور قسم کھانے کی عادت کو ختم کرنا۔''

۷۵۔ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

عاصم کہتے ہیں حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ اپنی گفتگو میں کبھی کسی شعر کا کوئی مصرعہ تک نہیں لاتے حالانکہ اور بزرگ تو اس طرح نہیں کرتے تھے؟ فرمایا:

''آدمی کا ہر کلام اس کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے اور قیامت کے دن ہر ایک کا اعمال نامہ اس پر پیش کیا جائے گا' میں نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں شعروں کے مصرعے پڑھوں۔''

۷۶۔ حضرت لقمانؑ کے ایک قول کا مطلب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے جو اپنے بیٹے سے فرمایا کہ'' کلام کرنا چاندی ہے اور خاموشی سونا ہے۔'' اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کلام کرنا چاندی ہے تو اس کی معصیت میں کلام کرنے سے باز رہنا سونا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن منصور.
(۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير وأبو معاوية عن الأعمش عن يزيد بن حيان.
(۳) حدثنا عبيدالله بن عمر حدثنا سليم بن أخضر حدثنا ابن عوف حدثني عطاء البزاز.
(۴) حدثنا الفضيل بن عبدالوهاب و على بن الجعد وأحمد بن عمران الأخنسى قالوا حدثنا النضر بن أبى إسماعيل.
(۵) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا أبو نصر التمار حدثنا حماد عن عاصم عن أبى وائل.
(۶) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا عبدالواحد بن واصل أبو عبيدة الحداد حدثنا سليمان بن المغيرة عن.
(۷) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا سعيد بن عبدالله بن الربيع خثيم عن نسير بن ذعلوق عن بكر بن ماعز عن الربيع بن خثيم قال.
(۸) حدثنا أبو خثيمة حدثنا عبدالرحمن بن مهدى عن سفيان أبى الأغر عن وهب بن منبه قال.
(۹) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن يزيد بن حيان التيمي قال.
(۱۰) حدثنا خالد بن خداش حماد بن زيد قال بلغني.
(۱۱) حدثنا سريج بن يونس حدثنا على بن ثابت عن أبى الأشهب عن الحسن رضى الله عنه قال.
(۱۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا خلف بن تميم عن عبدالله بن محمد الأنصارى عن الأوزاعى قال.
(۱۳) حدثنى هارون بن عبدالله حدثنا محمد بن يزيد بن خنيس عن وهيب بن الورد رحمه الله قال.
(۱۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو إسحاق الطالقانى عن عبدالله ابن المبارک رحمه الله قال.
(۱۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم عن محمد بن مزاحم عن وهيب بن الورد قال.
(۱۶) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان قال.
(۱۷) حدثنى هارون بن عبدالله محمد بن يزيد بن خنيس عن عبدالعزيز بن أبى رواد قال قال رجل لسلمان رضى الله عنه أوصني قال لا تتكلم قال و كيف يصبر رجل على أن لا يتكلم قال فإن كنت لا تصبير عن الكلام فلا تتكلم إلا بخير أو اصمت.
(۱۸) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان عن إسماعيل بن مسلم قال قال ابن عباس رضى الله عنه يا لسان قل خيرا تغنم أو اسكت عن شر تسلم.
(۱۹) حدثنا إسحاق حدثنا سفيان قال قالوا لعيسى ابن مريم عليه السلام دلنا على عمل ندخل به الجنة قال لاتنطقوا أبدا قالوا نسطيع ذلک قال فلا تنطقوا إلا بخير.
(۲۰) حدثنا الهيثم بن خارجه حدثنا سهل بن هاشم عن الأوزاعى قال قال سليمان بن داود عليهما السلام إن كان الكلام من فضة فالصمت من ذهب.

(٢١) حدثني علي بن الحسين عن حبان بن هلال حدثنا جعفر بن سليمان قال سمعت مالک بن دينار رحمه الله يقول لو كلف الناس الصحف لأقلواالكلام.

(٢٢) حدثني محمد بن عبدالمجيد التميمي حدثنا سفيان قال قال وهيب بن الورد رحمه الله إن الرجل ليصمت فيجتمع إليه لبهٔ.

(٢٣) حدثني علي بن أبي مريم عن خلف بن تميم حدثنا أبو إسحاق الفزارى قال كان إبراهيم بن أدهم رحمه الله يطيل السكوت فإذا تكلم ربما انبسط قال فأطال ذات يوم السكوت فقلت لو تكلمت فقال الكلام على اربعة وجوه فمن الكلام كلام ترجو منفعته وتخشى عاقبته والفضل في هذا السلامة منه ومن الكلام كلام لا ترجو منفعته ولا تخشى عاقبته فأقل مالک في تركه خفة المؤنة على بدنک ولسانک ومن الكلام كلام ترجو منفعته وتأمن عاقبته فهذا الذى يجب عليک نشره قال خلف فقلت لأبى إسحاق أراه قدأسقط ثلاثة أرباع الكلام قال نعم.

(٢٤) وحدثني ابن أبي مريم عن يحيى بن إسحاق حدثنا أبوالأحوص عن محمد بن النضر الحارثي قال كان يقال كثرة الكلام تذهب بالوقار.

(٢٥) حدثني أحمد بن عبيدالتميمي حدثنا عبيدالله بن محمد التميمي حدثنا دريد بن مجاشع عن غالب القطان عن مالک بن دينار عن الأحنف بن قيس قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه من كثر كلامه كثر سقطه.

(٢٦) حدثني محمد بن الحسين حدثني خلف بن إسماعيل قال قال لي رجل من عقلاء الهند كثرة الكلام تذهب بمودة الرجل.

(٢٧) قال محمد بن الحسين سمعت محمد بن عبدالوهاب الكوفي يقول الصمت يجمع للرجل خصلتين السلامة في دينه والفهم عن صاحبه.

(٢٨) قال محمد حدثنا قبيصة قال قال داود الطائي لمحمد بن عبدالعزيز ذات يوم أما علمت أن حفظ اللسان أشد الأعمال وأفضلها قال محم بلى وكيف لنا بذلک.

(٢٩) حدثني علي بن أبي مريم عن أحمد بن إسحاق الحضرمي حدثنا جعفر الخراز قال سمعت محمد بن واسع يقول لمالک بن دينار أبا يحيى حفظ اللسان على الناس أشد من حفظ الدنانير والدراهم.

(٣٠) حدثنا علي بن الحسن عن خلف بن الوليد قال حدثنا عبدالرحمن بن محمد المحاربي عن عمران بن يزيد قال قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه اللسان قوام البدن فإذا استقام اللسان استقامت الجوارح وإذا اضطرب اللسان لم يقم له جارحة.

(٣١) وحدثني علي بن الحسن عن يحيى بن أبي بكير حدثنا عباد بن الوليد القرشي قال قال الحسن رضى الله عنه.

(٣٢) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا حجاج بن محمد عن سليمان ابن المغيرة قال.

(٣٣) حدثني محمد بن الحسين عن عبيدالله بن محمد التيمي قال.

(٣٤) حدثني داؤد بن عمرو الضبي حدثنا عبدالله بن المبارک حدثنا ابن عون عن الحسن رضى الله عنه قال.

(٣٥) حدثنا أبوبكر بن أبي النضر حدثنا وهب بن جرير قال حدثنا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن خيثمة عن عدى بن حاتم قال.

(۳۶) حدثنی هاشم بن الولید أبو الطاهر الهروی سألته فقال سمعت أبا بکربن عیاش رحمه الله قال.
(۳۷) وحدثنی هارون بن أبی یحیی السلمی عن حفص بن عمر وأبی عمر العمری عن لقیط بن بکیر المحاربی قال.
(۳۸) حدثنی عبید بن محمد قال سمعت بشر بن الحارث رحمة الله قال.
(۳۹) حدثنا الحسن بن محبوب حدثنا اسحاق بن سلیمان الرازی قال سمعت أبا جعفر یذکر عن الربیع بن أنس رحمة الله قال.
(۴۰) حدثنی محمد بن قدامة حدثنا سفیان عن مسعر عن محارب قال.
(۴۱) حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری حدثنی ابراهیم بن موسیٰ أنبأنا هشام بن یوسف عن ابراهیم بن محمد بن فراس عن وهب بن منبه رحمة الله قال.
(۴۲) حدثنی هارون بن سفیان حدثنا عبیدالله بن موسیٰ أنبأنا اسرائیل عن الأعمش عن ابراهیم رحمة الله قال.
(۴۳) حدثنی هارون بن سفیان حدثنی حمزة بن زیاد حدثنا أبو هلال عن قتادة رضی الله عنه قال.
(۴۴) وحدثنی حمزة أنبانا عبدان أنبأنا عبدالله أنبأنا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن عبدالکریم بن الحارث عن قیس بن رافع رحمة الله قال.
(۴۵) حدثنی حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبدالله أنبأنا وهیب قال.
(۴۶) حدثنی محمد بن الحسین حدثنی یوسف بن الحکم أخبرنی جعفر بن سیدان الأزدی عن أبی عبدالله الحربی قال.
(۴۷) حدثنی الحسن بن الصباح عن أبی یزید الرقی عن فضیل بن عیاض رحمة الله قال.
(۴۸) وحدثنی الحسن بن الصباح قال قال علی بن بکار قال عمر بن عبدالعزیز رضی الله عنه اذا رأیتم الرجل یطیل الصمت ویهرب من الناس فاقتربوا منه فانه یلقن الحکمة.
(۴۹) حدثنا الحسین بن علی العجلی حدثنا محمد بن الصلت عن ابن المبارک عن سلیمان بن المغیرة عسن یونس بن عبید قال ما رأیت أحدا لسانه منه علی بال الا رأیت ذلک صلاحا فی سائر عمله.
(۵۰) حدثنی ابو جعفر مولی بنی هاشم عن ابی زید محمد بن حسان قال سمعت ابن المبارک یقول اغتنم رکعتین زلفی الی الله اذا کنت فارغا مستریحا واذا هممت بالنطق فی الباطل فاجعل مکانه تسبیحا فاغتنام السکوت أفضل من خوض وان کنت بالحدیث فصیحا.
(۵۱) حدثنی الثقة الحسن بن سعید الباهلی قال لم یقل عبدالله بن المبارک رحمة الله قال.
(۵۲) حدثنی سلمة بن شبیب أنه حدث عن عبدالله بن وهب عن بکر بن مضر عن عبدالرحمٰن بن شریح قال.
(۵۳) وحدثنی الحسین بن عبدالرحمٰن قال قال ابو مسهر رحمة الله.
(۵۴) حدثنی الحسین عن شیخ من أهل الشام عن رجل من ولد سلیمان بن عبدالملک قال قال سلیمان بن عبدالملک.
(۵۵) حدثنی احمد بن الحارث عن شیخ من قریش قال.
(۵۶) أنشدنی ابو جعفر القرشی.

(۵۷) حدثنا محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم قال سمعت عبداللّٰہ بن دائود یقول.
(۵۸) حدثنی محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمة أنبأنا النضر بن شمیل عن صالح بن ابی الاخضر قال.
(۵۹) دفع الی ابو عبداللّٰہ رجل من أهل مرو کتابه فی قیل.
(۶۰) وفی الکتاب قال.
(۶۱) وقال بعض الحکماء.
(۶۲) حدثنی الحارث بن محمد العمی عن شیخ من قریش قال قال علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنه.
(۶۳) حدثنی الحسن بن الصباح أنه حدث عن عبایة بن کلیب قال أتابی مؤمل الشاعر فقال.
(۶۴) حدثنی ابو محمدالعمی عن علی بن محمد القرشی عن شیخ من غطفان قال.
(۶۵) حدثنی محمد بن حاتم حدثنا ابو اسحاق الطالقانی عن بقیة عن مسلم بن زیاد قال.
(۶۶) وحدثنی ابو محمد التمیمی عن شیخ من قریش قال.
(۶۷ وحدثنی الحارث بن محمد التمیمی من قریش قال.
(۶۸) حدثنا یعقوب بن عبید قال.
(۶۹) حدثنی هارون بن عبداللّٰہ حدثنا محمد بن یزید بن خنیس حدثنا سفیان قال.
(۷۰) قال الحکم بن موسیٰ حدثنا اسماعیل بن عیاش حدثنی عبداللّٰہ ابن دینار عن کلام الحکماء قال.
(۷۱-۷۲) حدثنی الحسن بن عبدالعزیز حدثنا عمرو بن ابی سلمة قال سمعت سعید بن عبدالعزیز یذکر قال.
(۷۳)حدثنی عثمان بن صالح حدثنا ابو دائود الطیالسی حدثنا المسعودی عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال عبداللّٰہ.
(۷۴)حدثنی عثمان بن صالح حدثنا سعید بن عامر حدثنا جسر ابو جعفر عن خاد الربعی قال.
(۷۵)حدثنی العباس بن جعفر حدثنا محمد بن سعید عن ابی بکر ابن عیاش عن عاصم قال.
(۷۶) حدثنی ابو عبدالرحمٰن الأزدی عن خاقان بن عبداللّٰہ قال.

باب ۲

فضول گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

۱۔خوش بخت آدمی:

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طُوبٰی لِمَنْ اَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ وَأَمْسَکَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ.

''خوشخبری ومبارکبادی ہو اس شخص کو جو اپنے زائد مال کو (اللہ کے راستے میں) خرچ کردے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔''

۲۔ایک کلمہ کی اہمیت:

حضرت بلال بن حارث مزنیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَایَظُنَّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ إِلٰی یَوْمٍ یَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا یَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا سَخَطَهٗ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کبھی اللہ کی رضا مندی والا جملہ کہہ دیتا ہے اور اس کا وہم گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچا ہے مگر اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی رضا لکھ دیتے ہیں اور کبھی آدمی اللہ تعالیٰ کی

ناراضگی والا جملہ کہہ دیتا ہے اور اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچا ہے مگر اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے اس آدمی کیلئے قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

اور حضرت علقمہؓ فرماتے تھے کہ حدیث بلالؓ نے مجھے بہت سی باتوں سے روک رکھا ہے۔"

۳۔ دوسروں کو ہنسانے کے لئے فضول گوئی منع ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَضْحَكُ مِنْهَا جُلَسَاءُ هٗ يَهْوِیْ بِهَا أَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا.

"انسان کبھی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کی وجہ اہل مجلس ہنسنے لگ جاتے ہیں لیکن وہ اس کی وجہ سے ثریا (ستارے) سے بھی دور جا گرتا ہے۔"

۴۔ مبالغہ آرائی سے پرہیز:

مطرف بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَقَالُوْا أَنْتَ وَالِدُنَا وَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَأَنْتَ أَفْضَلُنَا عَلَيْنَا فَضْلاً وَأَنْتَ أَطْوَلُنَا عَلَيْنَا طَوْلاً وَأَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ فَقَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ.

"میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو بنی عامر والوں نے عرض کیا آپ ہمارے والد ہیں، سردار ہیں، سب سے بڑے محسن ہیں، آپ دشمنوں پر بھی سب سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنے مقصد کی بات کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اپنی راہ پر لگا لے (یعنی حد سے بڑھ کر تعریف نہ کرو)۔"

۵۔سب سے بڑا مجرم:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ خَطَايَاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ خَوْضًا فِي الْبَاطِلِ.

''قیامت کے دن انسانوں میں سب سے بڑا خطا کار وہ ٹھہرے گا جو لغویات میں زیادہ مشغول ہونیوالا تھا۔''

٦۔طویل گفتگو کی ناپسندیدگی:

حضرت عمرو بن دینارؒ کہتے ہیں کہ:

تَكَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ دُوْنَ لِسَانِكَ مِنْ بَابٍ قَالَ أَسْنَانِيَ وَشَفَتَايَ قَالَ أَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَرُدُّ كَلَامَكَ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے بہت زیادہ باتیں کیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری زبان کے آگے کتنے دروازے ہیں اس نے عرض کیا میرے دانت بھی ہیں اور ہونٹ بھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ان میں سے کسی نے تیری گفتگو کو نہیں روکا۔''

۷۔ عبداللہ بن ابی غیاث کہتے ہیں کہ:

أَثْنٰى رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْفَزَ فِي الثَّنَاءِ فَقَالَ كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ لِسَانِكَ مِنْ حِجَابٍ قَالَ شَفَتَايَ وَأَسْنَانِيْ قَالَ أَمَا كَانَ فِيْهِمَا مَايَرُدُّ فَضْلَ قَوْلِكَ عَنَّا مُنْذُ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَا أُوْتِيَ رَجُلٌ شَرّاً مِنْ فَضْلٍ فِيْ لِسَانٍ.

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی اور خوب مبالغہ آرائی کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری زبان کے درمیان کتنے

پردے ہیں، اس نے کہا میرے ہونٹ اور میرے دانت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ان دونوں میں کوئی ایسا نہیں جو تیری ضرورت سے زائد بات کو روکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کو فضول گوئی سے زیادہ بری چیز نہیں دی گئی۔"

۸۔ چالیس سال کی جہنم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرٰى أَنْ تَبْلُغَ بِهٖ حَيْثُ بَلَغَتْ تُرْدِيْهِ فِي النَّارِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا.

"انسان ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جو اس کو چالیس سال کے لئے جہنم میں ڈال دیتی ہے اور اسے پرواہ ہی نہیں ہوتی۔"

حواشی

(۱) حدثنا مهدی بن حفص حدثنا إسماعیل بن عیاش عن مطعم بن المقدام الصنعانی عن عنبسة بن سعید الکلاعی عن نصیح العنسی عن رکب المصری رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

(۲) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا ابومعاویة عن محمد بن عمرو بن علقمة عن أبیه عن جده علقمة بن وقاص عن بلال بن الحارث المزنی رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال۔

(۳) حدثنا الحسن بن عیسی أنبأنا عبداللّٰہ المبارک أنبأنا الزبیر بن سعید عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال۔

(۴) حدثنا خالد بن خداش مهدی بن میمون عن غیلان بن جریرعن مطرف بن عبداللّٰہ عن أبیه رضی اللّٰہ عنهما۔

(۵) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا أبو جعفر الرازی عن قتادة رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

(۶) حدثنی إسماعیل بن أبی الحارث حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا ابن المبارک عن نافع بن عمر عن عمرو بن دینار قال۔

(۷) وبلغنی عن ابی عائشة عن عبدالأعلی بن عبداللّٰہ بن أبی غیاث قال۔

(۸) حدثنی العباس العنبری حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا جریر بن حازم قال سمعت الحسن یحدث عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال۔

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

ا۔ ایک کلمہ کا اثر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کوئی آدمی ایک کلمہ کہتا ہے اور اسے اس کی پرواہ نہیں ہوتی مگر وہی کلمہ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے اور کبھی ایسی ہی بے پرواہی سے کوئی کلمہ کہتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بلند درجہ عطا فرماتے ہیں۔''

۲۔ سب سے بڑا گنہگار:

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''روز قیامت سب سے بڑھ کر گنہگار وہ ہوگا جو کثرت سے گناہوں کی گفتگو کرنے والا ہوگا۔''

۳۔ حضرت عبداللہ کا ارشاد:

حصین بن عقبہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ:

''بلاشبہ بروز قیامت لوگوں میں بڑا خطا کار وہ ہے جو لغویات میں زیادہ مشغول رہنے والا ہے۔''

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو ہریرۃ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''میں تم کو فضول گفتگو سے ڈراتا ہوں، ہاں بقدر ضرورت گفتگو جائز ہے۔''

۵۔ حضرت عطاء بن ابی رباح کا ارشاد:

اسحاق بن ابراہیم وغیرہ کہتے ہیں کہ ہمیں یعلی بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ:

''میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں امید ہے کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگی

کیونکہ اس بات نے مجھے بھی نفع دیا ہے (وہ بات یہ ہے) کہ ہمیں عطا بن ابی رباح نے کہا۔ اے بھتیجے تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول بات کو ناپسند سمجھتے تھے اور وہ فضول بات کو کتاب اللہ کی تلاوت، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرنے یا مشاغل دینویہ میں بقدر حاجت گفتگو کرنے کے علاوہ شمار کرتے تھے۔ کیا تم سب سورہ انفطار کی آیت وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْن. كِرَاماً كَاتِبِيْن اور سورۃ ق کی (آیت) عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْد مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ کے منکر ہو۔ کیا تم میں سے کسی ایک کو شرم نہیں آتی (اس بات سے) کہ اگر اس کے سامنے اس کا وہ نامہ اعمال جو علی الصبح لکھا گیا پھیلا دیا جائے تو اس میں اکثر وہی باتیں ہوں گی جن کا تعلق نہ دنیا سے ہو اور نہ دین سے ہو۔''

۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی زبان بادشاہ کی قلم ہے اور اس کی لعاب قلم کی سیاہی ہے۔''

۷۔ اعمال لکھنے والے فرشتے:

ابوتیمیہ السلمی کہتے ہیں کہ میں نے احنف بن قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْد'' اعمال لکھنے والے دو فرشتے لکھتے رہتے ہیں جو دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں) سو دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں جانب والے فرشتے پر حاکم ہے۔ پس اگر کوئی انسان گناہ کرتا ہے (تو دائیں جانب والا فرشتہ) بائیں جانب والے فرشتے) کو کہتا ہے رک جا، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اسے گناہ کے لکھنے سے روکتا ہے اگرچہ وہ انکار کرے ہاں اگر انسان (گناہ پر) اصرار کرنے لگے تو وہ اس گناہ کو لکھ دیتا ہے۔''

۸۔ ہر بات پر فرشتہ مقرر ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

''مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْد میں رَقِيْبٌ عَتِيْد سے مراد دو فرشتے ہیں یعنی انسان جو بھی بولتا ہے فرشتے اسے لکھتے ہیں۔''

۹۔ ہر بات لکھی جاتی ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

''بلاشبہ کلام لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی کی وہ بات بھی لکھی جاتی ہے جو انسان اپنے بیٹے کو خاموش کرانے کے لئے کہتا ہے مثلاً میں تیرے لئے فلاں اور فلاں چیز خریدوں گا۔ اور میں فلاں فلاں کام کروں گی تو یہ چھوٹا سا جھوٹ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔''

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا رحیمانہ قانون:

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جس وقت انسان کے منہ سے ایک بات بھی صادر ہوتی ہے تو اللہ کا قاصد اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اگر اس نے اس بات سے برائی کا ارادہ کیا ہے تو وہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ایسے ہی بے مقصد کہہ دی ہے تو اس وقت دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ لکھنے میں جلدی نہ کر، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرلے سو اگر وہ استغفار کرتا ہے تو وہ بری بات اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھی جاتی بلکہ اس کے لئے استغفار کی نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں۔''

۱۱۔ احنف بن قیس کہتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ ابن آدم کے دو محافظوں کو القاء کرتے رہتے ہیں کہ میرے بندے کی بیقراری بے چینی کی حالت میں اس کے خلاف کچھ مت لکھو۔ (یعنی اس حالت میں جو نامناسب کام ہو گئے ہوں ان کو مت لکھو۔''

۱۲۔ حضرت حسنؒ کی نصیحت:

یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ:

''اے ابن آدم تیرا نامۂ اعمال پھیلا دیا گیا ہے اور تجھ پر دو معزز فرشتے بطور نگہبان مقرر کر دیئے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے رہتے ہیں سو تجھے اختیار ہے جو عمل چاہے زیادہ کر یا کم۔''

۱۳۔ حضرت سلیمانؑ کا واقعہ:

طارق ابن شہاب کہتے ہیں کہ:

''سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک قوی ہیکل جن کو بھیجا اور ایک دوسرے لشکر کو بھیجا کہ دیکھیں وہ کیا کہتا ہے اور مجھے اس بارے میں خبر دیں۔ اس جماعت نے حضرت سلیمان کو خبر دی کہ وہ ایک بازار سے گزرا اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر لوگوں کی طرف دیکھا اور اپنے سر کو حرکت دی، حضرت سلیمانؑ نے اس سے پوچھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سروں پر بیٹھے ہوئے فرشتوں پر تعجب کیا کہ وہ کتنی جلدی لکھتے ہیں اور میں نے ان فرشتوں پر بھی تعجب کیا جو ان سے نیچے ہیں کہ وہ کتنی جلدی لکھواتے ہیں۔''

۱۴۔ بھلائی کے نو کام:

ربیع بن خثیم فرماتے تھے کہ:

''(کسی انسان کے) کلام میں بالکل بھلائی نہیں ہے مگر نو چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں بھلائی ہی بھلائی ہے:

(۱) لا اِلٰہ اِلا اللہ کہنے میں۔

(۲) اللہ اکبر کہنے میں۔

(۳) سبحان اللہ کہنے میں۔

(۴) الحمدللہ کہنے میں۔

(۵) اللہ سے بھلائی طلب کرنے میں۔

(۶) برائی سے بچنے میں۔

(۷) امر بالمعروف کرنے میں۔

(۸) کسی دوسرے کو برائی سے روکنے میں۔

(۹) اور قرآن کریم کے پڑھنے میں۔''

۱۵۔مؤمن سوچ کر بولتا ہے:

ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ:

''مؤمن جب گفتگو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ غور وفکر کرتا ہے کہ اگر اس کی بات اس کے لئے نفع مند ہے تو وہ بات کرتا ہے۔ بصورت دیگر وہ خاموش ہو جاتا ہے باقی رہا فاجر وبدکار، سو اس کی زبان بے لگام ہوتی ہے۔''

۱۶۔زیادہ جھوٹ والا:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ:

''عموماً جو مالدار ہوتے ہیں اس کے گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جو زیادہ بولتا ہے اس کے جھوٹ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے اخلاق برے ہوں وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔''

۱۷۔زیادہ گناہوں والے:

حضرت شفی الاصجی کہتے ہیں کہ:

''جس انسان کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے۔''

۱۸۔شیطان کو مغلوب کرنے کا نسخہ:

عقیل بن مدرک نے بیان کیا کہ:

''ایک آدمی نے ابو سعد خدریؓ سے کہا مجھے وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا خاموشی کو لازم پکڑلو بجز شرعی ضرورت کے کیونکہ اس طرح تم شیطان پر غالب ہو جاؤ گے۔''

۱۹۔حضرت طاؤسؒ کا فرمان:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

''حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طویل خاموشی کا عذر بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زبان کا تجربہ کیا تو میں نے اس کو ملامت گر پایا۔''

۲۰۔ ہر خطیب سے باز پرس ہوگی:

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہر خطیب کا خطبہ قیامت کے دن اس کے سامنے لایا جائے گا۔''

تا کہ اس کا محاسبہ کیا جائے کہ کیا درست کہا اور کیا غلط یا کتنے پر خود عمل کیا اور کتنے پر نہیں۔

۲۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی احتیاط:

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''میں کثرتِ کلام سے اس لئے رُکا رہتا ہوں کہ مجھے فخر و اتراہٹ کا اندیشہ ہے۔ کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس میں کوئی فخر و اپنی بڑائی کا پہلو نکل آئے۔''

۲۲۔ کب تک گفتگو کرنی چاہیے؟

عبید اللہ بن ابی جعفر جن کا شمار داناؤں میں ہوتا تھا وہ فرماتے ہیں کہ:

''آدمی کسی مجلس میں گفتگو کرے تو جب اسے اپنی گفتگو اچھی لگنے لگے تو چپ ہو جائے اور اگر خاموش بیٹھا ہو اور اس پر اپنی خاموشی پر اتراہٹ محسوس ہو تو کوئی بات کرنے لگ جائے۔''

۲۳۔ اہل علم کا فتنہ:

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اہل علم کا فتنہ یہ ہے کہ وہ سننے سے زیادہ سنانے کو محبوب سمجھنے لگے، اگرچہ ضرورت کے مطابق بات کر چکا ہو پھر بھی بولنے کو جی چاہے اور یہ فتنہ اس لئے ہے کہ سننے میں سلامتی ہے، سننے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ سننے والا بات کرنے والے کے کلام میں شریک ہونے لگتا ہے، آنکھ سے اشارے کرتا ہے، بنتا سنورتا ہے، اس کی بات کو بڑھاتا ہے یا کاٹتا ہے، ہاں بعض اہل علم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس فتنہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔''

۲۴۔ زبان کی پاکیزگی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''آدمی کی زبان طہارت و پاکیزگی کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔''

یعنی اپنی زبان کو ہر قسم کی غلط گوئی سے محفوظ رکھنا سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

۲۵۔ حضرت ابو درداءؓ کا ارشاد:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زبان دراز خاتون کو دیکھا تو فرمایا:

''یہ گونگی ہوتی تو اس کے لئے بہتر تھا۔''

۲۶۔ حضرت زکریاؑ کی اہلیہ:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم کی سورہ انبیاء میں حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں جو فرمایا کہ وَاَصۡلَحۡنَالَهٗ زَوۡجَهٗ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی زوجہ کی زبان میں ذرا تیزی تھی وہ ہم نے ختم کردی۔''

۲۷۔ دو مہلک خصلتیں:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انسان دو خصلتوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں ایک فضول خرچی اور دوسری فضول گوئی۔''

۲۸۔ ابراہیم تیمیؒ کا قول:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو مجھے یہی ڈر ہوتا ہے کہ کہیں میرا عمل میرے قول کو جھٹلا نہ دے۔''

۲۹۔ وضوتوڑنے والی باتیں:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک انصاری صاحب ایک مجلس سے گزرے تو ان لوگوں سے فرمایا وضو کرو کیونکہ تمہاری بعض باتیں وضوتوڑنے والے کاموں سے زیادہ ناپاک تھیں۔''

۳۰۔ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وضو حدث لاحق ہونے سے بھی ٹوٹتا ہے اور کسی مسلمان کو اذیت دینے سے بھی۔''

۳۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

میمون بن مہران کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے ابوعبداللہ! مجھے نصیحت فرمائیے:

ارشاد فرمایا: ''لوگوں سے میل جول نہ رکھو، اس نے عرض کیا دنیا میں رہتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر لوگوں سے ملو تو سچی بات کہو اور امانت ادا کرو۔''

۳۲۔ خاموش رہو سلامتی پاؤ:

شمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اے ابن آدم! جب تک خاموش رہے گا سلامتی میں رہے گا اور جب بات کرنی ہو تو احتیاط سے کام لے کیونکہ تیری بات یا تیرے لیے مفید ہوگی یا مضر۔''

۳۳۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل:

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

''بعض دفعہ کوئی آدمی ایسی بات کہتا ہے جس کا جواب دینا پیاس کے ٹھنڈے پانی سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے مگر میں اس خوف سے خاموش رہتا ہوں کہ کہیں فضول شمار نہ ہو۔''

۳۴۔ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کسی شعر کا مصرعہ پوچھا تو آپ نے اس بات کو ناپسند کیا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

''میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے نامہ اعمال میں شعر ہوں۔''

۳۵۔حضرت طلحہ بن مصرف:

ہلال ابوالصیرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کوئی شعر پوچھا تو فرمایا:

''اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر یقیناً شعر سے بہتر ہے۔''

۳۶۔دومہلک خصلتیں:

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوگ دو خصلتوں کے سبب ہلاک ہوتے ہیں فضول خرچی اور فضول گوئی۔''

۳۷۔محبت کی بنیاد:

صعصعہ بن صوحان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بلاضرورت کلام کرنے سے پرہیز کرنا محبت کی بنیاد ہے۔''

۳۸۔فضول خرچی وفضول گوئی:

عیاض بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:

''انسان جس طرح اپنے مال میں فضول خرچی کا شکار ہوتا ہے اسی طرح اپنے کلام میں بھی فضول گوئی میں مبتلا ہوتا ہے۔''

۳۹۔زبان کا پھسلنا ہلاکت ہے:

مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹیوں سے کہا:

''زبان کے پھسلنے سے ڈرو کیونکہ انسان قدم کے پھسلنے سے لڑکھڑاتا ہے زبان کے پھسلنے سے ہلاک ہوجاتا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثني حمزة بن العباس حدثنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبدالله أنبأنا مالك بن أنس عن عبدالله بن دينار عن أبی صالح عن أبی هريرة رضی الله عنه قال.

(۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن الأعمش عن شمر ابن عطية قال.

(۳) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن الأعمش عن صالح ابن خباب عن حصين بن عقبة قال.

(۴) حدثني أبی أنبأنا ابن علية عن ليث عن عطاء عن أبی هريرة رضی الله عنه قال.

(۵) حدثنا إسحاق بن إبراهيم وغيره قالو أنبأنا يعلی بن عبيد قال دخلنا علی محمد بن سوقة فقال.

(۶) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا محمد بن جابر عن مجمع التيمی عن رجل يدعی زيدا أويزيد عن علی رضی الله عنه قال.

(۷) حدثنا عبيدالله بن عمرو الجشمی حدثنا بشر بن المفضل عن عبيدالله بن العيزار عن صاحب له عن أبی تميمة السلمی قال سمعت الأحنف بن قيس يقول.

(۸) حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا جرير عن ليث عن مجاهد.

(۹) حدثنا أحمد بن جميل المروزی أنبأنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن مجاهد قال.

(۱۰) حدثنا علی بن الحسين عن خالد بن يزيد عن مندل بن علی عن عبدالله بن مروان عن زيد بن علی رضی الله عنه قال.

(۱۱) وحدثني القاسم بن هاشم حدثنا عبدالله بن محمد بن عقبة بن أبی الصهباء حدثنا قرة بن عيسی عن هارون البربری عن عبدالله بن عبيد بن عمير عن الأحنف بن قيس قال.

(۱۲) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا محمد بن الحسن الأسدی حدثنا يزيد بن إبراهيم عن الحسن.

(۱۳) حدثني سويد بن سعيد حدثنا مروان بن معاوية عن إسماعيل بن ابی خالد عن طارق بن شهاب.

(۱۴) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا سعيد بن عبدالله بن الربيع ابن خثيم عن نسير بن دعلوق عن بكر بن ماعز قال.

(۱۵) حدثني علی بن أبی مريم عن عثمان بن زفر التيمی حدثنا محمد ابن عبدالعزيز التيمی قال ذكر الحسن عن إبراهيم التيمی قال.

(۱۶) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدالله بن عثمان أنبأنا عبدالله بن المبارك أنبأنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن شييم بن بيتان عن شفی الأصبحی قال.

(۱۷) حدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبدالله أنبأنا وهيب عن هشام عن الحسن رضی الله عنه قال.

(١٨) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبدالله أنبأنا إسماعيل بن عياش حدثني عقيل بن مدرك

(١٩) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان قال قال عبدالله رضي الله عنه.

(٢٠) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنا عبدالله بن المبارك أنا مجالد بن سعيد عن الشعبي رضي الله عنه قال.

(٢١) حدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبدالله أنبأنا حماد بن سلمة عن رجاء أبي المقدام عن نعيم كاتب عمر بن عبدالعزيز رضي الله عنه قال.

(٢٢) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبدالله أنبأنا رشدين بن سعد حدثنا الحجاج بن شداد أنه سمع عبيدالله بن أبي جعفر وكان أحدالحكماء يقول في بعض قوله.

(٢٣) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبدالله قال أخبرني رجل من أهل الشام عن يزيد بن أبي حبيب رضي الله عنه قال.

(٢٤) حدثنا إسماعيل بن إسحاق حدثنا أبوأسامة عن سفيان الثوري عن عبدالله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال.

(٢٥) حدثني الفضل بن يعقوب حدثنا سعيد بن مسلمة حدثنا سعيد ابن عبدالعزيز قال.

(٢٦) وحدثني الفضل بن يعقوب حدثنا أبو عصام العسقلاني حدثنا سفيان عن طلحة عن عطاء رضي الله عنه.

(٢٧) حدثني محمد بن عبدالملك حدثنا حجاج بن منهال عن حماد ابن سلمة عن حماد عن إبراهيم رحمه الله قال.

(٢٨) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا قبيصة عن سفيان ثوري عن أبي حيان التيمي عن إبراهيم التيمي رحمه الله قال.

(٢٩) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا شعيب بن حرب عن يزيد بن إبراهيم عن محمد بن سيرين قال.

(٣٠) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا شعيب بن حرب عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم قال.

(٣١) حدثني محمد بن عبدالمجيد التيمي حدثنا ابو المليح عن ميمون بن مهران قال جاء رجل الى سلمان رضي الله عنه فقال يا ابا عبدالله اوصني قال.

(٣٢) حدثنا اسحاق بن اسماعيل حدثنا جرير عن الاعمش عن يزيد ابن حيان عن عنبس بن عقبة عن عبدالله رضي الله عنه قال.

(٣٣) وحدثني حمزة بن العباس انبانا عبدان بن عثمان انبانا عبدالله ابن المبارك انبانا عمر بن بكار عن عمرو بن الحارث عن العلاء بن سعد بن مسعود عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.

(٣٤) حدثني حمزة بن العباس انبانا عبدان انبانا سفيان عن الاعمش عن ابى الضحى عن

مسروق رضی اللہ عنہ.

(۳۵) حدثنی علی بن ابی مریم عن حسین الجعفی حدثنا ھلال ابو الصیر فی قال سالت طلحة بن مصرف عن شیء من الشعر قال اجعل مکان ذکرا فان ذکر اللہ خیر من الشعر.

(۳۶) حدثنی محمد بن عبدالملک حدثنا حجاج بن منھال عن حماد عن ابراھیم رحمه اللہ قال.

(۳۷) وحدثنی الحسین عن شیخ من قریش قال قال.

(۳۸) وحدثنی سلمة انه حدث عن ابن وھب عن عیاض بن عبداللہ قال.

(۳۹) وحدثنی الحارث بن محمد عن علی بن محمد البصری عن ابی صالح الکنانی قال قال.

باب۳

غیر متعلقہ معاملات کے بارے میں گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث

ا۔مؤمن کی خوبی:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

''آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد باتوں کو ترک کردے۔''

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

''مردِ (مؤمن) کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد باتوں کو چھوڑ دے۔''

۳۔ایک شہید نوجوان:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنگ اُحد میں ہمارا ایک لڑکا شہید ہو گیا جس کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا پایا گیا، اس کی والدہ نے اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا ''اے بیٹے تجھے جنت مبارک ہو، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ فِیْمَا لَا یَعْنِیْهِ وَیَمْنَعُ مَالَا یَضُرُّہٗ.

"تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے یہ غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو کرتا ہو اور ایسی چیز دوسرے کو نہ دیتا ہو جس کا دینا اس کے لیے نقصان دِہ نہیں تھا۔"

۴۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہؓ نے بتایا کہ وہ مریض ہے، پھر حضرت کعبؓ پیدل چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو ارشاد فرمایا اے کعبؓ! تمہیں بشارت ہو۔ حضرت کعبؓ کی والدہ نے کہا اے کعبؓ! تمہیں جنت مبارک ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ هٰذِهِ الْمُتَأَلِّیَةُ عَلَى اللّٰهِ؟

"یہ اللہ تعالیٰ پر قسمیں کھانے والی کون ہے؟"

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میری والدہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا یُدْرِیْکِ یَا اُمَّ کَعْبٍ لَعَلَّ کَعْبًا قَالَ مَالَا یَعْنِیْهِ اَوْ مَنَعَ مَالَا یُغْنِیْهِ.

"اے کعبؓ کی والدہ! تجھے کیا معلوم ہوسکتا ہے کعبؓ نے کوئی غیر متعلقہ بات کہی ہو یا کوئی چیز اپنی ضرورت کے بغیر دوسرے سے روک لی ہے۔"

۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام کا عمل:

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ هٰذَا الْبَابَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

"جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ جنتی لوگوں میں سے ہوگا۔"

اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو تمام صحابہ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی خبر دی، پھر ان سے پوچھا کہ آپ اپنا وہ عمل ہمیں بتائیں جس پر آپ کو مغفرت کی سب سے زیادہ اُمید ہے؟ انہوں نے فرمایا:

''میں تو کمزور آدمی ہوں، جس چیز پر میرا سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ ہے دل کا صاف ہونا اور بے مقصد چیزوں کو چھوڑ دینا۔''

۶۔ بھاری اجر والے اعمال:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلا اُعَلِّمُکَ بِعَمَلٍ خَفِیْفٍ عَلَی الْبَدَنِ ثَقِیْلٌ فِی الْمِیْزَانِ.

''کیا تمہیں ایسا عمل نہ سکھاؤں جو جسم کے لئے ہلکا ہو اور میزان میں بھاری ہو؟''

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں، ضرور سکھائیں:

ارشاد فرمایا:

هُوَ الصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَتَرْکُ مَالَا یَعْنِیْکَ.

''وہ عمل خاموشی، حُسنِ خلق اور بے مقصد چیزوں کو چھوڑنا ہے۔''

حواشی

(۳) حدثنی عبدالرحمن بن صالح الأزدی حدثنا یحیی بن یعلی الأسلمی عن الأعمش عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ.

(۴) حدثنا أحمد بن عیسی المصری حدثنا ضمام بن إسماعیل الإسکندرانی حدثنی یزید بن ابی حبیب و موسی بن وردان عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ.

(۵) وحدثنا علی بن الجعد أخبرنی أبو معشر عن محمد بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(۶) حدثنی هارون بن عبداللہ حدثنا محمد بن یزید بن خنیس عن وهیب بن الورد رحمہ اللہ بلغہ أن أبا ذررضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

صحابہ، اولیاء وعلماء کے ارشادات وواقعات

ا۔ حضرت ابودجانہؓ کے دوعمل:

زید بن اسلم کہتے ہیں میں ابودجانہ کے پاس گیا تو وہ اس وقت مریض تھے، چہرہ اترا ہوا تھا، مجھ سے فرمایا:

''میرے دل کو اپنے دوعملوں پر سب سے زیادہ اُمید ہے ایک یہ کہ میں نے غیر متعلقہ معاملہ میں کبھی گفتگو نہیں کی اور دوسرا یہ کہ میرا دل مسلمانوں کے لئے پاک صاف رہا ہے۔''

۲۔ پانچ مفید ترین اعمال:

حضرت مجاہد کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''پانچ عمل مفت مال ملنے سے بھی زیادہ فائدہ مند ہیں:

(۱) غیر متعلقہ معاملہ میں گفتگو نہ کریں اس میں عزت ہے۔

(۲) اپنی ذمہ داری سے کبھی بے پرواہ نہ ہو۔

(۳) اپنے متعلقہ معاملہ میں بھی موقع ومحل دیکھ کر بات کر اگر بے موقع بات کرے گا تو ناکام رہے گا۔

(۴) کسی بردبار سے اور بے وقوف سے جھگڑا نہ کر بردبار تجھے بے زار کردے گا اور بے وقوف اذیت دے گا۔

(۵) اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے اس کا تذکرہ اسی طرح کر جس طرح تو اپنا تذکرہ پسند کرتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی وہ بات معاف کردے جو تو اپنے بارے معاف کرانا پسند کرتا ہے اور عمل ہمیشہ اس آدمی جیسا کر جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کو نیکی کا انعام ملے گا اور برائی پر سزا ہوگی۔''

۳۔ حضرت لقمانؒ کی حکمت:

سیار بن ابی الحکم سے منقول ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ کی حکمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

''جس بات کے پوچھے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے وہ پوچھتا نہیں ہوں اور جو مجھ سے متعلقہ نہیں ہے اس کا بوجھ اپنے اوپر لادتا نہیں ہوں۔''

۴۔ حضرت لقمان حکیم کیسے بنے:

عمرو بن قیس کہتے ہیں ایک آدمی لقمان حکیم کے پاس سے گزرا تو ان کے اردگرد لوگ جمع تھے، اس نے پوچھا تم فلاں قبیلہ کے غلام نہیں ہو، انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا کیا تم فلاں پہاڑ کے پاس جانور نہیں چراتے تھے، فرمایا: ہاں، اس آدمی نے پوچھا تو پھر تمہیں اس درجہ پر کس نے پہنچایا ہے؟ فرمایا:

''سچ کہنے اور غیر متعلقہ معاملہ بارے ہمیشہ خاموش رہنے نے۔''

۵۔ بردباری کا کمال:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا تمہارے حلم میں کون سی کمی رہ گئی ہے؟ اس نے کہا:

''غیر متعلقہ معاملات مجھے مشغول نہ کرنے پائیں۔''

۶۔ مورق عجلی کی دس سالہ کوشش:

مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں دس سال سے ایک چیز حاصل کرنے کی کوشش میں ہوں اور ابھی تک حاصل نہیں کر سکا، لوگوں نے پوچھا اے ابوالمعتمر وہ چیز کیا ہے؟ فرمایا:

''غیر متعلقہ معاملے بارے خاموش رہنا۔''

۷۔لایعنی سے پرہیز کانسخہ:

شمیط العنسی فرماتے ہیں:

''جو اپنے متعلقہ کاموں میں مشغول رہا کرے تو اُمید ہے کہ وہ غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو چھوڑ دے گا۔''

۸۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

''غیر متعلقہ معاملہ میں مشغول نہ ہو، دشمن سے دور رہ، لوگوں میں سے فقط امانتدار کو اپنا دوست بنا اور امین وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، غلط کار کے پاس نہ بیٹھ کہ وہ تجھے بھی بدکاریاں سکھائے گا، اسے اپنا راز بھی نہ بتا اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ لے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔''

۹۔آدمی کا عیب:

ابوجعفر کہتے ہیں:

''آدمی کے عیب دار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے جو عیب دیکھے اور اپنے اسی عیب سے آنکھیں بند کرلے، اپنے ساتھی کو بے مقصد معاملہ میں تکلیف دے۔''

حواشی

(۱) وحدثنا سويد بن سعيد حدثنا حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم قال.

(۲) حدثني أبو محمد العتكي عبدالرحمن بن صالح حدثني أبو هارون جليس لأبي بكر بن عياش عن محرز التيمي عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال.

(۳) حدثنا على بن الجعد عن شعبة عن سيار أبي الحكم قال.

(۴) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبوشهاب عن عمرو بن قيس.

(۵) حدثني أبي أنبأنا إسماعيل بن علية عن داؤد بن أبي هند قال.

(۶) حدثنا محمد بن سعد حدثنا عفان عن جعفر بن سليمان عن المعلى بن زياد قال.

(۷) حدثني على بن الحسين عن داؤد بن المحبر حدثنا جعفر بن سليمان قال.

(۸) حدثنا عبدالله بن خيران أنبأنا المسعودى عن وديعة يعني الأنصارى قال.

حدثنا محمد بن الصباح حدثنا حبان ابن على محمد بن عجلان عن إبراهيم بن مرة عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه نحوه.

(۹) حدثني عبدالرحمن بن صالح حدثنا عمرو بن هاشم عن ثابت الثمالي عن أبي جعفر قال.

باب ۴

جھگڑے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ تین ممنوعہ کام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُمَارِ أَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ.

''اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کر، اس سے مزاح نہ کر اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔''

۲۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اَوَّلَ مَاعَهِدَ إِلَيَّ رَبِّیْ وَنَهَانِیْ عَنْهُ بَعْدَه عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَشُرْبِ الْخَمرِ مُلَاحَاةُ الرِّجَالِ.

''بتوں کی عبادت وشراب نوشی کی ممانعت کے بعد سب سے پہلے میرے رب نے مجھ سے جس بات کا عہد لیا اور جس سے مجھے روکا وہ ہے لوگوں سے جھگڑا کرنا۔''

۳۔ جھگڑا گمراہی لاتا ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ.

''قوم گمراہ ہوتی ہے، جس میں جھگڑا ڈال دیا جاتا ہے۔''

۴۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوْا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَمَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ.

''وہی قوم ہدایت کے بعد گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے جس میں جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الزخرف کی یہ آیت پڑھی:

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ.

۵۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق:

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا بِأَحْسَنِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُرَدِّدُ قَوْلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو اہل قبلہ سے اپنی زبان روک کر رکھے، الا یہ کہ حتی المقدور اچھی بات کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سات بار دہرائی۔''

۶۔ کمالِ ایمان کب حاصل ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَدَعَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَيَدَعَ كَثِيْرًا مِنَ الْحَدِيْثِ مَخَافَةَ الْكِذْبِ.

''آدمی اس وقت تک حقیقی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک جھگڑا نہ چھوڑے اگر چہ حق پر ہی ہو، اور جب تک جھوٹ کے خوف سے زیادہ گفتگو سے پرہیز نہ کرے۔''

۷۔حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑنا:

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ أَصْحَابُهُ مَا هٰذَا الَّذِىْ قُلْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِىَ لَهُ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ بُنِىَ لَهُ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِىَ لَهُ فِىْ ربض الْجَنَّةِ.

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے، جس نے جھوٹ چھوڑا اس کے لئے بھی جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لئے اس کے لئے بھی جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔''

۸۔جھگڑے کے لئے علم حاصل کرنے والے کی سزا:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِىْ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْيُمَارِىْ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْيَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ.

''جس نے اس لئے علم حاصل کیا کہ وہ اہل علم پر فخر کرے یا کم علموں سے جھگڑا کرے یا اس لئے کہ لوگوں کو لاجواب کرے اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں میں داخل کریں گے۔''

۹۔ بھائی کا حق:

حضرت حریث بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُجَارِ أَخَاکَ وَلَا تُشَارِہٖ وَلَا تُمَارِہٖ.

''نہ تو اپنے بھائی پر فخر جتلاؤ، نہ ازخود مشورہ دو اور نہ جھگڑا کرو۔''

۱۰۔ سب سے بہترین شریک:

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کُنْتُ شَرِیْکَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ لِیْ أَتَعْرِفُنِیْ قُلْتُ نَعَمْ کُنْتَ شَرِیْکِیَّ فَنِعْمَ الشَّرِیْکُ کُنْتَ لَا تُدَارِیْ وَلَا تُمَارِیْ.

''میں زمانہ جاہلیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک تھا، جب ہم مدینہ منورہ آئے تو مجھ سے فرمایا کیا مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں آپ میرے شریک تھے اور بہت خوب شریک تھے نہ تو آپ معاملہ سے بدلتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔''

حواشی

(۱) حدثنا ابن أبی شیبة حدثنا المحاربی عن لیث عن عبدالملک عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۲) حدثنی نصر بن علی الجهضمی أخبرنی أبی عن یحیی بن المتوکل عن إسماعیل بن رافع عن ابن أم سلمة عن أم سلمة رضی اللّٰہ عنها قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۳) حدثنا بشر بن معاذ حدثنا عبدالواحد بن زیاد حدثنا عبدالرحمن بن إسحاق حدثنا الحجاج بن دینار عن أبی غالب عن أبی أمامة رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۴) وحدثنی عبدالرحمن بن صالح حدثنا ابن فضیل عن حجاج بن دینار الشاعر عن أبی غالب عن أبی أمامة رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۵) حدثنا جعفر حدثنا عبداللّٰہ بن صالح حدثنی رشدین عن العمری عن هشام بن عروة رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۶) حدثنا سعید بن سلیمان الواسطی عن عباد بن العوام عن عبداللّٰہ بن سعید عن أبیه عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۷) حدثنا هارون بن معروف حدثنا أنس بن عیاض عن سلمة بن وردان قال حدثنی مالک بن اوس بن الحدثان رضی اللّٰہ عنه۔

(۸) حدثنا أحمد بن المقدام العجلی حدثنا أمیه بن خالد حدثنا إسحاق بن یحیی بن طلحة بن عبیداللّٰہ قال حدثنی ابن کعب بن مالک عن أبیه رضی اللّٰہ عنهم قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول۔

(۹) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا ابوبکر بن أبی مریم عن حریث بن عمرو رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(۱۰) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا المسعودی حدثنا الأعمش عن مجاهد قال حدثنی مولای عبداللّٰہ بن السائب قال۔

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔ابن ابی لیلیٰؒ کا ارشاد:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں کبھی اپنے ساتھی سے جھگڑا نہیں کرتا کیونکہ جھگڑے میں یا تو جھوٹ کا ارتکاب ہوجاتا ہے یا کوئی اور گناہ۔''

۲۔شیطان کو موقعہ نہ دو:

حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

''جھگڑے سے بچو کیونکہ جھگڑے کے وقت عالم بھی جاہل ہوجاتا ہے اور اسی وقت شیطان اسے راہ راست سے پھسلانے کی کوشش کرتا ہے،

حماد کہتے ہیں محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور شیطان کا پھسلانا یہی جھگڑا ہی تو ہے۔''

۳۔خارشی اونٹ:

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ہی کچھ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے، میں نے دیکھا کہ آپؒ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور دوبارہ فرمایا: تم خارشی اونٹ ہو۔''

۴۔حکمت سے خالی کام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

''جھگڑا ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس کی کوئی حکمت سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اس کے فتنہ سے بچا جاسکتا ہے۔''

۵۔ ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ جھگڑتے دیکھا تو فرمایا:

''چھوڑیئے، خیر کے سوا کوئی کلمہ نہ کہیے، اپنے بھائی کو وہ بات نہ کہو جو تم خود کسی اور سے سننا پسند نہیں کرتے، آدمی کو اس کی باتوں کا جواب دینا ہوگا، اس کی باتیں محفوظ کی جاتی ہیں، انسان باتیں کر کے بھول جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہوتی ہیں۔''

۶۔ جھگڑے سے دور رہو:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''جب کسی کو جھگڑا کرتے سنو تو وہاں سے ہٹ جاؤ۔''

۷۔ جھگڑنا گناہ گار کرتا ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''تیرے گناہ گار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تو لوگوں سے جھگڑتا پھرے۔''

۸۔ علم کو جھگڑنے کا ذریعہ نہ بناؤ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

''نہ تو علم کو تین چیزوں کے لئے حاصل کرنا چاہیے نہ تین اسباب سے چھوڑنا چاہیے علم کو جھگڑنے کے لئے یا فخر کرنے کے لئے یا دکھلانے کے حاصل نہ کرو، اور علم کو نہ تو شرم کی وجہ سے چھوڑ دو، نہ بے پرواہی کی وجہ سے اور نہ جہالت پر رضامندی کی وجہ سے۔''

۹۔ حضرت مجاہدؒ کا واقعہ:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

میرا ایک قریشی دوست تھا، میں نے اس سے کہا آؤ ہم ایک معاملہ میں رائے زنی کریں اور دیکھیں کہ کس کی رائے بہتر ہے، اس نے کہا ہماری تمہاری محبت جیسی ہے اسے ویسا ہی رہنے دو، میں نے کہا:

''یہ قریشی تو سمجھ و بصیرت میں مجھ سے بڑھ گیا۔''

۱۰۔ جھوٹ، جھگڑا، غم اور بد خلقی کا نقصان:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ:

''جس کا جھوٹ زیادہ ہو اس کا حُسن چلا جاتا ہے، جو لوگوں سے جھگڑتا ہو اس کی مروت چلی جاتی ہے، جس کا غم زیادہ ہو اس کا جسم مریض ہو جاتا ہے اور جس کے اخلاق برے ہوں وہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔''

۱۱۔ سب سے زیادہ غلطیوں والا:

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ جو دوسروں کی غلطیاں گنتا رہتا ہے اس کی اپنی غلطیاں سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔''

۱۲۔ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ:

''اے بیٹے علم اس لئے حاصل نہ کرنا کہ اس کے ذریعہ اہل علم پر فخر کرے، کم علموں سے جھگڑے اور مجالس میں ریاکاری کرے۔''

۱۳۔ نہ جھگڑا کرو نہ مذاق:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

''نہ تو بھائی سے جھگڑا کرو نہ مذاق کرو۔''

۱۴۔ محبت کا نسخہ:

میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ کا بھائی آپ کے ساتھ رہتا ہے اور اکتاتا نہیں ہے؟ فرمایا:

''میں نہ تو از خود اسے کوئی مشورہ دیتا ہوں اور نہ اس سے جھگڑا کرتا ہوں۔''

۱۵۔ بے دلیل جھگڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

مَنُ جَادَلَ فِیُ خَصُوُمَةٍ بِغَیُرِ عِلُمٍ لَمُ یَزَلُ فِیُ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَتُرُکَ.

''جو کسی معاملہ میں بغیر علم کے جھگڑے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں آجاتا ہے، جب تک کہ اس جھگڑے کو چھوڑے نہیں۔''

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے مبغوض لوگ:

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَبُغَضَ الرِّجَالِ إِلَی اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ.

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو ضدی اور جھگڑالو ہو۔''

۱۷۔ شیطان کے جذبات:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''اس میں شک نہیں کہ جھگڑے میں کی جانے والی جذباتی باتیں شیطان کے جذبات ہوتے ہیں۔''

۱۸۔ جھگڑے سے بچو:

ربیع بن ملاح کہتے ہیں میں نے ابوجعفر کو یہ فرماتے سنا کہ:

''جھگڑے سے بچو کیونکہ جھگڑا دین کو ختم کرتا ہے۔''

ربیع کہتے ہیں میں نے ایک اور آدمی سے سنا جس نے ابوجعفرؒ سے سنا، کہ انہوں نے فرمایا:

''جھگڑا عداوت پیدا کرتا ہے اور بصیرت کو ختم کرتا ہے۔''

۱۹۔ متقی جھگڑا نہیں کرتا:

عبدالکریم ابوامیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''کسی متقی آدمی نے کبھی جھگڑا نہیں کیا۔''

۲۰۔ حضرت عامرؒ کا قول:

صالح بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بے مقصد جھگڑا کرنے والے لوگوں نے مجھے مسجد جانے سے روک رکھا ہے۔''

۲۱۔ سلم بن قتیبہ کا واقعہ:

سلم بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

بشیر بن عبیداللہ بن ابی بکرۃ رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس سے گزرے تو پوچھا کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے کہا میرا اپنے چچازاد بھائی سے جھگڑا ہے، وہ میرے گھر کی کئی چیزوں کا دعویٰ کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا آپ کے والد کا مجھ پر احسان ہے میں اسی کا بدلہ دینا چاہتا ہوں، اس لئے تمہیں خیرخواہی کی بات کہتا ہوں:

''اللہ کی قسم میں نے جھگڑے سے بڑھ کر دین، مروۃ اور راحت کیلئے مضر چیز نہیں دیکھی اور دل کو سب سے زیادہ پریشان رکھنے والی چیز بھی جھگڑا ہے۔''

سلم کہتے ہیں یہ سن کر میں جھگڑے سے صلح کرنے کے لئے اٹھا اور فریق مخالف کے پاس گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا میرا آپ کا جھگڑا ختم ہوا، اس نے کہا تمہیں سمجھ آگئی ہے کہ وہ چیزیں میری ہیں، میں نے کہا یہ بات نہیں ہے مگر میں اپنے آپ کو جھگڑے سے بچانا چاہتا ہوں، اس لئے تمہارے دعوے کو سچ مانتا ہوں۔

اس نے کہا یہ بات ہے تو میں بھی اپنا دعویٰ چھوڑتا ہوں اور وہ سب چیزیں تمہاری ہوئیں۔

سَلَم کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد ایک دفعہ میں بشیر کے پاس سے گزرا تو وہ کسی سے جھگڑا کر رہے تھے، میں نے انہیں ان کی وہی نصیحت یاد دلائی، انہوں نے کہا اگر میرا معاملہ تمہارے معاملہ جتنا ہوتا تو ضرور اس نصیحت پر عمل کرتا لیکن یہ بیس کروڑ سے زائد کا معاملہ ہے۔

۲۲۔محمد بن علیؒ کا قول:

محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''جھگڑنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھو یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔''

۲۳۔حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کبھی جھگڑا نہیں کیا؟ میں نے کہا ہاں میں نے کبھی جھگڑا نہیں کیا، کہا بالکل کبھی نہیں؟ میں نے کہا ہاں کبھی نہیں۔''

۲۴۔دین کے لئے خطرناک چیز:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جو آدمی بہت جھگڑالو ہوتا ہے وہ اپنے دین کو خطرے میں ڈالتا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أنبانا شعبة عن الحکم قال۔
(۲) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زید عن محمد بن واسع قال کان مسلم بن یسار یقول۔
(۳) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حاد بن زید عن محمد بن واسع قال رأیت صفوان بن محرز۔
(۴) حدثنا محمد بن إسحاق الباهلی حدثنا سفیان قال حدثنی رجل صالح قال۔
(۵) وحدثنی علی بن الحسین عن زید بن الحباب عن صالح بن موسیٰ عن أبیه قال۔
(۶) حدثنی علی بن الحسین عن إبراهیم بن مهدی حدثنا إسماعیل بن عیاش عن عمرو بن مهاجر قال۔
(۷) حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا جریر عن برد عن سلیمان بن موسیٰ قال۔
(۸) حدثنی أبو سلمة المخزومی یحیی بن المغیرة حدثنی أخی محمد ابن المغیرة عن عبدالله بن الحارث الجمحی عن زید بن أسلم عن أبیه عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه۔
(۹) حدثنا إسماعیل بن عبدالله بن زرارة حدثنا المبارک بن سعید حدثنا حمید الملائی عن مجاهد رحمه الله قال۔
(۱۰) حدثنی القاسم بن هاشم حدثنا حماد بن مالک الدمشقی حدثنا عبدالعزیز بن حصین قال بلغنی أن عیسی ابن مریم علیه السلام قال۔
(۱۱) حدثنی العباس بن جعفر حدثنا هاشم بن الولید قال سمعت الفضل بن عیاض رحمه الله عن هشام ابن حسان عن محمد بن سیرین قال۔
(۱۲) حدثنا أبوعبدالرحمن القرشی حدثنا أبو غسان حدثنا سفیان بن عیینة عن داؤد بن شابور قال سمعته من شهر بن حوشب قال قال لقمان علیه السلام لإبنه۔
(۱۳) وحدثنا أحمد بن جمیل أنبانا عبدالله أنبانا الفضیل عن لیث عن مجاهد رضی الله عنه قال۔
(۱۴) حدثنا إبراهیم بن سعید حدثنا موسیٰ بن أیوب حدثنا عتاب بن بشیر عن علی بن بذیمة قال۔
(۱۵) حدثنا سعید بن محمد الجرمی حدثنا أبو تمیلة قال حدثنی ابوحدثنی ازهر بن مروان الرقاشی حدثنا مسکین أبوفاطمة رجاء أبویحی عن بن أبی کثیر عن أبی سلمة عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔
(۱۶) حدثنا أبو خیثمة حدثنا وکیع حدثنا ابن جریج عن ابن أبی ملیکة عن عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

(١٧) حدثنا إسماعيل بن إسحاق الأزدى حدثنا إسحاق بن محمد الفروى عن عبدالله بن عمر عن حميد الطويل عن أنس رضى الله عنه قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه.

(١٨) حدثنا على بن الحسين العامرى حدثنا أبوالنضر هاشم بن القاسم عن الأشجعى حدثنا الربيع بن الملاح قال سمعت أبا جعفر يقول .

(١٩) حدثني أبى وأحمد بن منيع قالا حدثنا مروان بن شجاع عن عبدالكريم أبى امية قال.

(٢٠) حدثنا محمد بن عبدالملك القرشى حدثنا أبو عوانة عن صالح ابن مسلم قال قال عامر .

(٢١) حدثنى أبو بكر محمد بن هانى حدثنى أحمد بن شبوية حدثنى سليمان بن صالح حدثنى عبدالله بن المبارك عن جويرية بن أسماء عن سلم ابن قتيبة قال .

(٢٢) حدثنى عبدالرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن ليث عن الحكم عن محمد بن على قال .

(٢٣) حدثنى محمد بن أبى حاتم حدثنا عبدالله بن داؤد قال سمعت سفيان عن الحسن بن عمرو عن فضيل قال قال إبراهيم .

(٢٤) حدثنا إسحاق بن ابراهيم حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد قال قال عمر بن عبدالعزيز رحمه الله .

باب ۵

گفتگو میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ کلام میں حد سے تجاوز کرنے والے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا:

أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''سنو کہ کلام میں حد سے تجاوز کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''

۲۔ خطرناک چیز:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اَخْوَفُ مَا اَخَافُ أُمَّتِيْ كُلَّ مُنَافِقٍ عَلِيْمُ اللِّسَانِ.''

''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف زبان دراز منافق کا ہے۔''

۳۔ عمر بن سعد کا واقعہ:

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ:

''جَاءَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ إِلٰى أَبِيْهِ يَسْأَلُهُ حَاجَةً فَتَكَلَّمَ بَيْنَ حَاجَتِهِ بِكَلَامٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كُنْتَ مِنْ حَاجَتِكَ أَبْعَدَ مِنْكَ الْيَوْمَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِي النَّاسَ زَمَانٌ يَتَخَلَّلُوْنَ فِيْهِ الْكَلَامَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرُ الْكَلَأَ بِأَلْسِنَتِهَا.''

''عمر بن سعد اپنے والد صاحب کے پاس اپنی کسی حاجت بارے بات کرنے آئے اور اپنی حاجت کے دوران کوئی اور بات شروع کر دی تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم آج سے زیادہ کبھی اپنی حاجت سے زیادہ دور نہ تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب وہ بات کو زبانوں کے ساتھ ایسے اپنی طرف پھیریں گے، جیسے بیل گھاس کو اپنی زبان سے اپنی طرف کرتا ہے۔''

۴۔ بدترین لوگ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شِرَارُ اُمَّتِیَ الَّذِیْنَ غُذُوْا بِالنَّعِیْمِ الَّذِیْنَ یَاکُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ وَیَلْبِسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ وَیَتَشَدَّقُوْنَ فِیْ الْکَلَامِ.

''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں عطا ہوئی ہیں رنگ رنگ کے کھانے کھاتے ہیں مختلف قسم کے لباس پہنتے ہیں اور باچھیں پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرتے ہیں۔''

۵۔ جادو بیانی:

جعفر نحوی کہتے ہیں کہ وہ کوفہ میں اپنے ساتھیوں کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْراً، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلاً وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَماً، وَ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَیَالاً.

''بے شک بعض بیان جادو ہیں، بے شک بعض علم جہالت ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی پر مبنی ہوتے ہیں اور بعض باتیں بوجھ بن جاتی ہیں۔''

اہل مجلس میں سے سب سے نوعمر صعصعہ بن صوحان نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ مجلس والوں میں سے ایک آدمی نے ان پر نگاہ رکھی، جب سب لوگ چلے گئے تو اس نے صعصعہ سے پوچھا تم نے یہ کس وجہ سے کہا کہ اللہ

تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ اگر یہ ان کا ارشاد نہ بھی ہوتا تب بھی ایسا ہی ہے، کہا کیوں نہیں یہ ایسا ہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی آدمی پر کسی کا حق ہوتا ہے اور وہ صاحب حق سے زیادہ زبان آور ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مسحور کر کے اس کا حق لے جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بعض علم جہالت ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ صاحبِ علم اپنے علم کے ساتھ بعض غیر معلوم شدہ باتیں بھی ملا لیتا ہے اور جہالت کا مرتکب ہوتا ہے، یہ ارشاد فرمانا کہ بعض شعر حکمت پر مبنی ہوتے ہیں، اس کی دلیل وہ اشعار ہیں جو مواعظ میں استعمال ہوتے ہیں اور لوگ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں اور یہ ارشاد فرمانا کہ بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں اس سے مراد وہ کلام ہے جو نااہل پر پیش کی جاتی ہے یا جو بات بے مقصد کی جاتی ہے۔

حواشی

(۱) حدثنا أبو خيثمة والقواريرى قالا حدثنا يحيى القطان عن ابن جريج أخبرنى سليمان بن عتيق عن طلق بن حبيب عن الأحنف بن قيس عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم.

(۲) حدثنا عبيدالله بن عمر الجشمى حدثنا ديلم بن غزوان عن ميمون الكردى عن أبى عثمان النهدى.

(۳) حدثنا ابن أبى شيبة حدثنا حفص بن غياث عن إسماعيل بن أبى خالد.

(۴) حدثنا إسماعيل بن إبراهيم الترجمانى حدثنا على بن ثابت عن عبدالحميد بن جعفر الأنصارى عن عبدالله بن حسين عن أمه عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب ٦

غیبت کی مذمت وممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ مسلمانوں کا احترام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ."

"ہر مسلمان کے لئے ہر مسلمان کا خون، مال اور آبرو محترم ہے۔"

۲۔ بھائی بھائی بن کر رہو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَکُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا.

"ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، بڑائی نہ جتلاؤ اور نہ غیبت کرو۔ اے خدا کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔"

۳۔ غیبت زنا سے بڑھ کر ہے:

حضرت جابر و حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِيَّا كُمْ وَالْغِيْبَةَ فَإِنَّ الْغِيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُلَهُ حَتّٰى يَغْفِرُلَهُ صَاحِبُهُ.

''غیبت سے بچو کیونکہ غیبت زنا سے بھی زیادہ بری ہے آدمی زنا کا مرتکب ہو تو توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں لیکن غیبت والے کی بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ آدمی نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہے۔''

۴۔غیبت کرنے والوں کا انجام:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِىَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ يَخْمَشُوْنَ وَجُوْهَهُمْ بِأَظَافِيْرِ هِمْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ النَّاسَ وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ.

''معراج کی رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہرے اپنے ناخنوں سے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزت اچھالتے تھے۔''

۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت:

حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتَ عَلِّمْنِيْ خَيْرًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُصِبَّ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ وَأَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ وَإِذَا أَدْبَرَ فَلَا تَغْتَابَهُ.''

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے بھلائی سکھایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں، ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا

اگر چہ کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو، اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے مل لو اور جب وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔"

۶۔ کسی کے خفیہ معاملات نہ ٹٹولو:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَسْمَعَ الْعَوَاتِقَ فِيْ بُيُوْتِهَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِقَلْبِهٖ لَا تَغْتَابُوْا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهٗ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيْهِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يُفْضِحْهُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِهٖ.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا حتیٰ کہ گھروں میں خواتین نے بھی سنا، ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے اور دل سے ایمان نہیں لائے ہو مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے خفیہ معاملات ٹٹولو جو اپنے بھائی کے خفیہ معالات کے پیچھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کا تعاقب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملات کا تعاقب کریں اسے گھر میں ہوتے ہوئے رسوا کرتے ہیں۔"

۷۔ مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے نہ لگو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُوْا عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّهٗ مَنْ يَتَّبِعْ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ حَتّٰى يُفْضِحَهٗ فِيْ جَوْفِ بَيْتِهٖ.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا کہ مسلمانوں کی کوتاہیوں کے پیچھے نہ پڑو، کیونکہ جو مسلمانوں کی کوتاہیوں کے پیچھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیوں کا تعاقب کرتے ہیں اور اسے اپنے گھر میں رسوا کر دیتے ہیں۔"

۸۔ دو روزہ داروں کا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ یَوْمٍ وَقَالَ لَا یُفْطِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰی آذَنَ لَهٗ فَصَامَ النَّاسُ حَتّٰی إِذَا أَمْسَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ ظَلَلْتُ صَائِماً فَأْذَنْ لِیْ فَأُفْطِرُ فَیَأْذَنُ لَهٗ وَالرَّجُلُ وَالرَّجُلُ حَتّٰی جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَاتَانِ مِنْ أَهْلِکَ ظَلَّتَا صَائِمَتَیْنِ وَإِنَّهُمَا یَسْتَحْیَانِ أَنْ یَأْتِیَاکَ فَأْذَنْ لَهُمَا أَنْ یُفْطِرَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهٗ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَیْفَ صَامَ مَنْ ظَلَّ هٰذَا الْیَوْمِ یَأْکُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ اِذْهَبْ فَمُرْهُمَا إِن کَانَتَا صَائِمَتَیْنِ فَلْیَسْتَقِیْئَا فَرَجَعَ إِلَیْهِمَا فَأَخْبَرَهُمَا فَاسْتَقَاءَ تَا فَقَاءَ تْ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَقَةً مِنْ دَمٍ فَرَجَعَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ بَقِیَتَا فِیْ بُطُوْنِهِمَا لَأَکَلَتْهُمَا النَّارُ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن کے روزہ کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی روزہ نہ چھوڑے، حتیٰ کہ میں خود کسی کو اجازت دوں، یہ سن کر سب لوگوں نے روزہ رکھا، جب شام آنے لگی تو ایک آدمی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روزہ سے تھا مگر اب روزہ کھولنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دے دی، پھر ایک اور آدمی آیا پھر ایک اور آیا حتیٰ کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھیوں میں سے دونو جوانوں نے روزہ رکھا ہے وہ آپ کے پاس آنے سے حیاء کرتے ہیں آپ ان کے لئے روزہ کھولنے کی اجازت عطا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، اس آدمی نے پھر عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اعراض فرمایا، اس آدمی نے پھر

عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا اس آدمی نے کیسا روزہ رکھا ہے جو پورا دن لوگوں کے گوشت کھاتا رہا جاؤ اوران سے کہو اگر روزہ دار ہیں تو قے کریں، وہ صاحب ان کے پاس واپس گئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے جمے ہوئے خون کی قے کی، وہی صاحب واپس لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بتایا تو ارشاد فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اگر یہ خون کے لوتھڑے ان کے پیٹ میں رہتے تو انہیں آگ کھاتی۔''

۹۔ دو انصاریہ خواتین کا واقعہ:

حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَجُلاً يُحَدِّثُ فِيْ مَجْلِسِ اَبِيْ عُثْمَانُ النَّهْدِيِّ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِمْرَأَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ صَامَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلٰى الْأُخْرٰى فَجَعَلَتَا تَاكُلَانِ لُحُوْمَ النَّاسِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَا هُنَا إِمْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَقَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوْتَا مِنَ الْعَطْشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ قَالَ ثُمَّ جَائَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ أَحْسَبُهٗ قَالَ فِي الظَّهِيْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ مَاتَتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوْتَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوْنِيْ بِهِمَا فَجَاءَ تَا فَدَعَا بِعُسٍّ أَوْ قَدَحٍ فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا قِيْئِيْ فَقَاءَ تْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيْدٍ حَتّٰى مَلَاتِ الْقَدَحُ وَقَالَ لِلْأُخْرٰى قِيْئِيْ فَقَاءَ تْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيْدٍ فَقَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا مِمَّا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمَا وَأَفْطَرَتَا عَلٰى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلٰى الْأُخْرٰى فَجَعَلَتَا تَاكُلَانِ لُحُوْمَ النَّاسِ.

''میں نے ایک آدمی سے سنا جو ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان کرر ہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دو انصاری خواتین نے روزہ رکھا اور ایک ساتھ بیٹھ کر لوگوں کے گوشت کھانے لگیں، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہاں کی دو عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور پیاس سے مرنے کے قریب ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، تو وہ شخص خاموش ہو گیا، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے پھر وہ آدمی سہ پہر کو آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم وہ مرنے لگی ہیں یا کہا کہ قریب ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ، وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑا یا چھوٹا پیالہ منگوایا اور ان میں سے ایک سے فرمایا اس میں قے کرو، تو اس نے خون و پیپ وغیرہ کی قے کی حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا، دوسری سے فرمایا قے کر، اس نے بھی پیپ خون وغیرہ کی قے کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے حلال چیزوں سے روزہ رکھا مگر حرام پر کھول لیا، ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی اور لوگوں کے گوشت کھانے لگیں۔''

۱۰۔ مسلمانوں کے عیب نہ ڈھونڈو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِقَلْبِهٖ لَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا عَثَرَاتِهِمْ فَإِنَّهٗ مَنْ يَتَّبِعْ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يُفْضِحْهُ وَإِنْ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ.''

''اے زبان کے مومنو! مسلمانوں کی خفیہ باتوں کے پیچھے نہ پڑو اور نہ ہی ان کی لغزشوں کے پیچھے لگو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عیب ٹٹولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں پر گرفت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کی لغزشوں پر گرفت کریں اسے رسوا کرتے ہیں خواہ وہ گھر ہی میں ہو۔''

۱۱۔ایک خاتون کا واقعہ:

یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمْرَأَةً إِلَى الطَّعَامِ وَكَانَ فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَمْ تَفْعَلِيْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ تَحَفَّظَتْ بَعْضَ التَّحَفُّظِ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ صَائِمَةٌ قَالَ قَدْ كَذَبْتِ وَلَمْ تَفْعَلِيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ تَحَفَّظَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ صَائِمَةٌ قَالَ قَدْ فَعَلْتِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاتون کو کھانا پیش کیا اس خاتون کی زبان میں کوئی نقص تھا، اس نے عرض کیا یا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں روزہ سے ہوں، ارشاد فرمایا: تم نے روزہ نہیں رکھا، پھر ایک دن وہ مجلس سے پیچھے ہٹنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی دعوت دی عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم)! میں روزہ سے ہوں، ارشاد فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے تم نے روزہ نہیں رکھا، تیسرے دن وہ پیچھے ہٹنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں روزہ دار ہوں، ارشاد فرمایا: تحقیق تم نے روزہ رکھا ہے۔''

۱۲۔سب سے بڑا سود:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُهُ كَنِكَاحِ الرَّجُلِ أُمَّهُ وَأَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ.

''سود کے ستر درجے میں کم از کم درجہ کے سود کا اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے برابر گناہ ہے، اور سب سے بڑا سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔''

۱۳۔ بدترین سود:

ابو نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَرْبَى الرِّبَا تَفْضِيلُ الْمَرْءِ عَلٰى أَخِيهِ بِالشَّتْمِ.

''بدترین سود یہ ہے کہ آدمی گالی گلوچ کے ذریعے اپنے بھائی پر زیادتی کرے۔''

۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ:

''خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الرِّبَا وَعَظَّمَ شَأْنَهُ فَقَالَ إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْخَطِيئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ زَنِيَّةٍ يَزْنِيهَا الرَّجُلُ وَأَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا: اور اس میں سود کا ذکر کیا تو اس کی بہت زیادہ قباحت بیان کی۔ اور فرمایا ایک درہم سود کا جو آدمی حاصل کرتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چھتیس مرتبہ زنا کے گناہ سے بھی بہت بڑا ہے، اور سب سے بڑا سود مسلمان کی آبروریزی کرنا ہے۔''

۱۵۔ دو قبر والوں کا واقعہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَتٰى عَلٰى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُمَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَتَأَذّٰى مِنْ بَوْلِهِ وَدَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ أَوْ جَرِيدَتَيْنِ فَكَسَرَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كِسْرَةٍ فَغُرِسَتْ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ سَيَهُوْنُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ أَوْمَا لَمْ يَيْبَسَا.

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دو قبروں کے پاس آئے جن کے مُردوں کو عذاب ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں کسی بڑے گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ان میں سے ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یا دو تازہ ٹہنی منگوائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو توڑا، پھر حکم فرمایا ہر ٹکڑے کو ان کی قبروں میں گاڑھ دیا جائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک یہ لکڑیاں تازہ رہیں گی یا خشک نہیں ہوتیں اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔''

۱۶۔ سب سے بڑا بد بخت:

حضرت شفی بن ماتع اصبحی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعَةٌ يُؤْذُوْنَ أَهْلَ النَّارِعَلٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْأَذٰى يَسْعَوْنَ بَيْنَ الْحَمِيْمِ وَالْجَحِيْمِ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ يَقُوْلُ بَعْضُ أَهْلِ النَّارِ لِبَعْضٍ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ قَدْ آذَوْنَا عَلٰى مَا بِنَا مِنَ الْأَذٰى قَالَ فَرَجُلٌ مُغْلَقٌ عَلَيْهِ تَابُوْتٌ مِنْ جَمْرٍ وَرَجُلٌ يَجُرُّ أَمْعَاءَهُ وَرَجُلٌ يَسِيْلُ فُوْهُ قَيْحًا وَدَمًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ لَحْمَهُ فَيُقَالُ لِلَّذِيْ يَأْكُلُهُ لَحْمَهُ مَا بَالُ قَدْ آذَانَا عَلٰى مَا بِنَا مِنَ الْأَذٰى فَيَقُوْلُ إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ يَأْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ بِالْغِيْبَةِ وَيَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ.

''چار آدمی جہنمیوں کو ایذاء دیں گے باوجود یہ کہ وہ سب جہنم کے عذاب میں ہوں گے، وہ چار آدمی کھولتے ہوئے پانی اور بھڑکتی ہوئی آگ میں بھاگیں گے اور ''ہائے

ہلاکت وتباہی'' پکارتے پھریں گے، جہنمی ایک دوسرے سے کہیں گے انہیں کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے عذاب کے علاوہ تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے، ان میں ایک تو وہ ہوگا جس پر آگ کا تابوت بندھا ہوگا، دوسرا اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہوگا، تیسرے کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، جو گوشت کھا رہا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ تم نے ہمیں دوہرے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے تو وہ کہے گا:

''بے شک سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو دنیا میں غیبت کر کے لوگوں کے گوشت کھاتا تھا اور چغل خوری کرتا تھا۔''

حواشی

(۱) حدثنا أحمد بن جميل المروزی أنبانا عبدالله بن المبارک أنبانا داود بن قيس حدثنی أبو سعيد مولی عبدالله بن عامر بن كريز عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله عليه وسلم.

(۲) حدثنا إبراهيم بن المنذر الخرامی حدثنا سفيان بن حمزة عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله عليه وسلم قال.

(۳) حدثنا يحيی بن أيوب حدثنا أسباط عن أبی رجاء الخراسانی عن عباد بن كثيرعن الجريری عن أبی نضرة عن جابر وأبی سعيد رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۴) حدثنی ابوبكر محمد بن أبی عتاب حدثنا عبدالقدوس أبوالمغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۵) حدثنا أبو خيثمة حدثنا يزيد بن هارون عن زياد بن أبی زياد عن محمد بن سيرين قال سليم بن جابر.

(۶) حدثنا إبراهيم بن دينار حدثنا مصعب بن سلام عن حمزة بن حبيب الزيات عن أبی إسحاق عن البراء رضی الله تعالیٰ عنه.

(۷) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن رجل من أهل البصرة عن ابی برزة.

(۸) حدثنا علی بن الجعد أنباناالربيع بن صبيح عن يزيد الرقاشی عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال.

(۹) حدثنی عبدالله بن أبی بدرأنبانا بن هارون أنبانا سليمان التيمی.

(۱۰) حدثنا يحيی بن عبدالحميد الحمانی وأحمد بن عمران الأخنسی قالا حدثنا أبوبكربن عياش.

(۱۱) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب أخبرنی هشام الدستوائی عن يحيی عن أبی كثير قال.

(۱۲) حدثنا سويد بن سعيد حدثنا يحيی بن زكريا أبی زائدة عن عبدالله بن سعيد عن أبيه عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال.

(۱۳) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان عن ابن أبی نجيح عن أبيه عن النبی صلی الله عليه وآله وسلم.

(۱۴) حدثنا محمد بن علی بن شفیق قال سمعت أبی حدثنا أبو مجاهد عن ثابت البنانی عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۱۵) حدثنا محمد بن علی حدثنا النضر بن شمیل أنبأنا أبو العوام واسمه عبدالعزیز بن ربیع الباهلی حدثنا أبوالزبیر واسمه محمد عن جابربن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنهما قال.

(۱۶) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا إسماعیل بن عیاش حدثنی ثعلبة بن مسلم الخثعمی عن أیوب بن بشیر العجلی عن شفی بن ماتع الأصبحی.

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

۱۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

قیس کہتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ عمرو بن العاصؓ ایک مردار خچر کے قریب سے گزرے تو فرمایا خدا کی قسم اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے یعنی غیبت کرنے سے بہتر ہے کہ اس مردار کا گوشت کھایا جائے۔''

۲۔حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا آخرت میں اس کے بھائی کا گوشت اس کے سامنے لایا جائے گا اور کہا جائے گا اس مردہ گوشت کو کھا جس طرح تو نے اس کی زندگی میں اسے کھایا تھا مجبوراً اسے کھائے گا اور زبردستی نگلے گا۔''

۳۔عبیدہ سلمانیؒ کی نصیحت:

عبیدہ بن السلمانی فرماتے ہیں کہ:

''بچو تم ان لوگوں سے جو روزہ افطار کرنے والے ہیں، جھوٹ اور غیبت سے۔''

۴۔حضرت مجاہدؒ کا ارشاد:

مجاہد کہتے ہیں کہ:

''کامل مسلمان وہ ہے جس کو اس کا روزہ فرمانبردار بنا دے، یہاں تک کہ وہ جھوٹ اور غیبت سے بچ جائے۔''

۵۔ دو آدمیوں کا واقعہ:

ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ:

''دو آدمی مسجد حرام کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ان دونوں کے پاس سے ایک آدمی گزرا جو ہیجڑوں کی طرح چل رہا تھا، پھر صحیح طرح چلنے لگا، انہوں نے کہا اس میں ابھی ہیجڑوں کی خصلت ہے، پھر اس کے بعد نماز کھڑی ہوگئی تو وہ دونوں مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ فراغت کے بعد انہیں اپنی بات پر شرمندگی محسوس ہوئی تو وہ دونوں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وضو اور نماز دوبارہ لوٹائیں اور چونکہ وہ دونوں روزہ دار بھی تھے اس لئے روزہ کے قضا کرنے کا بھی حکم دیا۔''

۶۔ خالد ربعیؒ کا واقعہ:

خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

''میں ایک دفعہ مسجد میں داخل ہوا اور چند آدمیوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا، وہ آپس میں ایک آدمی کی غیبت کرنے لگے، میں نے ان کو اس فعل سے روکا تو وہ رُک گئے پھر کوئی گفتگو شروع ہوئی تو دوبارہ غیبت کرنے لگے، تو میں ان کے پاس سے اٹھ کر الگ بیٹھ گیا، پھر جب رات کو میں سویا تو نیند میں دیکھتا ہوں کہ بہت لمبا اور سخت سیاہ آدمی جس کے ساتھ ایک جماعت بھی ہے، سفیدی کا نام ونشان نہیں ہے، اس کے پاس خنزیر کا گوشت ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ خنزیر کا گوشت کھا، میں نے کہا کیا میں خنزیر کا گوشت کھاؤں، خدا کی قسم میں اس کو نہیں کھاؤں گا، اس نے میری گردن کو پکڑا اور کہا اسکو کھا، اس نے بہت زور سے جھڑکا اور یہ گوشت میرے منہ میں ٹھونسا، اس کے بعد میں اس کو آہستہ سے چبانے لگا اور میں اس کو ناجائز ہی سمجھ رہا تھا، میں ڈر رہا تھا کہ اس کو منہ سے نکال کر ڈال دوں یا نہ، اسی اثناء میں بیدار ہوگیا، خالد الربعی کہتے ہیں اس گوشت کی بدبو تیس دن تک برقرار رہی اور ان دنوں میں جب بھی کھانا تناول کرتا تو اپنے منہ میں اس گوشت کا ذائقہ محسوس کرتا۔''

۷۔ یحییٰ بن ایوبؒ کا واقعہ:

یحییٰ بن ایوب نے ایک دن اپنی آپ بیتی سنائی کہ:

''انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے ساتھ اس طرح کا معاملہ پیش آیا اور انہوں نے بھی کئی روز تک چربی کے ذائقے کو اپنے ہونٹوں پر محسوس کیا اور یہ صرف اور صرف اس وجہ سے ہوا کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس بیٹھتے تھے جو لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔''

۸۔ ھُمَزَۃ اور لُمَزَۃ کا مطلب:

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ:

''وَیْلٌ لِکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ کے متعلق فرمایا الھمزۃ کا مطلب انسانوں کی آبروریزی کرنا اور لمزہ سے مراد وہ انسان ہیں جو دوسرے آدمی کی غیبت کرے۔''

۹۔ لَا تَلْمِزُوْا کا معنیٰ:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

''کہ ولا تلمزوا انفسکم کا مطلب یہ ہے کہ تم میں کوئی انسان کسی دوسرے کی آبروریزی نہ کرے۔''

۱۰۔ حضرت ذوالقرنینؒ کا قول:

ذوالقرنین علیہ السلام نے بعض قوموں کو کہا:

''ہم نہ تو ایک دوسرے کو معالات میں دھوکہ دیتے ہیں اور نہ ہم ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں۔''

۱۱۔ حضرت کعبؓ کا قول:

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ:

''غیبت نیک عمل کو مٹا دیتی ہے۔''

۱۲۔قبر کا عذاب:

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ:

''قبر کا ایک تہائی عذاب غیبت کی وجہ سے اور ایک تہائی پیشاب کے قطروں سے نہ بچنے کی وجہ سے اور ایک تہائی چغل خوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

۱۳۔حضرت ضحاکؒ کا قول:

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ:

''وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ میں اللمز کا مطلب غیبت ہے۔''

۱۴۔دین کو مونڈنے والی:

ربیع بن صبیح کہتے ہیں میں نے حضرت حسنؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''خدا کی قسم غیبت مؤمن کے جسم میں کھانا سرایت کرنے سے بھی زیادہ جلدی اس کے دین کو مونڈ دینے والی ہے۔''

۱۵۔اَسلاف کا طرزِ عمل:

عتاب بن بشیر خصاف خصیف اور عبدالکریم بن مالک فرماتے ہیں کہ:

''ہم نے اپنے بڑوں کے زمانہ کو پایا وہ عبادت کو روزے اور نماز میں منحصر نہیں کرتے تھے بلکہ لوگوں کی آبرو بارے محتاط رہنے کو بھی اپنے رب کی اطاعت سمجھتے تھے۔''

۱۶۔اپنے عیب یاد رکھو:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

''اے انسان جس وقت تجھے اپنے ساتھی کے عیب کے تذکرہ کا خیال آئے اسی وقت اپنے عیب بھی اپنے سامنے رکھ۔''

۱۷۔ وبالِ جان:

یزید بن الاصمؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اے لوگو! اپنے آپ کو انسانوں کے برے تذکرے میں منہمک نہ کرو، اس لئے کہ یہ وبالِ جان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو اس لئے کہ یہ اللہ کی طرف سے نزول رحمت کا سبب ہے۔''

۱۸۔ اپنے عیب دیکھو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے ایک کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔''

۱۹۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط:

صالح مزنی کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ نے حضرت ابو درداؓ کی طرف ایک خط لکھا:

''امابعد! سو میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ یہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے، اور میں آپ کو لوگوں کے تذکرے میں مشغول ہونے سے روکتا ہوں کیونکہ یہ خاموشی بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔''

۲۰۔ ایمان کی مٹھاس کب حاصل ہوتی ہے؟

عمران بن خالد الخزاعی کہتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے:

''اے ابن آدم بلاشبہ تو ایمان کی مٹھاس اور چاشنی کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک تو لوگوں کی عیب بینی ترک نہ کردے جو تیرے اندر ہے اور جب تک کہ تو اس عیب کو زائل کرنے کی ابتداء نہ کرے، پھر جب وہ عیب زائل ہو جائے تو اس کے بعد تو جو کام بھی کرے گا خالصۃً اپنے نفس کی اصلاح کے لئے کرے گا اور ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام بندوں سے زیادہ محبوب بندہ بن جاتا ہے۔''

۲۱۔ غافل انسان:

عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

''جس طرح انسان نے لوگوں کی عیب گوئی کے لئے اپنے آپ کو فارغ رکھا میرا خیال اس آدمی کے متعلق یہ ہے کہ اس پر ایسی غفلت چھائی ہوئی ہے جس نے اس کو اپنی ذات سے بھی غافل کر رکھا ہے۔''

۲۲۔ دھوکہ میں مبتلا شخص:

المفضل بن غسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ نے کہا کہ:

''جب تم ایسے آدمی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیوب بیان کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے اور اپنے عیوب اس کے سامنے پیش نظر نہ ہوں، سو جان لو کہ وہ دھوکہ میں مبتلا ہے، اس کو اس عمل کی سزا ضرور ملے گی۔''

۲۳۔ احنف بن قیسؒ کا طرزِ عمل:

احنف بن قیس نے فرمایا:

''جب کسی عیب کو میں اپنے اندر دیکھتا ہوں اور وہی عیب کسی دوسرے کے اندر بھی موجود ہے تو اس عیب کو اس کی طرف منسوب کر کے بیان نہیں کرتا، کیونکہ وہی عیب میرے اندر بھی موجود ہے۔''

۲۴۔ اصمعیؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

''احنف بن قیس کے پاس جب کسی آدمی کا نامناسب تذکرہ ہوتا تو فرماتے اس تذکرے کو چھوڑو، وہ اپنا رزق کھا رہا ہے اور وقت مقررہ پر اس کی موت اس کو آ دبوچے گی، اور اصمعی اپنے والد کے علاوہ سے روایت کرتے ہیں کہ احنف بن قیسؒ نے فرمایا اس کا تذکرہ چھوڑو یہ اپنا رزق کھا رہا ہے۔''

۲۵۔اپنا عیب دیکھو:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اے بنی آدم! تو بھائی کی آنکھ کا معمولی میل دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔''

۲۶۔شفاو بیماری:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو یہ شفاء ہے،لوگوں کا ذکر چھوڑو کہ یہ بیماری ہے۔''

۲۷۔فرشتوں کی تنبیہ:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بنی آدم کے ساتھ فرشتے ہیں جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں تجھے بھی یہ بھلائی حاصل ہو۔اور جب وہ اپنے بھائی کی برائی ذکر کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ابن آدم! تمہارے عیب اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھے ہیں' اپنے آپ کو سنبھال اور اپنی پردہ پوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر۔''

۲۸۔حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے کہ زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا تذکرہ ہوا۔حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں ڈراتا ہوں جس نے ہمیشہ اپنے ہاتھ کو روک کر رکھا' اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور اپنے دل کو بیماریوں سے پاک رکھا۔''

۲۹۔اللہ تعالیٰ کے محبوب اعمال:

فضالۃ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی مجھے ایسے اعمال ارشاد فرمایئے جو آپ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہوں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے داؤد! میری مخلوق میں سے کسی کا تذکرہ برائی سے نہ کرو' میری مخلوق میں سے کسی کی غیبت نہ کرو' میری مخلوق میں سے کسی سے حسد نہ کرو۔''

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے عمل کے لیے یہی کافی ہیں۔

۳۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت:

خالد بن ربعی بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اگر تم کسی سوئے ہوئے آدمی کے پاس سے گزرو اور ہوا نے اس کا کپڑا اس کے جسم سے کھول دیا ہو تو کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم اس کا کپڑا درست کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کا باقی حصہ بھی کھول دو گے' ساتھیوں نے کہا سبحان اللہ ہم ایسا نہیں کریں گے' فرمایا نہیں مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ تم اس کا باقی حصہ بھی ننگا کر دو گے کیونکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کسی کی برائی سنتے ہیں تو اس کو بڑھا چڑھا کر آگے پھیلاتے ہیں۔''

۳۱۔ کسی کو طعنہ نہ دو:

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سورۃ الحجرات کی آیت ''وَلَا تَلْمِزُوٓا اَنْفُسَكُمْ'' کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو۔''

۳۲۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

ریاح بن عبیدۃ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ حجاج بن یوسف کا تذکرہ ہوا' میں اسے برا بھلا کہنے لگا۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے منع کیا اور فرمایا:

''اے ریاح رہنے دو' مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ظالم کسی پر ظلم کرتا ہے اور مظلوم اسے برا بھلا کہتے کہتے اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ اس پر ہونے والے ظلم کا بدلہ ہو جاتا ہے اور مظلوم کی بدگوئی ظالم کیلئے مفید ہو جاتی ہے۔''

۴۳۔ شفاء اور داء:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

''ذکر اللہ پر قائم رہو کیونکہ اس میں شفاء ہے اور لوگوں کے تذکروں سے بچو کیونکہ یہ داء (بیماری) ہے۔''

۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

''جب دوسروں کے عیب کے تذکرے کا ارادہ ہو تو اپنے عیب یاد کرلیا کرو۔''

حواشی

(۱) حدثنا عبداللّٰہ بن أبی بدر أنبأنا یزید بن ھارون عن إسماعیل بن ابی خالد عن قیس قال۔

(۲) حدثنا یحیی بن یوسف الزمی حدثنا محمد بن سلمۃ الحرانی عن محمد بن إسحاق عن محمد عن موسی بن یسار عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال۔

(۳) حدثنا یحیی بن یوسف الزمی حدثنا یحیی بن سلیم عن ھشام عن ابن سیرین عن عبیدۃ السلمانی قال۔

(۴) حدثنا أبو نصر التمار حدثنا فضیل بن عیاض عن لیث عن مجاھد قال۔

(۵) حدثنا إسحاق بن إبراھیم أنبأنا سعید بن عامرعن الربیع بن صبیح۔

(۶) حدثنی عبداللہ بن أبی بدر أنبأنا یزید بن ھارون عن ھشام بن حسان عن خالد الربعی قال۔

(۷) وسمعت أنا یحیی بن أیوب یذکر عن نفسہ۔

(۸) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا ابن المبارک أنبأنا سفیان عن ابن أبی نجیح عن مجاھد۔

(۹) حدثنا أحمد بن جمیل أخبرنا ابن المبارک عن أبی مودود عن زید مولی قیس الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس۔

(۱۰) حدثنا أحمد بن محمد بن أیوب حدثنا إبراھیم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن وھب بن منبہ۔

(۱۱) حدثنی أبو حاتم حدثنا أصبغ أخبرنی ابن وھب أخبرنی عبداللّٰہ ابن عیاش عن یزید بن قوذر عن کعب قال۔

(۱۲) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا ابن علیۃ حدثنا سعید بن أبی عروبۃ عن قتادۃ رضی اللّٰہ عنہ قال۔

(۱۳) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا محمد بن یزید الواسطی أنبأنا جویبر عن الضحاک۔

(۱۴) حدثنا محمد بن أبی حاتم الأزدی حدثنا داود بن المحبر حدثنا الربیع بن صبیح قال سمعت الحسن رضی اللّٰہ عنہ یقول۔

(۱۵) حدثنی عیسی ابن عبداللّٰہ التمیمی قال۔

(۱۶) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک عن إسرائیل عن أبی یحیی عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما قال۔

(۱۷) حدثنی عبداللّٰہ بن أبی بدر أنبأنا کثیر بن ھشام عن جعفر بن برقان عن یزید بن الأصم قال۔

(١٨) حدثنا خالد بن مرداس حدثنا أبو عقيل عن حفص بن عثمان قال كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يقول.

(١٩) حدثنى أبو محمد الأزدى حدثنا على بن ثابت عن صالح المزنى قال.

(٢٠) حدثنا نصر بن طرخان حدثنا عمران بن خالد الخزاعى قال.

(٢١) حدثنى عبدالله بن أبى بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن المسعودى عن عون بن عبدالله قال.

(٢٢) حدثنى المفضل بن غسان عن أبيه قال قال بكر بن عبدالله.

(٢٣) حدثنى أبى أنبأنا الأصمعى عن معتمر بن سليمان عن حزم القطعى عن سليمان التميمى قال.

(٢٤) حدثنا أحمد بن سعيد الدارمى حدثنا الأصمعى عن أبيه قال.

(٢٥) وحدثنا أحمد بن جميل المروزى أنبأنا عبدالله بن المبارك أنبأنا جعفر بن حيان عن الحسن رضى الله عنه قال.

(٢٦) حدثنى العباس العنبرى حدثنا محمد بن عبيد حدثنا محرز وهو أبو رجاء الشامى عن عمر بن عبدالله عن عمران بن عبدالرحمن قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه.

(٢٧) حدثنى محمد بن قدامة الجوهرى و محمد بن عبدالمجيد التيمى وهذا لفظ محمد بن عبدالمجيد قالا حدثنا يحيى بن سليم عن اسماعيل بن كثير عن مجاهد رضى الله عنه قال.

(٢٨) حدثنى محمد بن اسحاق الباهلى حدثنا سفيان رحمة الله عليه قال.

(٢٩) حدثنى حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبدالله أنبأنا ابن لهيعة حدثنى الحارث بن يزيد عن على بن رباح قال سمعت وهبا الذمارى يحدث عن فضالة بن عبيد قال.

(٣٠) حدثنى سريج بن يونس حدثنا يونس حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا هشام بن حسان عن خالد الربعى قال.

(٣١) وحدثنى الحسن بن الصباح أنه حدث عن عبدالرحمن المحاربى عن أبى رجاء عن عمر مولى غفرة عن عبدالله بن معمر قال قال عمر بن الخطاب رضى الله.

(٣٢) حدثنا حسين بن على حدثنا عبيدالله بن موسىٰ عن اسرائيل عن ابى يحيىٰ عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنهما قال.

(٣٣) حدثنا حسين بن على حدثنا عبيدالله بن موسىٰ حدثنا اسرائيل عن ابى يحيى عن مجاهد رحمة الله.

(٣٤) حدثنا الحسين بن جنيد حدثنا شعيب بن حرب حدثنا على بن مسعدة حدثنا رباح بن عبيدة قال.

باب ۷

غیبت کسے کہتے ہیں

غیبت

کسی کا ایسا تذکرہ کرنا جسے وہ اچھا نہ سمجھے غیبت کہلاتا ہے۔ خواہ یہ تذکرہ اس کے جسم سے متعلق ہو یا دین کے یا کاروبار کے یا اس کی ذات، شکل وصورت، اخلاق، مال، والدین، اولاد، اہل وعیال، نوکر، پگڑی، لباس، رفتار، نشست وبرخاست وغیرہ کسی بھی چیز سے متعلق ہو۔

اس تذکرہ کے غیبت ہونے میں برابر ہے کہ اس کی ناپسندیدہ خصلت کا ذکر زبان سے ہو، تحریر سے یا ہاتھ، آنکھ سر وغیرہ کے اشارہ سے ہو۔

کسی کے جسم سے متعلق غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ وہ اندھا ہے، لنگڑا ہے، بھینگا ہے، بہرا ہے، لمبا ہے، ٹھنگنا ہے یا کالا ہے وغیرہ۔ کسی کے دین کے بارے میں غیبت کرنے کی مثال جیسے کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ بدکار ہے، فاسق ہے، چور ہے، خائن ہے، ظالم ہے، نماز میں سستی کرنے والا ہے، طہارت میں ست ہے، زکوٰۃ صحیح جگہ نہیں دیتا، غیبت سے پرہیز نہیں کرتا۔

کسی کی عادات بارے اس کی غیبت کی مثال یہ ہے کہ کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ بے ادب ہے، کسی کے حق کا خیال نہیں رکھتا، بہت بولتا ہے، بہت کھاتا یا سوتا ہے، بے وقت سوتا ہے، اپنی جگہ پر نہیں بیٹھتا۔

کسی کے والد بارے اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ اس کا باپ غلط کار ہے، دھوبی ہے، لوہار ہے یا بڑھئی ہے وغیرہ۔

کسی کے اخلاق کے بارے میں اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ وہ بدخُلق ہے، متکبر ہے، نمودونمائش کا شوقین ہے، جلد باز ہے، سخت ہے، عاجز ہے، کمزور دل ہے یا جذباتی ہے وغیرہ۔

کسی کے کپڑے کے بارے میں۔ اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ اس کی آستین بڑی ہے، دامن لمبا ہے، قمیص میلا ہے وغیرہ اسی سے باقی چیزوں سے متعلق کسی کی غیبت کی صورتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح کسی کا کوئی ایسا واقعہ نقل کرنا جس میں اس کا ناپسندیدہ تذکرہ ہو وہ بھی غیبت ہے اور حرام ہے۔ اپنی کسی کتاب میں بھی کسی کا کوئی ایسا تذکرہ حرام ہے ہاں البتہ اگر کسی کے غلط قول وعمل کی تردید مقصود ہو تاکہ دوسرے اس سے دھوکہ نہ کھائیں یہ غیبت نہیں بلکہ نصیحتِ واجبہ ہے جس پر ثواب ملے گا۔

مبہم طریقہ سے کسی کا ایسا تذکرہ کرنا جس سے مخاطب کسی معین فرد مراد لے سکتا ہو یہ بھی غیبت ہے جیسے یہ کہنا بعض فقہاء نے یا بعض علم کے مدعیوں نے یا بعض مفتیوں نے یا بعض تقوے کے دعویداروں نے ایسا کیا ہے اور سننے والا سمجھ رہا ہو کہ اس کی مراد فلاں ہے۔

اگر کسی نے پوچھا فلاں کا کیا حال ہے اور مخاطب نے یہ جواب دیا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اصلاح فرمائیں'' یا ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں'' یہ بھی غیبت ہے۔

جس طرح غیبت کرنے والے کا غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح سننے والے پر بھی لازم ہے کہ جب وہ کسی کو غیبت کرتا ہوا سنے تو اس کو روکے، اگر روکنے میں کسی نقصان کا غالب گمان ہو تو دل سے برا سمجھے اور مجلس سے جدا ہو جائے اگر زبان سے یا کسی اور فعل سے غیبت کو روک سکتا ہے تو اس پر ایسا کرنا لازم ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

اگر کوئی دل سے تو غیبت سننے پر خوش ہے مگر زبان سے کہا ''چُپ ہو جاؤ'' تو ایسے آدمی کے بارے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ گناہ سے بری نہیں ہے، لہٰذا دل سے غیبت کی ناپسندیدگی کا اظہار ضروری ہے۔

اگر کسی ایسی مجلس میں پھنس گیا ہے جہاں غیبت ہو رہی ہے اور یہ نہ تو روک سکتا

ہے نہ مجلس سے الگ ہوسکتا ہے یا روکا ہے مگر اس کا اثر نہیں ہے تو یہ غیبت سے دلی نفرت کو کام میں لائے، دل اور زبان سے یا فقط دل سے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرے اور اپنی توجہ کو غیبت سننے سے ہٹالے، غیر ارادی و جبری طور پر جو کچھ یہ سنے گا اس کا گناہ نہ ہوگا اور جب بھی اٹھ جانے کا موقعہ ملے تو اٹھ جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.''

''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات کے خلاف باتیں کرنے میں مگن ہوں تو ان سے اعراض کیجئے حتیٰ کہ وہ ان باتوں کو چھوڑ کر کوئی اور بات کرنے لگیں اور اگر شیطان آپ کو ان سے ہٹ جانا بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیے۔''

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر میں کسی کی غیبت کرتا تو والدین کی کرتا کیوں کہ وہی میری نیکیوں کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔''

اگر کوئی آدمی اپنے والدین، اساتذہ یا دیگر محسنین میں سے کسی کی غیبت سنے تو غیبت کرنے والی کی بات کو رد کرے اور اسے منع کرے۔ (اضافہ از ''اَلاذکار'' للنوویؒ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ بہتان اور غیبت میں فرق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يُكْرَهُ قِيْلَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِيْ مَا أَقُوْلُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِاغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ.

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کی حقیقت کیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کسی کے سامنے اپنے بھائی کا تذکرہ اس طرح کرے جو اس کو ناگوار ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا اگر سو فیصد وہی بات اس بھائی میں پائی جائے جو میں کہتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو تو کہتا ہے اگر وہی پائی جائے اس میں تو جان لے، تو نے اسکی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں پائی جاتی تو، تو نے اس پر بہتان باندھا۔

۲۔ کسی کو کمزور بتلانا:

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ:

”ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا أَعْجَزَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَبْتُمْ أَخَاكُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْنَا مَافِيْهِ قَالَ إِنْ قُلْتُمْ مَافِيْهِ اِغْتَبْتُمُوْهُ وَإِنْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتُّمُوْهُ.

”ایک آدمی کا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں تذکرہ کیا گیا تو

صحابہ نے کہا وہ کتنا کمزور ہے؟

فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے اس کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کے بارے میں ایسی بات کہو جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔"

۳۔ کسی کو ٹھنگنا کہنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"أَنَا ذُكِرَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَصِيْرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَبْتِيْهَا."

"میرے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ تو چھوٹے قد کی ہے، اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے۔"

۴۔ کسی کے ٹھنگنا ہونے کا اشارہ کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

دَخَلَتْ اِمْرَاةٌ قَصِيْرَةٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقُلْتُ بِاِبْهَامِيْ هٰكَذَا وَأَشَرْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَصِيْرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَبْتَهَا.

"ایک چھوٹے قد کی عورت داخل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مجلس میں تشریف فرما تھے، تو میں نے اس عورت کے متعلق اپنے دونوں انگوٹھوں کو ملا کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تو ٹھنگنی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے اس کی غیبت کی۔"

۵۔ کسی کو عاجز بتلانا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أَعْجَزَ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَکَلْتُمْ لَحْمَ أَخِیْکُمْ وَاغْتَبْتُمُوْہُ."

''ہم ایک دفعہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں آدمی کو کس نے عاجز بنا دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔''

۶۔ تھوک میں گوشت کا ٹکڑا نکلنا:

غبطۃ بنت خالد کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرمارہی تھیں:

لَا یَغْتَابُ مِنْکُنَّ أَحَدٌ أَحَدًا فَإِنِّیْ قُلْتُ لِإِمْرَأَۃٍ مَرَّۃً وَأَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ ھٰذِہٖ لَطَوِیْلَۃُ الذَّیْلِ فَقَالَ اَلْفِظِیْ اَلْفِظِیْ فَلَفَظْتُ بِضْعَۃً مِنْ لَّحْمٍ.

''اے عورتو! تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے اس لئے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک عورت کے متعلق یہ کہا کہ یہ بہت لمبی ہے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھوکو، تھوکو، میں نے تھوکا تو گوشت کا ٹکڑا نکلا۔''

۷۔غیبت والوں کی بُو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ لَنَا رِیْحٌ مُنْتِنَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَدْرُوْنَ مَا ھٰذِہِ الرِّیْحُ ھٰذِہٖ رِیْحُ الَّذِیْنَ یَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.

''ایک مرتبہ ہم نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک بدبودار ہوا اٹھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کس قسم کی بدبودار ہوا ہے، یہ مؤمنین کی غیبت کرنے والوں کی بدبو ہے۔''

۸۔افضل عمل:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَیُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ یَسْلِمُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِکَ وَیَدِکَ.

''ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔''

حواشی

(۱) حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرني العلاء ابن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.

(۲) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا على بن عاصم عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال.

(۳) حدثنا أبو خيثمة حدثنا عبدالرحمن بن مهدى عن سفيان عن على بن الأقمر عن أبى حذيفة عن عائشة رضى الله عنها.

(۴) حدثنا أبو عبدالرحمن القرشى حدثنا أبومعاوية قال ذكر الشيبانى عن حسان بن مخارق عن عائشة رضى الله عنها قالت.

(۵) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا فران بن تمام عن محمد بن أبى حميد عن موسى بن وردان عن أبي هريرة رضى الله عنه قال.

(۶) حدثنا عبيدالله العتكى حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا الهنيد ابن القاسم قال سمعت غبطة بنت خالد قالت سمعت عائشة رضى الله عنها تقول.

(۷) حدثنا خيثمة حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنى أبى قال وحدثنى واصلة مولى أبي عيينة قال حدثنى خالد بن عرفطة عن طلحة بن نافع عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال.

(۸) حدثنا على بن الجعد أنبأنا المسعودى وقيس بن الربيع عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن الحارث عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال.

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت ابن عمرؓ سے غیبت بارے سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ:

''جس کی تو برائی بیان کر رہا ہے اگر وہی بات اس میں پائی جاتی ہے تو یہ غیبت ہے، اگر وہ بات اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ بہتان ہے۔''

۲۔ حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''تو کسی انسان کے بارے میں ایسی بات کہہ بیٹھے اور تو جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند سمجھتا ہے سو جان لو کہ تم نے اس کی غیبت کی، اور جو بات تو نے کہی اگر وہ اس میں نہیں پائی جاتی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔''

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''اپنے بھائی کا تذکرہ کرے اس طرح کہ تو جانتا ہے وہ بات اس میں پائی جاتی ہے تو یہ غیبت ہے اور تیری وہ بات جو اس میں نہ پائی جائے تو یہ بہتان ہے۔''

۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط:

عمر بن یوسف فرماتے ہیں کہ:

''حضرت حسنؓ نے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارا احمید الطّویل (یعنی لمبے قد والا احمید) کہنا غیبت شمار نہ ہو جائے۔''

۵۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

جریر بن حازم نے بیان کیا کہ ابن سیرینؒ نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا کہ:

''یہ کالا انسان ہے، اس کے بعد فرمایا میں اللہ سے اس کی معافی چاہتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کی۔''

۶۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ہشام بن حسان فرماتے ہیں کہ:

''انسان کسی کی ناپسندیدہ بات کا تذکرہ کسی کے سامنے کرے تو یہ غیبت ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا احمد بن منیع أبو نصر التمار حدثنا حماد بن سلمة عن عباس الجریری عن سنان بن سلمة قال.

(۲) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا حسین بن محمد عن المسعودی عن عون بن عبداللّٰه قال.

(۳) وحدثنا أحمد بن منیع حدثنا ابن علیة حدثنا هشام الدستوائی عن حماد عن إبراهیم قال.

(۴) حدثنا یحیی بن أیوب حدثنا مروان بن معاویة عن عمر بن یوسف قال قال الحسن یخشون أن یکون قولنا حمید الطویل غیبة.

(۵) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا محمد بن میسر أبو سعد حدثنا جریر ابن حازم قال.

(۶) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب عن هشام بن حسان قال.

باب ۸

وہ صورتیں جن میں غیبت کی اجازت ہے

وہ مصلحتیں جن کے سبب غیبت کی اجازت ہے

غیبت حرام ہے مگر بعض مصلحتوں کی وجہ سے حلال بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ مصلحتیں صرف وہ ہیں جو شریعت نے بتائی ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے:

پہلی مصلحت:

ظلم ہے: اگر کوئی مظلوم ہے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حاکم و قاضی کے سامنے جس سے انصاف کی توقع ہے ظالم کا ظلم بیان کرے۔

دوسری مصلحت:

کسی برائی کو روکنے کے لیے مدد حاصل کرنا: اگر کسی برائی کو روکنے کے لیے کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو جس سے مدد کی امید ہے اس سے برائی کرنے والے کی برائی کا ذکر کرنا جائز ہے۔

تیسری مصلحت:

فتویٰ حاصل کرنا: مفتی سے فتویٰ لینے کے لیے اسے یوں کہنا کہ میرے بھائی نے یا فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے یا میرے خاوند نے یا بیوی نے مجھ پر ظلم کیا ہے، یہ جائز ہے۔ لیکن اس میں بھی احتیاط اسی میں ہے کہ کسی کی تعیین کیئے بغیر کام ہو سکے تو بہتر ہے مثلاً یوں کہے کہ اگر کوئی بھائی یا خاوند یا بیوی ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ تاہم نام لینا بھی جائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہندہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے شکایت کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس تذکرہ سے منع نہیں فرمایا۔

چوتھی مصلحت:

مسلمانوں کو شر سے خبردار کرنا: اور اس کئی صورتیں ہیں، حدیث کے راوی کی کمزوریوں پر مطلع کرنا، گواہی دینے والے کے عیب پر مطلع کرنا، کسی نے کسی جگہ رشتہ سے متعلق مشورہ لیا ہے تو اسے ان لوگوں کے منفی پہلوؤں کے بارے میں بتانا وغیرہ لیکن اس میں حسد یا کوئی اور مقصد کارفرما نہ ہو۔ یا اسی طرح کسی کی کوئی کمزوری اس کے سرپرست کو بتانا تاکہ وہ اس کا ازالہ کرے۔

پانچویں مصلحت:

اگر کوئی آدمی اعلانیہ گناہ یا بدعت کرتا ہے تو جو گناہ وہ اعلانیہ کرتا ہے ان کا تذکرہ جائز ہے۔ ان کے علاوہ اگر اس کا کوئی پوشیدہ گناہ ہے تو اس کا تذکرہ جائز نہیں ہے۔

چھٹی مصلحت:

اگر کسی کا معروف لقب اس کی کسی کمزوری وعیب کے اظہار پر مبنی ہو اور کسی جگہ اس معروف لقب کے بغیر اس کا تعارف نہ ہو رہا ہو تو اس کا ذکر جائز ہے جیسے اَعمش (بھینگا) اَعرَج (لنگڑا) اَعمٰی (نابینا) وغیرہ۔

یہ تمام تر تفصیلات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اَلاِحیَاء'' میں ذکر کی ہیں ان کے علاوہ اور کئی سارے علماء نے اپنی کتابوں میں بھی یہ سب ذکر کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں آنے والی احادیث، اقوال وواقعات میں مذکورہ بالا تفصیلات کے کافی وافی دلائل موجود ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ بدترین شخص:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آئذَنُوا لَہُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ اَلَانَ لَہُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْنَا قُلْتُ الَّذِیْ قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتَ لَہُ الْقَوْلَ قَالَ أَیْ عَائِشَۃُ شَرُّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً عِنْدَاللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ وَدَعَہُ أَوْتَرَکَ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّہٖ.

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے آنے دو، یہ قبیلہ کا بدترین آدمی ہے، پھر جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی، جب وہ چلا گیا تو ہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اس کے بارے سخت الفاظ فرمائے جب وہ آیا تو نرمی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روز جزا اللہ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین وہ ہوگا کہ لوگ اُس کے شر کی وجہ سے اُس سے دور بھاگیں گے۔ لوگ جس کے شر سے بچنے کے لئے اس سے دور رہیں۔''

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

اِنَّ رَجُلاً أَقْبَلَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَلْقَۃٍ فَأَثْنَوْا عَلَیْہِ شَرًّا فَرَحَّبَ بِہٖ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ یُخَافُ لِسَانُہٗ أَوْ یُخَافُ شَرُّہٗ.

''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آ رہا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے حلقہ میں تھے حاضرین نے اس کا برا تعارف کرایا، جب وہ آپ کے

پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خوش آمدید کہا پھر جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں بدترین شخص وہ ہوگا کہ لوگ جس کی زبان یا اس کے شر سے ڈرتے ہوں۔"

۳۔ فاسق کو اس کی برائی بتاؤ:

بھز بن حکیم اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَتَرْعُوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اُذْكُرُوْهُ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ.

"کیا تم لوگوں کے سامنے بدکار کے تذکرہ سے ڈرتے ہو؟ اس کی جن باتوں سے لوگ ڈرتے ہیں وہ اسے بتاؤ۔"

۴۔ فاسق کی تعریف سے بچو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ اللّٰهُ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ.

"جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور اس تعریف کی وجہ سے عرش لرز جاتا ہے۔"

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ.

"جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔"

حواشی

(۱) حدثنا أبوخيثمة وإسحاق بْن إسماعيل قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر سمع عروة قال حدثتنی عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت.

(۲) حدثنا علی بن الجعد أخبرنی عثمان بن مطر عن ثابت عن أنس

(۳) حدثنا أبوطالب عبدالجبار بن عاصم حدثنا الجارود بن يزيد عن بهزبن حكيم عن أبيه عن جده رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

(۴) حدثنا رياح بن الجراح العبدی حدثنا سابق بن عبداللّٰه وكان من البكائين رحمه اللّٰه عن أبی خلف عن أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

(۵) حدثنا محمد بن أبی سمينة حدثنا المعافی بن عمران بن سابق عن أبی خلف عن أنس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

ا۔ پوشیدہ گناہ گار کی برائی غیبت ہے:

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ:

''جو اعلانیہ گناہ نہیں کرتا اس کی برائی بیان کرنا غیبت ہے۔''

۲۔ تین آدمی جن کی برائی کرنا جائز ہے:

ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

''تین آدمیوں کی برائی غیبت نہیں ہوتی۔(۱) ظالم حکمران (۲) بدعتی (۳) اعلانیہ گناہ کرنے والا۔''

۳۔ فاسق آدمی:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''فاسق کی برائی کرنا حرام نہیں ہے۔''

۴۔ بدعتی آدمی:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''بدعتی کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔

۵۔ ہانی بن ایوب کہتے ہیں میں نے محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ سے رافضیوں کی غیبت بارے پوچھا تو فرمایا:

''اگر ان سے ملاقات رہتی ہے تو ان کی غیبت بھی غیبت ہے۔''

۶۔ ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

''تین آدمیوں کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے:

(۱) فاسق۔ (۲) ظالم۔ (۳) بدعتی۔''

۷۔نام لئے بغیر برائی کرنا:

حضرت ابراہیم نخعیؒ سے نقل ہے کہ:

''پہلے لوگ جب تک کسی کا نام نہ لیتے اس کی برائی کرنے کو غیبت نہیں سمجھتے تھے۔''

۸۔ظالم کے لئے دُعاء نہ کرو:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جس نے ظالم کی بقاء کی دُعاء کی تو یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کو محبوب جانا۔''

۹۔اعلانیہ گناہ کرنے والے کی برائی جائز ہے:

صلت بن طریف کہتے ہیں کہ:

''میں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا اعلانیہ گناہ کرنے والے کی برائی بیان کرنا غیبت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اس کے احترام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

۱۰۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

''فاجر کی برائی بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک آدمی یزید بن مہلب کے ساتھ نکلا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی برائی بیان کی۔''

۱۱۔حضرت سعید بن جبیرؒ کا قول:

حمید طویل سے روایت ہے کہ:

''سعید بن جبیرؒ سے غیبت کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میں آدمی کے منہ پر کہتا ہوں پھر اس کی عدم موجودگی میں کہتا ہوں تو یہ غیبت نہیں ہے۔''

۱۲۔حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''تین آدمیوں کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے: (۱) بدعتی (۲) اعلانیہ گناہ کرنیوالا (۳) ظالم حکمران۔

۱۳۔بدعتی کی برائی کرنا:

زاہدہ بن قدام کہتے ہیں: میں نے منصور بن معتمر کو کہا کہ:

''کیا میں روزہ کی حالت میں سلطان کی برائی کر سکتا ہوں تو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا بدعتی کی انہوں نے کہا ہاں۔''

۱۴۔حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ:

''جب کسی کا فسق ظاہر ہو جائے تو اس کی برائی غیبت نہیں ہے جیسے خنثیٰ (نامرد) کو خنثیٰ کہنا اور حروریہ کو حروریہ کہنا۔''

نوٹ: حروریہ خارجیوں کو کہا جاتا تھا کیونکہ اس دور میں حروراء نامی شہر خارجیوں کا گڑھ تھا اس لیے ہر خارجی حروری کہلانے لگا۔

۱۵۔ حضرت صلت فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا حضرت حسنؓ سے کہ:

''میں نے کہا کسی آدمی کے گناہوں اور قتل و غارت کا مجھے علم ہو، کیا اس کی برائی غیبت ہے انہوں نے کہا نہیں، فاجر قابل تعریف نہیں ہے۔''

۱۶۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں:

''تین آدمیوں کی آبرو تمہارے لیے محترم نہیں ہے ایک اعلانیہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، دوسرا ظالم حکمران تیسرا بدعتی۔''

حواشی

(۱) حدثنا الحسن بن یحیی أنبأنا عبدالرزاق عن زید بن أسلم قال۔
(۲) حدثنا یوسف بن موسیٰ حدثنا عبدالرحمن بن مغراء حدثنا الأعمش عن أبراهیم قال۔
(۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن الحسن رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال۔
(۴) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا الربیع بن صبیح عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال۔
(۵) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حسین الجعفی عن هانیء ابن ایوب قال۔
(۶) وبلغنی عن أحمد بن عمران الأخنسی حدثنا سلیم بن حیان عن الأعمش عن إبراهیم قال۔
(۷) حدثنا أبی أنبأنا هشیم عن الأعمش عن إبراهیم۔
(۸) حدثنی محمد بن عبدالمجید التمیمی حدثنا عبیداللّٰه بن عمرو عن یونس عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال۔
(۹) حدثنی یحیی بن جعفر أنبأنا عبدالملک بن إبراهیم الجدی حدثنا الصلت بن طریف قال۔
(۱۰) حدثنی محمد بن عباد بن موسی حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث بن همام عن قتادة قال۔
(۱۱) حدثنی محمد حدثنا زید بن الحباب عن حماد بن سلمة عن حمید الطویل رضی اللّٰه عنه قال۔
(۱۲) حدثنی محمد حدثنا یحیی بن أبی بکیر عن شریک عن عقیل عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال۔
(۱۳) حدثنی محمد حدثنا مروان بن معاویة عن زائدة بن قدامة قال۔
(۱۴) حدثنا عبیداللّٰه بن جریر حدثنا موسیٰ بن إسماعیل حدثنا المبارک عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال۔
(۱۵) حدثنی عبیداللّٰه حدثنا موسی بن إسماعیل حدثنا الصلت بن طیف المغولی قال۔
(۱۶) حدثنی أبی أنبأنا علی بن شفیق أنبأنا خارجة حدثنا ابن جابان عن الحسن قال۔

باب ۹

غیبت کا کفارہ

جس آدمی سے گناہ ہو جائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس سے توبہ کرے۔ توبہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے۔ توبہ کیلیے تین چیزیں لازمی ہیں:

(۱) اس گناہ کو چھوڑ دے۔

(۲) جو ہو چکا اس پر دل سے افسوس وندامت ہو۔

(۳) آئندہ اسے نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

اگر کوئی ایسا گناہ ہو جائے جس سے کسی آدمی کا حق متاثر ہوا ہو تو اس سے توبہ کے لیے ایک چوتھی شرط بھی ہے کہ جس کا حق مارا ہے اس کا حق واپس کرے یا اس سے معاف کرائے۔

غیبت کا تعلق چونکہ بندوں سے ہے لہٰذا اس سے توبہ کے لیے مذکورہ چار شرطوں کو پورا کرنا لازم ہے۔

جس کی غیبت کی ہے اس سے معذرت طلب کرے، اگر وہ فوت ہو گیا ہے یا زندہ ہے مگر اس سے ملاقات ورابطہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس کے لیے دُعاء واستغفار کی کثرت کرے۔

اور جس سے کوئی معذرت طلب کرے اس کے لیے بھی اجر وفضیلت اسی میں ہے کہ وہ اسے معاف ہی کر دے اور اپنے دل کو اس طرح سمجھائے کہ جو ہونا تھا ہو گیا اب اپنے بھائی کو معاف کر کے حُسنِ سلوک کا ثواب پاؤں گا، مجھے صبر کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْر. " (جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو اس کا یہ کام بڑے کاموں سے ایک ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "خُذِ الْعَفْوَ" (معافی کو اختیار کر) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس کو کوئی راضی کرنا چاہے اور وہ راضی نہ ہو تو یہ راضی نہ ہونے والا شیطان ہے یعنی جھگڑے اور برائی کو بڑھانا چاہتا ہے۔ (اضافہ از "اَلْاَذْکَار للنووی")

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ غیبت کا کفارہ:

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"كَفَّارَةُ مَنِ اغْتَبْتَ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ."

"غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی اس کے لئے بخشش کی دعاء مانگتا رہ۔"

حواشی

(١) حدثني أبو عبيدة عبدالوارث بن عبدالصمد حدثنا أبي حدثنا عنبسة بن عبدالرحمن القرشي عن خالد بن يزيد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔غیبت کا کفارہ:

حمید اعرج کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بھائی کا گوشت کھانے کا کفارہ یہ ہے کہ اس کی تعریف کرو اس کے لئے دُعائے خیر کرو۔''

۲۔جھوٹ کا کفارہ:

زید بن ابی انیسہ روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے جھوٹ کے گناہ سے توبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ:

''تم نے جس پر جھوٹ بولا ہے اس کے پاس جا اور کہہ کہ میں نے تمہارے بارے میں جو کہا ہے جھوٹ بولا ہے، ظلم کیا ہے اور برائی کی ہے، اگر میرا مؤاخذہ کرو تو آپ کا حق ہے اور اگر چاہیں تو معاف کریں۔''

۳۔ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس نے بھائی کی غیبت کی، تو اس کے لیے استغفار کرے، یہ اس کا کفارہ ہے۔''

۴۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواری ایک مردار کتے کے پاس سے گزرے تو حواریوں نے کہا اس کی کتنی بدبو ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کے دانتوں کی سفیدی بھی کتنی زیادہ ہے جو لوگوں کو نصیحت کر رہی ہے اور غیبت سے منع کر رہی ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ صرف اس کی بدبو پر ہی تبصرہ نہ کرو بلکہ اس کے اور بھی معاملات قابلِ عبرت ہیں۔

۵۔ مھلب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حسین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں مھلب بن ابی صفرۃ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے سنا تو فرمایا:

''رُک جاؤ، اللہ کی قسم تمہارے منہ سے اس کی بدبو کبھی ختم نہ ہوگی۔''

۶۔ کتوں جیسی خصلت:

حسین کہتے ہیں، علی بن حُسینؓ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے سنا تو فرمایا:

''غیبت سے بچو کیونکہ یہ تو کتوں جیسی خصلت رکھنے والوں کی خوراک ہے۔''

۷۔ خون کا لوتھڑا نگلنا:

حسین بیان کرتے ہیں، قتیبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:

''اللہ کی قسم، تم نے خون کا لوتھڑا نگل لیا ہے جسے نیک لوگ ہمیشہ تھوک دیتے ہیں۔''

۸۔ منصور رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل:

منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

''اگر مجھے میرا کوئی بھائی ملے تو خوشی ہوتی ہے بشرطیکہ وہ مجھے میرے کسی دوست بارے تکلیف نہ دے، اور جس نے میری غیبت کی ہو اس کی غیبت مجھے نہ پہنچائے، میں جس کے ساتھ بھی بیٹھتا ہوں اس فکر میں رہتا ہوں کہ کہیں میں کسی بات کی وجہ سے گنہگار نہ ہو جاؤں یا یہ مجھے کسی بات کی وجہ سے گنہگار نہ کرے جب تک کہ مجلس ختم نہ ہو جائے۔''

۹۔ نیکیوں کو جلانے والی:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

''غیبت سے بچو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، غیبت نیکیوں کو اس سے زیادہ جلاتی ہے جتنا آگ لکڑیوں کو جلاتی ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا أبو كريب حدثنا يحيى بن زكريا بن أبى زائدة حدثنا محمد بن عبدالله الليثمى عن حميد الأعرج عن مجاهد رضى الله عنه قال كفارة أكلک لحم أخیک أن تثنى عليه و تدعو له بخير.

(۲) حدثنى محمد بن إدريس حدثنا أبو النصر الدمشقى حدثنا إسماعيل بن عياش عن أبى شيبة بن يزيد الهاوى عن زيد بن أبى أنيسة عن عطاء بن أبى رباح أنه سئل عن التوبة من الفرية قال تمشى إلى صاحبک فتقول كذبت بما قلت لک وظلمت وأسأت فإن أخذت فبحقک وإن شئت عفوت.

(۳) حدثنى محمد بن إدريس حدثنا داود بن معاذ ابن أخت مخلد بن حسين عن شيخ له عن أبى حازم رضى الله عنه قال من اغتاب أخاه فليستغفر له فإن ذلک كفارة لذلک.

(۴) حدثنى محمد بن عثمان العقيلى حدثنا أبو عون صاحب القرب عن مالک بن دينار رحمه الله قال مر عيسىٰ عليه السلام والحواريان على جيفة كلب فقال الحواريون ما أنتن ريح هذا فقال عيسى عليه السلام ما أشد بياض أسنانة يعظهم وينهاهم عن الغيبة.

(۵) حدثنى حسين بن عبدالرحمن قال سمع المهلب بن أبى صفرة رجلا يغتاب رجلا فقال أكفف فوالله لا ينقى فوک من سهکها.

(۶) حدثنى حسين قال سمع على بن حسين رجلا يغتاب رجلا فقال إياک والغيبة فإنها إدام كلاب الناس.

(۷) حدثنا حسين قال سمع قتيبة بن مسلم رجلا يغتار رجلا فقال أما والله لقد تلمظت بمضغة طالما لفظتها الكرام.

(۸) حدثنا حسين بن عبدالرحمن أنه حدث عن بشر بن السرى قال قال منصور بن زاذان رحمه الله إن الرجل من إخوانى يلقانى فأفرح إن لم يسؤنى فى صديقى ويبلغنى الغيبة ممن اغتابنى وإنى لفى جهد من جليسى حتى يفارقنى مخافة إن يأثم ويؤثمنى.

(۹) حدثنى أبوالحسن الرقى على بن عبدالله حدثنا عبدالله بن يوسف حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر جدى أبى عن الحسن رحمه الله أنه كان يقول إياكم والغيبة والذى نفسى بيده لهى أسرع فى الحسنات من النار فى الحطب.

باب ۱۰

غیبت سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ ایمان دار کی ذمہ داری:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَسْكُتْ.

''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

۲۔ دو منفرد خصلتیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصُّمْتِ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا.

''اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں بتاؤں جو اوروں کے مقابلہ میں بدن پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیوں نہیں، ارشاد فرمایا حسن خلق اور طویل خاموشی کو لازم پکڑو، تمام انسانوں کے اعمال میں ان جیسا اور کوئی عمل نہیں ہے۔''

۳۔جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کٹیں گے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَرَرْتُ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ کُلَّمَا قُرِضَتْ عَادَتْ فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِکَ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ.''

''جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، کاٹے جاتے اور وہ دوبارہ بحال ہو جاتے، میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کے امت کے وہ خطیب ہیں جو کہتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔''

۴۔ناپسندیدہ ترین شخص:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کَانَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْأَلَدُّ الْخَصِیْمُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی وہ تھا جو جھگڑالو اور ضدی ہو۔''

۵۔تانبے کے ناخنوں والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَاجِبْرِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ یَقَعُوْنَ فِیْ أَعْرَاضِهِمْ.

''جب مجھے معراج کرایا گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون ہیں؟ اس نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے، اور ان کی آبرو پر عیب لگاتے تھے۔''

٦۔ سب سے بڑے جھوٹے:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً اِثْنَانِ شَاعِرٌ يَهْجُوْا الْقَبِيْلَةَ بِأَسْرِهَا وَرَجُلٌ اِنْتَفٰى مِنْ أَبِيْهِ.''

''سب سے بڑے جھوٹے دو آدمی ہیں ایک وہ شاعر جو قبیلے کی برائی ہی کرتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے باپ کا انکار کرے۔''

٧۔ مومن کا احترام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سِبَابُ الْمُؤمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ.''

''مومن کو گولی دینا بدکاری ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔''

٨۔ نعمان بن عمرو بن مقرن فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ.''

''مومن کو گالی دینا بدکاری ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔''

٩۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ.''

''مومن کو گالی دینا بدکاری اور قتل کرنا کفر ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا خیثمة حدثنا عبدالرحمن بن مهدی عن سفیان عن أبی حصین عن أبی صالح عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۲) حدثنی الحسین بن السکن بن أبی السکن القرشی حدثنا المعلی ابن أسد العمی حدثنا بشار بن الحکم قال ثابت البنانی حدثنا عن أنس بن مالک رضی اللّٰه عن قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۳) حدثنا الحسین بن مهدی حدثنا عبدالرزاق أنبأنا جعفر بن سلیمان عن عمر بن نبهان عن قتادة عن أنس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۴) حدثنا حسین بن مهدی حدثنا عبدالرزاق أنبأنا معمر عن ابن جریج عن ابن أبی ملیکة عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت.

(۵) حدثنا حسین بن مهدی حدثنا عبدالقدوس أبو المغیرة حدثنا صفوان بن عمرو السکسکی حدثنی راشد بن سعد وعبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۶) حدثنا عثمان بن شیبة حدثنا جریر بن عبدالحمید عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن یوسف بن ماهک عن عبید بن عمیر عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۷) حدثنا أبو بکربن أبی شیبة حدثنا معتمرة عن أبیه حدثنا أبو عمرو الشیبانی عن عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۸) حدثنا أبو بکر حدثنا جریر عن منصور عن أبی خالد الوالبی عن النعمان بن عمرو بن مقرن قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۹) حدثنا أبوبکر حدثنا محمد بن الحسن الأسدی حدثنا أبو هلال حدثنا محمد بن سیرین عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

ا۔بیس سال کی مشق:

عبداللہ بن ابی زکریا دمشقیؒ فرماتے ہیں:

''میں نے بیس سال غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو سے پرہیز رکھا۔ بعض دفعہ میں اس پر بڑی مشکل سے قابو پا سکا''۔

علی بن حملہ کہتے ہیں ابن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں کسی کو غیبت نہ کرنے دیتے، فرماتے اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر لوگوں کے تذکرے کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔''

۲۔چار چیزوں کی چابی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''چار چیزیں خاموشی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں، عبادت، تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قناعت۔''

۳۔ہلاکت کا شکار:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جو آدمی اپنے کلام کو اپنا عمل نہیں سمجھتا، اپنے اخلاق کو دین نہیں سمجھتا وہ غیر شعوری طور پر ہلاکت کا شکار ہو رہا ہے۔''

۴۔کلام کو عمل سمجھو:

وھیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو کلام کو اپنا عمل سمجھے اس کا کلام قلیل ہوتا ہے''

۵۔ دین کو سمجھنے والا:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا اس نے دین کو نہیں سمجھا۔''

۶۔ عبدالملک بن شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر انسان اپنے لئے کوئی چیز منتخب کرنا چاہے تو خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔''

۷۔ مال اور کلام:

عیاض بن عبداللہ فہری کہتے ہیں:

''آدمی جس طرح مال کے معاملہ میں گمراہی و سرکشی میں مبتلا ہوتا ہے اسی طرح کلام کے معاملہ میں بھی ہوتا ہے۔''

۸۔ چار قسم کا کلام:

''محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کلام چار ہی قسم کا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، کسی علمی بات کو پوچھ کر حاصل کرنا یا اپنے متعلق کسی دنیاوی معاملہ میں گفتگو کرنا۔''

۹۔ دانا کی زینت:

بنی اسرائیل کے ایک متقی نے کہا کہ:

''عورت کی زینت حیاء ہے اور دانا کی زینت خاموشی ہے۔''

۱۰۔ داؤد علیہ السلام کا فرمان:

حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

''بعض دفعہ اپنی کی ہوئی کسی گفتگو پر پچھتانا پڑتا ہے مگر خاموشی پر کبھی ندامت کی نوبت نہیں آئی۔''

۱۱۔اچھائی کا معیار:

یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تم کسی میں دو خصلتیں دیکھو تو سمجھو کہ اس کی باقی عادتیں بھی اچھی ہوں گی، زبان پر قابو رکھنا اور نماز کی پابندی کرنا۔''

۱۲۔بیس سال خاموشی سیکھی:

عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے بیس سال خاموشی سیکھی مگر پھر بھی مقصد پورا نہیں ہوا۔''

۱۳۔عبداللہ بن ابی زکریاؒ:

''عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ جب کسی مجلس میں ہوتے اور مجلس والے ذکر اللہ کے علاوہ اور باتیں کرنے لگتے تو آپ ان سے توجہ ہٹا لیتے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگتے تو سب سے زیادہ توجہ کرنے والے آپ ہی ہوتے۔''

۱۴۔ مسلم بن زیاد کہتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے جب تک کوئی سوال نہ کرتا، کلام نہ کرتے، آپ سب سے زیادہ ہنس مکھ تھے۔''

۱۵۔برکت کا خاتمہ:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ:

''جب مجلس میں سے کوئی بے مقصد بات کہہ بیٹھتا تو ہم ان کی برکت سے بے امید ہو جاتے۔'' یعنی اس کی وجہ سے ان کی بشاشت ختم ہو جاتی۔

۱۶۔بہت بڑی دانائی:

کعب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ:

''کم بولنا بہت بڑی دانائی ہے لہٰذا خاموشی کو لازم پکڑ لو، خاموشی بہت اچھی خصلت ہے، اس سے بوجھ کم ہوتا ہے اور گناہ ہلکے ہوتے ہیں۔''

۱۷۔عمل اچھا تو زبان اچھی:

مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس کا عمل سو فیصد اچھا ہو اس کی زبان بھی سو فیصد اچھی ہوتی ہے اور جس کے اعمال ملے جلے ہوں اس کی زبان بھی ملی جلی ہوتی ہے۔''

۱۸۔حضرت ابن عباسؓ کا قول:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طواف کے دوران اپنی زبان کو پکڑ کر کہا:

''اے زبان اچھی بات کہہ اور اجر پا، یا خاموش رہ اور ندامت سے پہلے سلامتی میں رہ۔''

۱۹۔مورق رحمۃ اللہ علیہ:

مورق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ایک معاملہ کے حصول کے لئے میں اتنے اتنے سال سے کوشش کر رہا ہوں اور میں کبھی بھی اس طلب کو چھوڑوں گا نہیں، ساتھیوں نے پوچھا اے ابو معتمر وہ کیا ہے؟ فرمایا غیر متعلقہ معاملہ میں گفتگو سے پرہیز کرنا۔''

۲۰۔قول و عمل:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے ہمیشہ اپنے قول کو اپنے عمل پر اس اندیشے کے ساتھ پیش کیا کہ کہیں میرا عمل میرے قول کو جھٹلا نہ دے۔''

۲۱۔حضرت ربیعؒ کی نصیحت:

ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن ماعز سے فرمایا کرتے:

''اے بکر اپنی زبان کو قابو میں رکھ، مفید بات کے علاوہ بات نہ کر، میں اس بارے میں بے احتیاطی کرنے والوں سے دین کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں۔''

۲۲۔ابن ابی زکریاؒ:

علی بن ابی حملہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ:

''میں نے بیس سال خاموشی کی عادت پر گزارے مگر پھر بھی اپنے مقصود کے مطابق خاموشی پر قادر نہیں ہوں۔''

آپؒ کی مجلس میں اگر کوئی کسی کی غیبت کرتا تو فرماتے:

''اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر لوگوں کے تذکرے کرو تو ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔''

۲۳۔فرشتوں کی قلم دوات:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اے ابن آدم تجھ پر دو ذمہ دار فرشتے مقرر ہیں تیرا لعاب ان کی سیاہی ہے اور تیری زبان ان کی قلم ہے۔''

۲۴۔لعنت بھیجنے والا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو زمین کہتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے مجھ پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔''

۲۵۔حضرت ابن عبدالعزیزؒ کی نصیحت:

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک آدمی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کسی کے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اسے برا بھلا کہنے لگا، حضرت عمرؒ نے فرمایا تمہارا اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملنا بہتر ہے کہ اس ظالم کا ظلم اپنی اصلی حالت میں تمہارے ساتھ موجود ہو، بجائے اس کے کہ تم نے اسے برا بھلا کہہ کر اس کے ظلم کو ہلکا کر دیا ہو۔''

۲۶۔علماء کی برائی سے بچو:

ایک صاحب ایک دن حسن بن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی کی برائی کرنے لگے تو فرمایا:

''چھوڑیئے علماء کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا دل مردہ کر دیں گے۔''

۲۷۔ جاہلوں جیسے ردّعمل سے بچو:

موسیٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ایک دن عقیل نے مجھ سے ایک بات بیان کی تو میں نے اس سے نفرت کا اظہار کیا، حجاج ابن فرفصہ میرے ساتھ تھے وہ مجھے کہنے لگے ان کی بات پر جاہلوں جیسا ردعمل ظاہر نہ کرو۔''

۲۸۔ابن ابی عیاشؒ:

ایک آدمی نے ابن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے کہا فلاں آدمی آپ کی برائی کرتا ہے،فرمایا:

''اسے میرا سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اس نے میرے گناہوں کے معاف ہونے میں میری مدد کی ہے۔''

۲۹۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی احتیاط:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بات کرنے میں بڑے محتاط تھے،ایک دفعہ جب ان کی بغل میں پھوڑا نکلا ہوا تھا تو لوگوں نے پوچھا اے امیرالمؤمنین پھوڑا کہاں نکلا ہے؟ فرمایا:

''بازو کی اندر والی جانب''۔یعنی بغل کا نام لینا مناسب نہ سمجھا۔

۳۰۔ایک بنی اسرائیلی کا واقعہ:

مخلد بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی بہت خاموش رہتا تھا ایک دفعہ ان کے بادشاہ نے ان سے کوئی سوال کیا تو وہ اس پر بھی نہ بولا، بادشاہ نے کہا اسے شکار پر لے جاؤ، ہوسکتا ہے یہ وہاں بول پڑے، چنانچہ شکار کے لئے جنگل پہنچے تو انہوں نے ایک پرندہ کی آواز سنی، اوراس پر جال پھینک کر اسے پکڑ لیا، تب وہ آدمی بولا اور کہا:

''خاموشی ہر چیز کے لئے مفید ہے حتیٰ کہ پرندوں کے لئے بھی۔''

۳۱۔خیر کا خاتمہ:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب مجلس میں کوئی جوان فضول بات کہتا ہے تو ہم اس کی خیر سے مایوس ہو جاتے ہیں۔'' مطلب یہ کہ فضول باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

دل کی غیبت

جیسے زبان کے ساتھ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا حرام ہے اسی طرح دل میں بھی کسی سے بدگمانی رکھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِنَ الظَّنِّ" (بدگمانی سے بہت پرہیز رکھو) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے۔

قرآن و حدیث میں بدگمانی سے بچنے کا جو حکم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کسی کے بارے میں برا خیال آئے تو اس کی تصدیق کر کے اس پر پکے نہ ہو جاؤ کہ فلاں ایسا ہے۔ باقی دل میں جو خیال آتے ہیں وہ مراد نہیں ہیں۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو گمان گناہ ہے وہ یہ ہے کہ دل کے خیال پر اعتماد کر کے اس کا اظہار کرنا، اگر اس پر اعتماد کر کے اظہار نہیں کیا تو گناہ نہیں ہے۔

علماء فرماتے ہیں انسان کے دل میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں: (۱) رحمانی۔ (۲) ملکی۔ (۳) شیطانی۔ (۴) نفسی۔ پہلی دو قسم کے خیالات خیر کے ہوتے ہیں۔ آخری دو قسم کے خیالات شر ہوتے ہیں۔ لہٰذا انسان کو جب شر کا خیال آئے تو اس پر لازم ہے کہ اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے نہ یہ کہ اسی پر پکا ہو جائے۔

حواشی

(۱) حدثنا عبدالرحمن بن واقد حدثنا ضمرة حدثنا علی بن حملة قال قال عبداللّٰہ بن أبی زکریا الدمشقی۔

(۲) حدثنا علی بن الجعد و محمد بن یزید الآدمی قالا حدثنا أبو معاویة حدثنا العوام بن جویریة عن الحسن عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۳) حدثنا هارون بن معروف حدثنا عبداللّٰہ بن وهب حدثنا عبداللّٰہ ابن المسیب عن الضحاک بن شرحبیل عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه أنه کان یقول۔

(۴) حدثنا محمد بن مسعود أنبأنا عبدالرزاق قال سمعت وهیب بن الورد رحمه اللّٰہ یقول۔

(۵) حدثنی سریج بن یونس حدثنا علی بن ثابت عن أبی الأشهب عن الحسن رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۶) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا أصبغ أخبرنی ابن وهب حدثنا بکر بن مضر عن عبدالملک بن شریح قال۔

(۷) وحدثنی محمد بن إدریس حدثنا أصبغ أنبأنا ابن وهب أخبرنی عیاض بن عبداللّٰہ الفهری قال۔

(۸) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا أصبغ حدثنا ابن وهب حدثنی سحبل بن محمد الأسلمی قال۔

(۹) حدثنی أبو حاتم حدثنا ابن عفیر حدثنا یحیی بن أیوب عن محمد بن موسی بن علی عن أبیه قال۔

(۱۰) حدثنی أبو حاتم الرازی حدثنا أصبغ حدثنا ابن وهب أخبرنی عبدالحمید بن سالم المهری عن عبداللّٰہ بن حبیب رحمه اللّٰہ أن داود النبی علیه السلام قال۔

(۱۱) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا هشام بن خالد حدثنا أبو خلید عتبة بن حماد عن الأوزاعی عن یحیی۔

(۱۲) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا محمد بن هب بن عطیة حدثنا الهیثم بن عمران العنسی أن عبداللّٰہ بن أبی زکریا قال۔

(۱۳) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا محمد بن وهب حدثنا عبید بن الولید بن أبی السائب حدثنی أبی قال۔

(۱۴) وحدثنی محمد بن إدریس حدثنا یزید بن عبداللّٰہ بقیة حدثنا مسلم بن زیاد قال۔

(۱۵) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا موسی بن أیوب حدثنا عقبة بن علقمة عن إبراهیم بن أدهم رحمه اللّٰہ۔

(١٦) حدثني محمد بن منصور حدثنا حسين بن محمد حدثنا أبن عياش عن أبي سلمة الصنعاني رحمه اللّٰه.

(١٧) حدثنا بشر بن معاذ حدثنا حماد بن يحيى الأبح عن محمد بن واسع عن مطرف بن بن الشخير قال.

(١٨) حدثني أزهر بن مروان حدثنا جعفر بن سليمان حدثنا عنبسة الخواص قال قال ابن عباس رضي اللّٰه عنهما.

(١٩) حدثني أزهر بن مروان حدثنا جعفر بن سليمان حدثنا المعلى قال قال مورق.

(٢٠) حدثني أحمد بن بحير حدثنا قبيصة حدثنا سفيان الثورى عن أبي حيان عن إبراهيم التيمي رحمه اللّٰه قال.

(٢١) حدثني سريج بن يونس حدثنا المبارك بن سعيد عن رجل قد سماه عن بكر بن ماعز قال.

(٢٢) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن علي بن أبي حملة عن عبداللّٰه بن أبي زكريا قال سمعته يقول.

(٢٣) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا أبي عن طلحة بن زيد قال قال الحسن رضي اللّٰه عنه.

(٢٤) حدثني إبراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثنا بقية عن ابن أبي مريم عن المهاجر عن أبي الدرداء رضي اللّٰه عنه قال.

(٢٥) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال.

(٢٦) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد حدثنا بعض أصحابنا قال.

(٢٧) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد.

(٢٨) وحدثني ابراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد قال.

(٢٩) وحدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن العلاء بن هارون قال.

(٣٠) وحدثني ابراهيم حدثنا موسى حدثنا مخلد قال.

(٣١) حدثنا عبداللّٰه وحدثني إبراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثني عقبة بن علقمة المعاندى عن إبراهيم بن أدهم رحمه اللّٰه و نفعنا ببركته قال.

باب ۱۱

مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ آگ سے آزادی:

ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ.

''جس نے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کو بچایا اللہ تعالیٰ پر اس کو آگ سے بچانا لازم ہے۔''

۲۔ جہنم سے حفاظت:

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ حَمٰى عِرْضَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيهِ عَنِ النَّارِ.

''جس نے اپنے بھائی کی دنیا میں عزت محفوظ رکھی تو اللہ قیامت کے دن ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجیں گے جو اس کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔''

۳۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ.

''جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ پر اس کو آگ سے بچانا لازم ہے۔''

۴۔آبروریزی کی سزا:

جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اِمْرِیٔءٍ یَخْذُلُ اِمْرَاءً ا مُسْلِمًا فِیْ مَوْطِنٍ تَنْتَهِکُ فِیْهِ حُرْمَتُکَ وَیَنْقِصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ فِیْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنْ اِمْرِیٔءٍ یَنْصُرُ اِمْرَءً ا مُسْلِمًا فِیْ مَوْطِنٍ یَنْتَقِصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَیَنْتَهِکُ فِیْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ فِیْهِ نُصْرَتَهٗ.

''کہ جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا کرتا ہے جہاں اس کی آبروریزی اور ہتک ہوتی ہے تو اللہ ضرور اس کو ایسی جگہ رسوا کرتے ہیں جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہے، اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچاتا ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہورہی ہو تو اللہ ضرور ایسی جگہ اس کی مدد کرتے ہیں جہاں وہ مدد چاہتا ہے۔''

۵۔غیبت کی مجلس:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اِذَا وَقَعَ فِیْ رَجُلٍ وَاَنْتَ فِیْ مَلَاٍ فَکُنْ لِلرَّجُلِ نَاصِرًا وَلِلْقَوْمِ زَاجِرًا اَوْقُمْ عَنْهُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ یَّاْ کُلَ لَحْمَ أَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِ هْتُمُوْهُ. سورة الحجرات.

''جب کسی آدمی کی غیبت ہورہی ہو اور تم بھی اسی مجلس میں ہو، تو اس آدمی کی مدد کرو اور لوگوں کو ڈانٹ دو یا ان سے الگ ہو جاؤ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ یَّاْ کُلَ لَحْمَ أَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِ هْتُمُوْهُ. (سورۃ الحجرات) کیا تم میں سے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔'' بلکہ اسے تو تم برا سمجھتے ہو۔''

۶۔ بھائی کی مدد کا انعام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مَنِ اُغْتِيْبَ عِنْدَهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ نَصْرَهُ أَدْرَكَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.''

''جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے قدرت کے باوجود اس کی طرف داری نہ کی، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی گرفت کریں گے۔''

۷۔ عیب جوئی کی سزا:

حضرت معاذ الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بِغِيْبَةٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِىْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَفَا مُسْلِمًا بِشَىْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

''جس نے کسی مومن کی آبرو کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو روز جزاء اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا، اور جو شخص مسلمان کے عیب تلاش کرتا ہے تا کہ اس کو رسوا کرے تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لیں گے یہاں تک کہ وہ اپنی بات کی سزا مکمل کر لے۔''

۸۔ بھائی کی آبرو کے دفاع کا انعام:

احمد بن جمیل کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی یہ کہتے ہیں حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ دور رکھیں گے۔''

حواشی

(۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا جرير عن شهر بن حوشب عن أم الدرداء عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال.

(۲) حدثنا أبو بلال الأشعری حدثنا أبوالمنقدالقرشی عن شیخ من أهل البصرة عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۳) حدثنا أبو خيثمة ثنا عثمان بن عمرعن عبداللّٰہ بن أبی زیاد عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت یزید أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم قال.

(۴) حدثنا الحسن بن عبدالعزیز الجروی حدثنی علی بن الحسن العسقلانی عن عبداللّٰہ بن المبارک عن لیث بن سعد قال حدثنی یحیی بن سلیم بن زید مولی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه سمع إسماعیل بن شیر مولی بنی مغالة یقول سمعت جابر بن عبداللّٰہ وأبا طلحة الأنصاریین رضی اللّٰہ عنهما یقولان قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۵) حدثنی یعقوب بن عبید حدثنا هشام بن عمار حدثنا أوالمحبر الحمصی عن شیخ من أهل البصرة عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۶) حدثنی إبراهیم بن راشد أبو إسحاق حدثنا فهدبن عوف عن حماد بن سلمة عن شیخ من أهل البصرة عن العلاء بن أنس عن أنس عن مالک رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال.

(۷) حدثنا الحسن بن عیسی أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا یحیی ابن أیوب عن عبداللّٰہ بن سلیمان أن اسماعیل بن یحیی المعافری أخبره عن سهل بن معاذ بن أنس الجهنی عن أبیه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم.

(۸) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک حدثنا أبوبکر النهشلی عن مرزوق أبی بکر التیمی عن أم الدرداء عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

ا۔ مسلمان کو غیبت سے بچانے کا اجر:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کے وقت اس کی طرف داری کی تو اللہ دنیا وآخرت میں اس کی طرف داری کریں گے۔''

۲۔ برے کو برا نہ کہنے کا نقصان:

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم بے وقوف کو دیکھتے رہو اور اس کی برائی بیان نہیں کرتے جب کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کرتا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں، آپؓ نے کہا کہ یہ شہید نہ بننے سے چھوٹا نقصان ہے۔''

۳۔ مخالف کو غیبت سے بچانا:

حضرت طارقؒ نے فرمایا کہ:

''حضرت سعد اور خالدؓ کے درمیان معمولی سا اختلاف ہوگیا تو ایک آدمی حضرت سعد کے سامنے حضرت خالد کی غیبت کرنے لگا۔ آپ نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ ہمارا ذاتی اختلاف ہمارے دین کے لئے نقصان دہ نہیں ہونا چاہیئے۔''

۴۔ عمرو بن عتبہؒ:

عمرو بن عتبہ کے غلام کہتے ہیں کہ:

''عمرو بن عتبہ نے مجھے دیکھا کہ میں ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھا ہوں جو کسی کی غیبت کر رہا تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تو ہلاک ہو، حالانکہ انہوں نے اس سے پہلے یہ بات کہی تھی اور نہ کبھی اس کے بعد، اور کہا کہ اپنے کانوں کو غیبت سننے سے بچا جیسا کہ زبان کو غیبت کرنے سے بچاتا ہے کیونکہ سننے والا کہنے والے کے برابر ہے۔ بس صرف اور صرف

اس کی خامیاں جو اس کے اندر ہیں وہی تیرے پیش نظر رہیں اور برائی تو وہ ہے جو دل میں ہو۔ اگر بے وقوف کی بات رد کر دی جائے تو خوش بخت ہے، اس کو رد کرنے والا جیسا کہ بد بخت ہے اس کا کہنے والا۔''

۵۔ میمون بن سیاہؒ:

حضرت حزم فرماتے ہیں کہ:

''حضرت میمون بن سیاہ کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کو اپنے پاس غیبت کرنے دیتے تھے، اگر کوئی ایسا کرتا تو اس کو روکتے اگر رک جاتا تو ٹھیک بصورت دیگر وہاں سے کھڑے ہو جاتے اور چل پڑتے۔''

۶۔ ناحق برائی پھیلانے کی سزا:

جبیر بن نفیر حضرمیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جس نے کسی کے بارے میں ناحق برائی پھیلائی تاکہ اس کی رسوائی ہو تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے قیامت کے دن جہنم میں عذاب دیں۔''

۷۔ حضرت انسؓ کا ارشاد:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جس نے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر ایک لقمہ کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے آگ کا لباس پہنائیں گے اور جو مسلمان بھائی کے سامنے دکھلاوے و نمائش کے لئے کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کریں گے۔''

۸۔ جھوٹ کو طول دینے کا گناہ:

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ:

''جھوٹ کہنے والا اور جو اس جھوٹ کو طول دینے والا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔''

۹۔ بے حیائی کی اشاعت کا گناہ:

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ:

''جس نے بے حیائی کی بات سن کر پھر اس کو پھیلا دیا تو وہ بے حیائی کرنے والے کی طرح ہے۔''

۱۰۔ ہلاکت کا مستحق:

ابوالجوزاء کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے جس کے لئے ہلاکت بتلائی ہے اور فرمایا ہے: وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ؟

''حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ وہ ہے جو چغل خوری کر کے بھائیوں میں جدائی ڈالتا ہے اور سب کو ورغلاتا ہے۔''

۱۱۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ:

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ:

''ابولہب کی بیوی کو قرآن کریم نے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ سے اس لئے تعبیر کیا کہ وہ چغل خوری بہت کرتی تھی۔''

۱۲۔ عرش کے سایہ میں جگہ پانے والا:

عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ:

''جس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس جانے میں جلدی کریں گے تو اچانک اللہ پاک کے عرش کے سایہ تلے ایک آدمی کو دیکھیں گے اور اس کے اس مقام کی وجہ سے رشک کریں گے کہ بلاشبہ یہ انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اکرم ہے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ! یہ کون شخص ہے اس کا نام کیا ہے؟ تو حق تعالیٰ جل شانہ نہیں بتائیں گے۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں میں تمہیں اس کی تین صفات بتایا ہوں۔ (۱) جو کچھ اللہ کا دیا ہوا کسی کے پاس ہے اس پر حسد نہیں کرتا (۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا (۳) چغل خوری نہیں کرتا تھا۔''

۱۳۔ برائی پھیلانا برائی ہے:

حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ:

''جس نے کسی کی برائی کو پھیلایا وہ ایسا ہے جیسے خود اسی نے یہ برائی کی ہو۔''

۱۴۔ آگ میں پھرنے والا:

عبدالرحمٰن بن یزید ؒ کہتے ہیں کہ:

''ہمارے پاس ایک عجمی لونڈی تھی، جب اس کی موت کا وقت آیا تو وہ کہنے لگی کہ فلاں آدمی آگ میں پھر رہا ہے ہم نے اس کی موت کے بعد اس آدمی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔''

۱۵۔ چغل خوری کی ہلاکتیں:

حمید ؒ بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک آدمی نے کسی کا غلام خریدنا چاہا تو اس نے کہا اسے خریدو مگر میں اس کے چغل خوری کے عیب سے بری ہوں، خریدار نے کہا درست ہے آپ اس عیب کے ذمہ دار نہ ہوں گے چنانچہ وہ اس غلام کو خرید کر لے گیا۔

غلام نے ان کے پاس جا کر چغل خوری شروع کی اور مالک سے کہا تمہاری بیوی تم سے باغی ہے اور وہ یہ یہ کرتی ہے اور تمہیں قتل بھی کرنا چاہتی ہے، ادھر اس کی بیوی سے کہا تمہارا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے اور اس نے اپنے معاملات تجھ پر چھپا رکھے ہیں، اگر تو چاہے تو میں اسے تیری طرف مائل بھی کر سکتا ہوں اور دوسری شادی سے باز بھی رکھ سکتا ہوں بشرطیکہ جب وہ سویا ہوا ہو تو تم اُسترا لے کر اس کی گردن کے بال کاٹ لاؤ۔

اس کے خاوند سے کہا کہ تمہاری بیوی کا پروگرام یہ ہے کہ جب تم سوئے ہوئے ہو گے تو وہ تمہیں قتل کر دے گی، یہ خبر پانے کے بعد شوہر جب سویا تو اس نے نیند نہیں کی بلکہ یونہی آنکھیں بند کئے پڑا رہا، بیوی نے سمجھا سو چکا ہے تو وہ اُسترا لائی اور بال کاٹنے کے لئے اس کی گردن کے قریب لے گئی، شوہر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے قتل کر دیا، عورت کے کنبہ والے آئے اور انہوں نے اس کے شوہر کو بھی قتل کر دیا۔''

۱۶۔ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی گھر والیوں کی خیانت:

سلیمانؒ کہتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کے بارے میں فرمایا کہ فَخَانَتَاهُمَا یعنی ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے خیانت کی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کی اہلیہ لوگوں سے کہتی کہ نوح مجنون ہے اور حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ لوگوں کو بتاتی کہ میرے خاوند کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔''

۱۷۔ بزیغ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاکؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی گھر والیوں کی خیانت چغل خوری تھی۔''

حواشی

(۱) حدثنا أبو كريب حدثنا عبدالله بن محمد أنبأنا حبان بن موسى عن إسماعيل بن مسلم عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهم قال.

(۲) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب عن الأعمش عن أبي وائل أن عمر رضى الله عنه قال.

(۳) حدثنا علي بن الجعد ثنا شعبة عن يحيى بن الحصين قال سمعت طارقا رضى الله عنه قال.

(۴) حدثنا أبي عن شيخ من قريش قال.

(۵) حدثنا أبو بكر بن هاشم بن القاسم حدثنا سعيد بن عامر عن حزم قال.

(۶) أنبأنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن المبارک عن وهيب يعنى ابن خالد عن موسى بن عقبة عن سليمان بن عمرو بن ثابت عن جبير بن نفير الحضرمى أنه سمع أباالدرداء رضى الله عنه يقول.

(۷) حدثنا إسحاق بن إسماعيل أنبأنا جرير عن ليث عن عبدالملک عن أنس رضى الله عنه قال.

(۸) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن لهيعة عن عبدالله بن هبيرة عن عبدالله بن زرير الغافقي عن علي رضى الله عنه قال.

(۹) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن المبارک أنبأنا إسماعيل بن أبي خالد عن شبيل بن عوف رحمه الله قال

(۱۰) حدثني هارون بن عبدالله أنبأنا إبراهيم بن عبدالرحمن بن مهدى مسكين أبي فاطمة عن شيخ من أهل البصرة عن أبي الجوزاء قال.

(۱۱) أنبأنا ابن جميل أنبأنا ابن المبارک أنبأناسفيان عن منصور عن مجاهد.

(۱۲) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا زهير بن معاوية عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون قال.

(۱۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا خالد عن بيان عن حكيم بن جابر رحمه الله قال.

(۱۴) حدثني عبدالله بن أبي بدر أنبأنا وكيع عن الأعمش بن إبراهيم عن عبدالرحمن بن يزيد رحمه الله قال.

(۱۵) حدثنا إبراهيم أبو إسحاق حدثني زيد بن عوف حدثنا حماد بن سلمة عن حميد.

(۱۶) حدثنا فضيل بن عبدالوهاب حدثنا أبو عوانة عن موسىٰ بن أبي عائشة عن سليمان بن بريدة قال سمعت ابن عباس رضى الله عنهما يقول.

(۱۷) حدثني فضيل حدثنا بزيغ قال.

باب ۱۲

چغل خوری کی مذمت

چغل خوری

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چغل خوری کا مطلب ہے کسی کے بارے میں کی ہوئی بات اس تک پہنچانا جیسے کسی کو کہنا کہ فلاں تمہارے بارے میں یوں کہہ رہا تھا۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چغل خوری مذکورہ صورت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر اس بات کو افشاء کرنا چغل خوری ہے جس کا ظاہر ہونا ناپسندیدہ ہو خواہ جس نے کی ہو اس کو اس کا ظاہر ہونا برا لگے یا جس کے بارے میں ہو اسے برا لگے یا کسی اور کو۔ خواہ اس بات کو زبان سے ظاہر کیا جائے یا لکھ کر یا اشارہ کر کے اور وہ بات خواہ کسی کا قول ہو، عمل ہو، عیب ہو، یا کچھ اور لہٰذا چغل خوری کی حقیقت یہ ہوئی کہ ایسے راز کو ظاہر کرنا جس کا ظاہر ہونا ناپسندیدہ ہو۔

انسان پر لازم ہے کہ انسانوں کے جو بھی احوال واقوال دیکھے، سنے ان کے بارے میں خاموش رہے۔ ہاں البتہ اگر کسی بات کے ظاہر کرنے سے کسی مسلمان کا فائدہ ہو یا کوئی گناہ سے بچ سکتا ہو تو الگ بات ہے۔

اگر کسی انسان سے کوئی کہے کہ فلاں تیرے بارے میں یوں کہتا ہے تو اس پر چھ امور لازم ہیں:

(۱) اس چغل خور کی تصدیق نہ کرے کیونکہ چغل خور فاسق ہے اور اس کی خبر مردود ہے۔

(۲) اسے اس سے منع کرے کہ کسی کی بات نقل کرنا بری بات ہے ایسا نہ کیا کرو۔

(۳) اس کے اس فعل سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چغل خوری مبغوض ہے۔

(۴) جس کی بات اس تک پہنچائی گئی ہے اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ" (زیادہ تر گمانوں سے بچو)۔

(۵) یہ بات سن کر تجسس و شکایت پر بھی تیار نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَلَا تَجَسَّسُوْا" (جاسوسی نہ کرو)۔

(۶) جس کام سے بات پہنچانے والے کو روک رہا ہے خود اس کام کا مرتکب نہ ہو، لہٰذا اس کی چغل خوری کا تذکرہ کسی اور سے نہ کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا:

حضرت حذیفہؓ کو ایک آدمی کے متعلق یہ خبر پہنچی کہ وہ چغل خوری کرتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ:

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۲۔ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (قال الْاَعمش و القتات النمام)

''چغل خور جنت میں نہیں جاسکتا (اعمش کہتے ہیں کہ اَلْقَتَّاتُ چغل خور کو کہتے ہیں)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کون ہیں؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا الْمُوَطِّئُوْنَ أَكْنَافًا الَّذِيْنَ يَأْلِفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَى اللّٰهِ الْمَشَّائُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ الْمُلْتَمِسُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَثَرَاتِ.''

''تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، جو کنارے رہتے ہیں، محبت کرتے ہیں اور محبت پاتے ہیں۔ اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ مبغوض وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں اور بے قصوروں کے درمیان تفریق ڈالنے والے ہیں۔''

۴۔ بدترین لوگ:

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

أَلاأُخبِرُکُمْ بِشِرَارِ کُمْ قَالُوا بَلٰی قَالَ اَلْمَشَّائُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ اَلْمُفسِدُوْنَ بَیْنَ الْأَحِبَّةِ اَلْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ.

''کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کی خبر نہ دوں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں!، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خوری کرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے، بے قصوروں کے نقائص تلاش کرنے والے۔''

۵۔ دشمنی پیدا کرنے والی چیز:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

''آلا اُنَبِّئُکُمْ بِالْعَضَّةِ (هِیَ النَّمِیْمَةِ) اَلْقَالَّةِ بَیْنَ النَّاسِ.

''کیا میں تمہیں چغل خوری کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کرتی ہے۔''

۶۔ مسلمان کی عزت اچھالنے کی سزا:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَشَارَ عَلٰی مُسْلِمٍ کَلِمَةً لِیُشِیْنَهٗ بِهَا بِغَیْرِ حَقٍّ شَانَهُ اللّٰهُ بِهَافِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

''جس نے کسی مسلمان کے خلاف ایسا کلمہ اُچھالا جس سے ناحق اس کی برائی کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جہنم میں رسوا کریں گے۔''

۷۔ جھوٹی گواہی کی سزا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''مَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ بِشَهَادَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

''جس نے مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔''

۸۔ چغل خوری کی سزا:

ابوالعالیہؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''أَتَانِيْ الْبَارِحَةَ رَجُلَانِ فَاكْتَنَفَانِيْ فَانْطَلَقَا حَتّٰى مَرَّا بِيْ عَلٰى رَجُلٍ فِي يَدِهٖ كُلَّابٌ يُدْخِلُهُ فِيْ فِيِّ رَجُلٍ فَيَشُقَّ شَدَقَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ لِحُيَيْهِ فَيَعُوْدَ فَيَأْخُذَ فِيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ.

''رات خواب میں میرے پاس دو آدمیوں نے آ کر مجھے ساتھ لیا اور چل پڑے حتیٰ کہ وہ مجھے ایک ایسے آدمی کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑا تھا جسے وہ ایک دوسرے آدمی کے منہ میں داخل کر کے اس کی باچھیں جبڑوں تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر اس کا منہ درست ہو جاتا ہے، تو وہ پھر اسی طرح چیرتا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ایک نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے تھے۔''

۹۔ ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرُوْا رَجُلاً أنه يَنْقُلُ الْحَدَثَ إِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

''ہم حضرت حذیفہؓ کے پاس تھے، لوگوں نے ایک آدمی کی برائی بیان کی کہ یہ شخص خلاف سنت بات حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب کرتا ہے، حضرت حذیفہؓ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

۱۰۔ مسلمان کے عیب پھیلانے کی سزا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمَ أُكْلَةً فِي الدُّنْيَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ بِهَا أُكْلَةً فِي النَّارِ وَمَنْ لَبِسَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمَ ثَوْبًا فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ وَمَنْ سَمِعَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمَ سَمِعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر دنیا میں ایک لقمہ کھایا، اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں اسے آگ کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر دنیا میں ایک کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے مسلمان بھائی کے عیوب سن کر انہیں پھیلایا قیامت کے دن اس کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کریں گے۔"

۱۱۔ چغل خور کے لئے قبر کا عذاب:

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ:

"چغل خوری سے بچو اس لئے کہ چغل خور عذابِ قبر سے نجات نہیں پا سکتا۔"

حواشی

(۱) حدثنا خالد بن خداش حدثنا مهدی بن میمون عن واصل الأحدب عن أبی وائل قال بلغ حذیفة عن رجل أنه ینم الحدیث فقال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۲) حدثنا أبو خیثمة حدثنا وکیع عن الأعمش عن إبراهیم عن همام عن حذیفة رضی اللّٰه عنه قال قال النبی صلی اللّٰه علیه وآلہ وسلم.

(۳) حدثنا إسماعیل بن إبراهیم بن بسام حدثنی صالح المری عن سعید الجریری عن أبی عثمان النهدی عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علی وسلم.

(۴) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا بهزبن أسد عن شعبة عن أبی إسحاق قال سمعت أبا الأحوص یحدث عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال إن محمدا صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۵) حدثنا داؤد بن عمرو الضبی حدثنا داؤد العطار عن عبداللّٰه بن عثمان بن خثیم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت یزید أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۶) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا أبو معاویة عن عبداللّٰه بن میمون عن موسیٰ بن مسکین عن أبی ذر رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۷) حدثنی عبداللّٰه بن أبی بدر أنبأنا یزید بن هارون أنبأنا جهیر بن یزید عن خداش بن عباس أو عیاش عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول.

(۸) حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا جریر عن منصور عن أبی هاشم عن أبی العالیة أو غیره قال حدثت أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۹) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰه بن المبارک حدثنا سفیان عن منصور عن إبراهیم عن همام رحمه اللّٰه.

(۱۰) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا المبارک بن فضالة عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۱۱) حدثنا محمد بن إدریس حدثنا أصبغ بن الفرج أخبرنی ابن وهب أخبرنی عبداللّٰه بن عیاش عن یزید عن کعب رضی اللّٰه عنه قال.

باب ۱۴

دورُخے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ آگ کی زبان والا:

حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانًا مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''جو انسان دنیا میں دورُخا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کی زبان ہوگی۔''

۲۔ بدترین انسان:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ عِبَادِاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ.''

''قیامت کے دن تم اللہ کے بندوں میں سے بدترین دورُخے کو پاؤ گے، جو ایک گروہ کے پاس آتا ہے تو ان کے مطلب کی بات کہتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس جاتا ہے تو اس کے برعکس بات کہتا ہے۔''

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

''تم انسانوں میں سے بدترین دورُخے کو پاؤ گے، جو ایک گروہ کے پاس ایک چہرے سے آتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس دوسری شکل سے آتا ہے۔''

۴۔ آگ کی دوزبانیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ كَانَ لَهٗ لِسَانَانِ فِي الدُّنْيَا جَعِلَ لَهٗ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.''

''جو انسان دنیا میں دو زبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کی دوزبانیں بنادی جائیں گی۔''

۵۔ امین نہ بن سکنے والا:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''لَا يَنْبَغِيْ لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ أَمِيْنًا عِنْدَاللّٰهِ.''

''دوُرخا آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں امین نہیں ہوسکتا۔''

حواشی

(۱) حدثنا یحیی بن عبدالحمید الحمانی حدثنا شریک حدثنا الرکین بن الربیع عن نعیم بن حنظلة عن عمار بن یاسر رضی اللّٰه عنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۲) حدثنا أبو خیثمة حدثنا جریر عن الأعمش عن أبی صالح عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۳) حدثنا أبو خیثمة حدثنا ابن عیینة عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۴) حدثنا الحسن بن حماد الضبی أنبأنا عبدالرحمن بن محمد المحاربی عن إسماعیل بن مسلم عن الحسن وقتادة عن أنس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۵) حدثنی الحسن بن عبدالعزیز حدثنا یحیی بن حسان حدثنا سلیمان بن بلال عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

ا۔ابواسماء رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت اسماء بن خارجہ کہتے ہیں کہ:

''میں ابواسماء کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی پہلے کسی صاحب ثروت کے پاس گیا اور اس کی تعریف میں مبالغہ آرائی کی۔ جو اس کے بعد ابواسماء کے پاس آیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ پھر ان دونوں کی گفتگو شروع ہوئی اور اس امیر کی غیبت میں مبتلا ہو گیا، حضرت ابو اسماء نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرمار ہے تھے کہ جو دنیا میں دوزخا ہو روزِ جزاء اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔''

۲۔نفاق:

عریب ہمدانی کہتے ہیں میں نے ابن عمر بن الخطابؓ کو کہا کہ:

''جب ہم امراء کے پاس جاتے ہیں تو ہم ان کی صفائی بیان کرتے ہیں حالانکہ وہ اس قابل نہیں ہوتے اور جب ہم واپس ہوتے ہیں تو ان پر بددعا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اس کو نفاق کے زمرے میں شمار کرتے تھے۔''

۳۔ ابوشعثاء کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ:

''ہم امراء کے پاس جاتے ہیں ہم ان کو ایک بات کہتے ہیں اور جب ہم لوٹتے ہیں تو پہلی بات کے برعکس بات کہتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس کو نفاق کے زمرے میں شمار کرتے تھے۔''

حواشی

(۱) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبدالله بن المبارک أنبأنا عبدالرحمن المسعودی عن مالک بن أسماء بن خارجة قال.

(۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا سلام بن سليم عن أبی إسحاق عن غريب الهمدانی قال.

(۳) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا يعلی بن عبيد حدثنا الأعمش بن إبراهيم عن أبی الشعثاء قال.

باب ۱۴

کسی کا مذاق اڑانے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ مذاق اڑانے کی ممانعت:

حضرت ام ھانیؓ کہتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول و تَأتُوْنَ فِی نَادِیْکُمُ الْمُنْکَر سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کَانُوْا یَخْذِفُوْنَ أَھْلَ الطَّرِیْقِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْھُمْ فَھُوَ الْمُنْکَرُ الَّذِیْ کَانُوْا یَاتُوْنَہٗ.

''یہ ایسے لوگ تھے جو راہ گزرنے والوں پر کنکریاں مارتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے، سو یہ وہ گناہ تھا جو وہ کرتے تھے۔''

۲۔ قصہ گوئی سے پرہیز:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کا قصہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مَا اُحِبُّ اَنِّی حَکَیْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا.''

''میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں کسی آدمی کا قصہ بیان کروں اور مجھے اتنا واتنا مال ملے۔''

۳۔ خروجِ ریح پر ہنسنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن زمعہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ کے دوران اپنے اصحاب کو خروجِ ریح پر ہنسنے سے روکا اور فرمایا:

عَلَامَ یَضْحَکُ أَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ

''اور اس بات پر تم میں سے کسی کو ہنسی کیوں آتی ہے جو اس سے بھی صادر ہوتی ہے۔''

۴۔ مذاق اڑانے والوں کا انجام:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِالنَّاسِ يُفْتَحُ لِأَحَدِهِمْ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِيْءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِّهِ فَإِذَا جَاءَ أُغْلِقَ دُوْنَهُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ آخَرُ فَيُقَالُ لَهُ هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِيْءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِّهِ فَإِذَا جَاءَ أُغْلِقَ دُوْنَهُ، فَمَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُفْتَحُ لَهُ الْبَابُ فَيُقَالَ لَهُ هَلُمَّ هَلُمَّ فَمَا يَأْتِيْهِ.

''انسانوں کا مذاق اڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ، سو وہ مشقت جھیل کر آئے گا، جب وہ قریب پہنچے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو جب وہ آئے گا تو اس کے لئے دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح ہوتا رہیگا، یہاں تک کہ اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ، تو وہ نہیں آئے گا۔''

۵۔ مصیبت کی چابی:

حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ.

''مصیبت و پریشانی باتوں کی وجہ سے آتی ہے۔''

۶۔ توبہ کے باوجود عار دلانے کی سزا:

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ (قال ابن منيع قال أصحابنا) قَدْ تَابَ مِنْهُ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ."

"جس نے اپنے بھائی کو کسی ایسے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو اس کی موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ اس گناہ میں مبتلا نہ ہو۔"

۷۔ بھائی کا مذاق نہ اڑاؤ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ.

"اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑو اور نہ اس کا مذاق اڑاؤ۔"

۸۔ مذاق میں بھی جھوٹ سے بچنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ يَارَسُوْلَ اللهِ تَمْزَحُ قَالَ نَعَمْ وَلَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا.

"عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح بھی فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ہاں مگر میں حق سچ ہی کہتا ہوں۔"

حواشی

(۱) قال: حدثنا أبو خيثمة حدثنا أبو أسامة قال حاتم بن أبی صغيرة أخبرنی عن سماک بن حرب عن أبی صالح عن أم هانی ء رضی الله عنها قالت سألت النبی صلی الله عليه و آله وسلم عن قوله و تأتون فی ناديكم المنكر سورة العنكبوت قال.

(۲) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا سفيان بن سعيد عن علی بن الأقمر عن أبی حذيفة عن عائشة رضی الله عنها قالت حكيت إنسانا قال النبی صلی الله عليه وسلم.

(۳) الصمت: قال: حدثنی الحسين بن الحسن حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبدالله بن زمعة رضی الله عنه أنه سمع النبی صلی الله عليه وسلم يخطب فوعظهم فی ضحكهم من الضرطة وقال.

(۴) الصمت: قال: حدثنی عبدالله بن أبی بدر أنبأنا روح ابن عبادة عن مبارک عن الحسن رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۵) الصمت: قال: حدثنی عبدالله بن أبی بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن جرير بن حازم عن الحسن رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۶) الصمت: قال: حدثنا أحمد بن منيع حدثنا محمد بن الحسن بن أبی يزيد الهمدانی عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ جبل رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۷) حدثنا القاسم بن أبی شيبة حدثنا المحاربی عن ليث عن عبدالملک عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۸) حدثنا سعيد بن سليمان عن أبی عشر عن سعيد المقبری عن أبی هريرة رضی الله عنه قال.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔حضرت ابراہیمؒ کی احتیاط:

حضرت ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے میرا ضمیر ایک بات پر ابھارتا ہے۔لیکن میں ڈرتا ہوں کہ اس بات کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔فقط یہی خوف مجھے بولنے سے روکتا ہے۔''

۲۔صحابہ رضی اللہ عنہم کا فرمان:

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جو انسان اپنے بھائی پر طعن اور تشنیع کرے ایسے گناہ کے سبب طعن کرے جس سے وہ تائب ہو چکا ہو تو یہ طعن و تشنیع کرنے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔''

۳۔چھوٹا اور بڑا گناہ:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن پاک میں سورۃ کھف کی آیت یَاوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَاالْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا میں صغیرہ سے مراد کسی مؤمن کا مسکراتے ہوئے مذاق اڑانا ہے اور کبیرہ گناہ سے مراد کسی مؤمن کا قہقہہ لگا کر مذاق اڑانا ہے۔''

۴۔وقار کا نقصان:

احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''جس کے کلام میں ہنسی اور مذاق زیادہ ہو اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے، اور جو کام کوئی کثرت سے کرتا ہے اسی سے مشہور ہو جاتا ہے۔''

۵۔عزت کا خاتمہ:

محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری والدہ صاحبہ نے مجھ سے فرمایا:

''بچوں سے مذاق نہ کیا کر، ورنہ ان کی نظر میں تیری عزت نہ رہے گی۔''

۶۔ناپسندیدہ خصلتیں:

مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کدام سے فرمایا:

''اے کدام میں نے تمہیں اپنی نصیحت کر دی ہے اپنے والد کی بات غور سے سن کیونکہ وہی تجھ پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔

''مذاق اور جھگڑے کو تو بالکل چھوڑ ہی دے یہ ایسی خصلتیں ہیں جنہیں نہ تو میں اپنے کسی دوست کے لئے پسند کرتا ہوں نہ ہمسائے کے لئے اور نہ کسی ساتھی کے لئے، میں نے ان دو خصلتوں کو بڑا آزمایا ہے اور جہالت آدمی کو اپنی قوم میں بے قیمت کر دیتی ہے۔''

۷۔فرمانِ فاروقی:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جو مزاح کرتا ہے اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔''

۸۔ایمان کی حقیقت تک رسائی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے کو نہ چھوڑے اور مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے۔''

۹۔کینہ پیدا کرنے والی چیز:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مزاح سے بچو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور مزاح برائی کا سبب بنتا ہے، تم قرآن کریم کی باتیں کیا کرو اور اسی سے اپنی مجلسیں قائم کرو، اور اس کے علاوہ بھی لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔''

۱۰۔حضرت سعیدؒ کی نصیحت:

حضرت سعید بن العاص رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

''اے بیٹے! شریف آدمی سے مزاح نہ کرو کیونکہ وہ دل میں تم سے نفرت کرنے لگے گا، اور کمینے سے مزاح نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے گستاخی کرے گا۔''

۱۱۔مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں، فرمایا اس لئے کہ:

''مزاح، زاح سے ہے اور اس کا معنی ہے دور کرنا، مزاح بھی حق سے دور کر دیتا ہے اس لئے اسے مزاح کہتے ہیں۔''

۱۲۔عداوت کا بیج:

خالد بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مزاح کینے کا سبب بنتا ہے، بزرگ کہتے تھے کہ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور عداوت کا بیج مزاح ہے۔''

۱۳۔شیطان کا آلہ:

حسن بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مزاح شیطان کا آلہ اور نفس کا حربہ ہے۔''

۱۴۔گمراہ کرنے والا عمل:

علی بن یعقوب قیسی کہتے ہیں ایک بزرگ شعر پڑھ رہے تھے جن کا مطلب یہ ہے کہ:

''مزاح چہرے کو بگاڑتا ہے کیونکہ مزاح مضر ہے اور گمراہ کرنے والا ہے، بے وقوف سے تو کبھی مزاح نہ کرو کیونکہ کبھی اس کے دل میں مزاح کی وجہ سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔''

۱۵۔سچ کا خاتمہ:

حسین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ایک بزرگ نے فرمایا:

''مزاح سے رونق چلی جاتی ہے اور سچ ختم ہو جاتا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا إسرائیل عن الأعمش عن إبراهیم رحمه اللّٰه قال إنی أجد نفسی تحدثنی بالشیء فما یمنعنی أن أتکلم به إلا مخافة أن أبتلی به.

(۲) حدثنا خالد بن خداش حدثنی صالح المری قال سمعت الحسن رحمه اللّٰه یقول کانوا یقولون من رمی أخاه بذنب قد تاب إلی اللّٰه منه لم یمت حتی یبتلیه اللّٰه به.

(۳) حدثنا محمد بن عمران بن أبی لیلی حدثنا بشر بن عمارة عن أبی روق عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما فی قوله عزوجل یا ویلتنا ماهٰذا الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة إلا أحصاها سورة الکهف قال الصغیرة التبسم بالإستهزاء بالمؤمن والکبیرة القهقهة بذلک.

(۴) حدثنی الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن کثیر عن عبداللّٰه ابن واقد عن موسی بن عقیل أن الأحنف بن قیس رحمه اللّٰه کان یقول.

(۴) حدثنا عبداللّٰه حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا سفیان بن محمد بن المنکدر قال.

(۶) حدثنی الحسین بن علی بن یزید وغیره قالو أنبأنا جعفر بن عون قال سمعت مسعر بن کدام رحمه اللّٰه یقول لابنه.

(۷) حدثنا أحمد بن عبیدالتمیمی حدثنا عبداللّٰه بن محمد التیمی حدثنا درید بن مجاشع عن غالب القطان عن مالک بن دینار عن الأحنف بن قیس رحمه اللّٰه قال قال عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه.

(۸) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا شبابة بن سوار حدثنا شعبة عن الحکم رحمه اللّٰه قال قال ابن عمر رضی اللّٰه عنهما.

(۹) حدثنا أبو کریب حدثنا زکریا بن عدی عن عبداللّٰه بن المبارک عن عبدالعزیز بن أبی رواد قال قال عمر بن عبدالعزیز رحمه اللّٰه.

(۱۰) حدثنی أبو صالح المروزی حدثنا عبدالعزیز بن أبی رزمة عن عبداللّٰه بن المبارک قال قال سعید بن العاص رحمه اللّٰه لابنه.

(۱۱) حدثنی علی أبو الحسن حدثنا أبو صالح حدثنی اللیث بن سعد أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال.

(۱۲) حدثنی الحسین بن عبدالرحمن قال قال خالد بن صفوان رحمه اللّٰه.

(۱۳) قال و بلغنی عن الحسن بن حیي رحمه اللّٰه قال.

(۱۴) حدثنا عبداللّٰه حدثنی علی بن یعقوب القیسی قال.

(۱۵) حدثنی الحسین بن عبدالرحمن رحمه اللّٰه قال.

باب ۱۵

ہمیشہ اچھی بات کہنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ جنت میں لے جانے والا عمل:

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا مجھے ایسی چیز بتلایئے جو جنت کو واجب کردے، ارشاد فرمایا: حسنِ کلام کو اور کھانا کھلانے کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔''

۲۔ جنت کے مخصوص محلات کے مستحق:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفاً يُرىٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَطَابَ الْكَلَامَ.

''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے باہر کا حسن اندر سے بھی نظر آتا ہے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلائیں اور پاکیزہ گفتگو کریں۔''

۳۔اچھی بات صدقہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ.

''اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے۔''

۴۔آگ سے بچنے کا سامان:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَكَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ.

''آگ سے بچو اگرچہ چھوارے کا ایک ٹکڑا دے کر اور اگر چھوارے کا ٹکڑا نہ ہو تو اچھا کلمہ کہہ کر۔''

حواشی

(۱) حدثنا بشار بن موسیٰ حدثنا یزید بن المقدام بن شریح قال حدثنی أبی المقدام عن أبیه عن جده هانی ء أبو شریح رضی اللّٰہ عنه قال.

(۲) حدثنا سوید بن سعید حدثنا عبدالرحیم بن زید عن أبیه عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اللّٰہ.

(۳) حدثنا الحسن بن عیسیٰ أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا معمر عن همام بن منبه عن أبی هریرۃ رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۴) حدثنا محمد بن مسعود أنبأنا الفریابی أنبأنا سفیان عن الأعمش عن عمرو بن مرۃعن خیثمة عن عدی بن حاتم رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔ جنت میں لے جانے والے اعمال:

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

''حاجت مندوں کو کھانا کھلانا اور عمدہ گفتگو کرنا، یہ دونوں چیزیں انسان کو جنت میں لے جاتی ہیں۔''

۲۔ جنت کے مخصوص محلات:

حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ:

''بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر والا حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے یہ صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو عمدہ گفتگو کرتے ہیں اور حاجت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور رات کے آخری حصے میں نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔''

۳۔ اچھی بات کا حکم:

حضرت عطاؒ اور حضرت ابو جعفرؒ کہتے ہیں کہ:

''سورۃ بقر کی آیت ''وَقُوْلُوْ الِلنَّاسِ حُسْنًا۔'' میں اچھی بات کہنے کا جو حکم ہے وہ عام ہے اور سب لوگوں کے لئے ہے لہٰذا کافر و مشرک سے بھی اچھی بات کہو۔''

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد:

حضرت مالک بن انسؒ کہتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے خنزیر گزرا تو فرمایا سلامتی سے گزر جاؤ، کسی نے کہا آپ خنزیر سے بھی اس طرح کہتے ہیں؟ فرمایا میں اپنی زبان پر بری بات لانے کو پسند نہیں کرتا۔''

۵۔ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد:

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ:

''اللہ پاک کی مخلوق میں کوئی انسان تجھے سلام کرے تو اس سلام کا جواب دے اگر چہ سلام کرنے والا مجوسی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خداوند ذوالجلال فرماتے ہیں اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو احسن طریقے سے سلام کا جواب دو یا اس سلام کے مثل جواب دو یعنی السلام علیکم کے جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہو یا پھر السلام علیکم کے جواب میں وَعَلیکم السلام وَرَحْمَةُ اللهِ کہو۔

۶۔ حضرت عطاءؒ کا ارشاد:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا قول ''وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا'' کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اس میں مشرک اور اس کے علاوہ سب داخل ہیں۔''

۷۔ ہر ایک کے سلام کا جواب دو:

حضرت ابوسنان کہتے ہیں کہ:

''میں نے سعید بن جبیرؒ کو کہا ایک مجوسی مجھے اپنے بعض معاملات کا سرپرست بناتا ہے اور وہ مجھے سلام کرتا ہے کیا میں اس کے سلام کا جواب دوں، حضرت سعیدؒ فرمانے لگے میں نے حضرت ابن عباسؓ سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا تھا، تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر فرعون بھی مجھے سلام کرتا تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا۔''

۸۔ کینے کا علاج:

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ:

''بعض دانا انسانوں کا قول یہ ہے کہ شائستہ کلام پسلیوں میں موجود پوشیدہ کینے کو دھو دیتا ہے۔''

۹۔اچھی بات میں بخل نہ کرو:

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ:

''بعض دانا انسانوں نے کہا ہر ایسی بات جو تیرے دین کا نقصان نہ کرے اور تیرے پروردگار کو ناراض نہ کرے اور اس سے تیرا ساتھی خوش ہو جائے تو ایسی بات کہنے میں بخل کا مظاہرہ مت کر، امید قوی ہے کہ اللہ جل شانہ، اس کے بدلے تجھے محسنین کا اجر عنایت فرمائیں گے۔''

۱۰۔حضرت عروہؓ کا واقعہ:

حضرت ھشام بن عروہؒ کہتے ہیں کہ:

''میرے والد ماجد حضرت عروہؓ کی موجودگی میں ایک نصرانی طبیب کو چھینک آئی، تو حضرت نے فرمایا رحمک اللہ۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے، تو آپؓ کو کہا گیا کہ یہ نصرانی ہے۔ آپؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام جہان والوں پر ہے۔''

۱۱۔ بڑی نیکی والا:

حضرت وھب بن منبہ کہتے ہیں کہ:

''جس انسان کے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی، وہ بہت بڑی نیکی حاصل کرنیوالا ہوگا، (۱) انسان کا سخی دل ہونا، (۲) تکالیف پر صبر کرنا، (۳) عمدہ گفتگو کرنا۔

۱۲۔آسان نیکی:

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ:

''بہت بڑی نیکی کا حصول بہت آسان ہے، خندہ پیشانی سے ملنا، شائستہ گفتگو کرنا۔''

۱۳۔سب سے بری چیز:

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ:

''مؤمن کے اخلاق میں سب سے بری چیز بدگوئی و برائی ہے۔''

۱۴۔بدگوئی کی سزا:

حضرت ابراہیم بن میسرۃؒ کہتے ہیں کہ:

''بدگوئی کرنیوالا روزِ جزاء کتے کی صورت میں ہوگا یا کتے کے پیٹ میں ہوگا۔''

حواشی

(١) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان سمع محمد بن المنكدر يقول.

(٢) حدثنا شجاع بن الأشرس حدثنا ليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبی هلال أنه بلغه عن أبی مالک الأشعری رضی اللّٰہ عنه قال.

(٣) حدثنی محمد بن قدامة الجوهری حدثنا محمد بن عبيد عن عبدالملک بن أبی سليمان عن عطاء و أبی جعفر فی قوله عزوجل وقولوا للناس حسنا.

(۴) حدثنی الحسين بن علی بن يزيد أنبأنا عبداللّٰہ مسلمة حدثنا مالک بن أنس رضی اللّٰہ عنه قال.

(۵) حدثنی يعقوب بن إبراهيم حدثنا حميد بن عبدالرحمن الرؤاسی حدثنا حسن بن صالح عن سماک عن عكرمة عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال.

(٦) حدثنا خلف بن هشام حدثنا خالد عن عبدالملک عن عطاء رضی اللّٰہ عنه.

(٧) حدثنا خلف بن هشام حدثنا شريک عن أبی سنان قال.

(٨) حدثنا علی بن أبی مريم عن أبی عبدالرحمن بن أبی عائشة قال قال بعض الحكماء.

(٩) وحدثنی علی عن أبی عبدالرحمن قال قال بعض الحكماء.

(١٠) حدثنی محمد بن عياد بن موسى حدثنا زيد بن الحباب عن محمد بن سواء قال أخبرنی همام بن يحيى عن هشام بن عروة رضی اللّٰہ عنهما قال.

(١١) حدثنا محمد بن عمارة الأسدی حدثنا مالک بن إسماعيل حدثنا مسلمة بن جعفر عن عمرو بن عامر البجلی عن وهب بن منبه قال.

(١٢) حدثنی محمد بن الحسين حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا حماد ابن سلمة عن حميد الطويل قال قال ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما.

(١٣) ٣٢٥ (١۴) ٣٢٦

باب ١٦

بے حیائی و بدکلامی کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بے حیائی و بدگوئی سے بچو:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ.

''اے لوگو! اپنے آپ کو بے حیائی سے بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بدگوئی کو پسند نہیں فرماتے۔''

۲۔ اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ابو عبداللہ الجدلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و سیرت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ:

كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيُ بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانیت میں سے عمدہ اخلاق والے تھے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حیائی کرنے والے تھے، نہ بدکلامی کرنے والے، نہ بازاروں میں اونچا بولنے والے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے تھے۔''

۳۔ بے حیائی و بدگوئی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے:

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

أَلا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ.

''اے لوگو! خبردار ہو جاؤ، خدائے تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرو اور اپنے آپ کو بے حیائی سے بچاؤ کیونکہ حق جل شانہٗ بے حیائی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتے۔''

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَالَمْ يَنْتَهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ فَإِذَا انْتَهَكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ أَشَدَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا

''حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اللہ پاک کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کی نافرمانی ہوتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ سلم سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی دو امروں میں اختیار دیئے جاتے تھے تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے تاوقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت نہ ہو۔''

۵۔ مُردوں کو برا بھلا نہ کہو:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَبَّ قَتْلٰى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ لَا تَسُبُّوْا هٰؤُلَاءِ فَإِنَّهٗ لَا يَخْلِصُ إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِمَّا تَقُوْلُوْنَ وَتُؤْذُوْنَ الْأَحْيَاءَ أَلَا أَنَّ الْبَذَاءَ لُؤْمٌ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر کے مشرکین کے مقتولین کو گالی

دینے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برا بھلا نہ کہو، اس لئے کہ تمہاری گالی ان تک نہیں پہنچتی۔ اور تم اِس سے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو، یاد رکھو! بیہودہ گفتگو کرنا کمینگی ہے۔"

۶۔ مؤمن بدگوئی نہیں کرتا:

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِیْءِ."

"مؤمن طعنہ زنی کرنیوالا، لعنت کرنیوالا اور بے حیائی و بدگوئی کرنیوالا نہیں ہوتا۔"

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ فَاحِشٍ اَنْ یَدْخُلَهَا."

"بدگوئی و بے حیائی کرنے والے انسان کے لئے جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔"

۸۔ بدبخت آدمی:

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَرْبَعَةٌ یُؤْذُوْنَ اَهْلَ النَّارِ عَلٰی مَابِهِمْ مِنَ الْاَذٰی یَسْعَوْنَ بَیْنَ الْحَمِیْمِ وَالْجَحِیْمِ یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَرَجُلٌ یَسِیْلُ فُوْهُ قَیْحًا وَدَمًا فَیُقَالُ لَهٗ مَا بَالُ الْاَبْعَدِ قَدْ اٰذَانَا عَلٰی مَابِنَا مِنَ الْاَذٰی فَیَقُوْلُ اِنَّ الْاَبْعَدَ کَانَ یَنْظُرُ اِلٰی کُلِّ کَلِمَةٍ قَذِعَةٍ خَبِیْثَةٍ فَیَسْتَلِذُّهَا کَمَا یُسْتَلِذُّ الرَّفَثُ.

"چار آدمی جہنمیوں کے لئے مزید تکلیف کا باعث بنیں گے، جہنم و آگ میں دوڑتے پھریں گے اور ہلاکت پکاریں گے، ایک آدمی کے منہ سے خون و پیپ بہہ رہے ہوں گے، اس کے بارے میں جہنمی کہیں گے اس بدبخت کو کیا ہے۔ اس نے ہمیں جہنم کی تکلیف سے اضافی تکلیف دی ہوئی ہے فرشتہ کہے گا یہ بدبخت ہر بری و بے حیائی کی بات سے ایسے لذت حاصل کرتا تھا جس طرح بدکاری سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔"

۹۔ناپسندیدہ آدمی:

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

''بلاشبہ رب ذوالجلال بے حیائی اور بدکلامی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔''

۱۰۔بُرا آدمی:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ:

يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلَ سُوْءٍ.

''اگر انسان میں بے حیائی، بدگوئی والی صفت پائی جاتی ہے تو وہ بہت برا آدمی ہوتا۔''

۱۱۔مومن کی خصلت:

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَلَا بِلَعَّانٍ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ.''

''مومن طعنہ زنی کرنے والا، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بدگوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

۱۲۔بری خصلت:

حضرت ابوسلمہؓ کہتے ہیں کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلَ سُوْءٍ.

''اگر بدگوئی والی صفت کسی انسان میں ہے تو وہ بدخصلت آدمی ہے۔''

۱۳۔ نفاق کے شعبے:

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنْ شُعَبِ النِّفَاقِ.

''بیہودہ کلام اور وعدہ خلافی نفاق کے دو شعبے ہیں۔''

۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ.

''بے حیائی و بدگوئی سوائے ذلیل کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں دیتی۔''

۱۵۔ حضرت اسامہؓ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.''

''اللہ تعالیٰ بے حیاء و بدکلام کو پسند نہیں کرتے۔''

۱۶۔ ناپسندیدہ لوگ:

حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.''

''بلاشبہ حق جل شانہٗ بے حیائی اور بدکلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔''

۱۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ.''

''اللہ تعالیٰ بے حیا اور بدکلامی کرنے والے، بازاروں میں چیخنے چلانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔''

۱۸۔ غیر اسلامی خصلتیں:

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ:

"كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا وَأَبِي أَمَامِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا."

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے والد ماجد میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے حیائی اور بدگوئی کو اسلامی اقدار سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور تمام انسانوں میں سے اسلام کے اعتبار سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔"

۱۹۔ ایک آدمی کا واقعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّ بِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ.

"ایک آدمی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا یہ اپنے قبیلے و کنبہ کا برا آدمی ہے، اجازت ملنے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بشاشت سے ملے، اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ اور فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتے۔"

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أخبرنی المسعودی وقیس بن الربیع عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بن الحارث عن عبداللّٰه بن مالک أو عن عبداللّٰه ابن مالک عن عبداللّٰه بن الحارث بن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۲) حدثنا سوید بن سعد حدثنا یحیی بن زکریا حدثنا ابن أبی زائدة عن أبیه عن أبی إسحاق.

(۳) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰه بن المبارک أنبأنا المسعودی قال أنبأنا عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بن الحارث عن أبی کثیر الزبیدی عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۴) حدثنا سوید بن سعید حدثنا فضیل بن عیاض عن منصور عن ابن شهاب عن عروة.

(۵) حدثنا علی بن الجعد أخبرنی القاسم بن الفضل الحدانی عن محمد بن علی رضی اللّٰه عنه قال.

(۶) حدثنا یحیی بن یوسف الزمی حدثنا أبو بکر بن عیاش عن الحسن بن عمرو عن محمد بن عبدالرحمن بن یزید عن أبیه عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۷) حدثنی عصمة بن الفضل حدثنا یحیی بن یحیی حدثنا ابن لهیعة عن عیاش بن عباس عن أبی عبدالرحمن عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(۸) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا إسماعیل بن عیاش حدثنی ثعلبة بن مسلم الخثعمی عن أیوب بن بشیر العجلی عن شفی بن ماتع أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال.

(۹) حدثنی محمد بن عبداللّٰه بن بزیع حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا عبدالحمید بن جعفر عن أبیه.

(۱۰) حدثنا الحکم بن موسی حدثنا الولید بن مسلم عن طلحة بن عمرو.

(۱۱) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن سابق عن إسرائیل عن الأعمش عن إبراهیم عن علقمة عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

(۱۲) حدثنی إبراهیم بن سعید حدثنا عبید بن أبی قرة عن ابن لهیعة عن أبی النضر عن أبی سلمة عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(١٣) حدثنا علی بن الجعد اخبرنی أبوغسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطية عن أبی أمامة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(١٤) حدثنا الحسن بن داود بن محمد بن المنكدر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال.

(١٥) حدثنا أبو خثيمة حدثنا معلی بن منصور حدثنا يحيی بن زكريا حدثنی عثمان بن حكيم حدثنی محمد بن أفلح مولی أبی أيوب عن أسامة بن زيد رضی اللّٰه عنه قال .

(١٦) حدثنا أبو موسی الهروی حدثنا يحيی بن زكريا أبی زائدة حدثنا عثمان بن حكيم عن أفلح مولی أبی أيوب.

(١٧) حدثنا داؤد بن عمرو الضبی حدثنا مروان بن معاوية حدثنا أبوبكر الفضل بن مبشر الأنصاری قال سمعت جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنهما قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(١٨) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا أبو أسامة عن زكريا بن سياه عن عمران بن رياح عن علی بن عمارة الثقفی.

(١٩) حدثنا أبو عقيل الأسدی حدثنا أبو أسامة عن محمد بن عمرو عن أبی سلمة.

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

۱۔ بے حیائی کی باتوں کا انجام:

سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بزرگ کہتے تھے جو بے حیائی کی باتوں سے لذت پاتا ہے قیامت کے دن اس کے منہ سے خون اور پیپ بہے گی۔''

۲۔ مومن کے لئے بری خصلت:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مومن کے لئے سب سے بُری خصلت بے حیائی و بدگوئی ہے۔''

۳۔ بے حیاء کا انجام:

ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کہا جاتا تھا کہ بے حیاء و بدکلام آدمی قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوگا یا یہ کہ کتے کے پیٹ میں ہوگا۔''

۴۔ نفاق کی علامتیں:

حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

''خبردار! برائی اور بیہودہ کلام نفاق کی علامتیں ہیں اور یہ ایسی چیزیں ہیں جو دنیا میں تو بڑھتی ہیں اور آخرت میں کم ہوتی ہیں اور جو چیزیں آخرت میں گھٹتی ہیں ان کا نقصان دنیا میں بڑھنے والی چیزوں کے فائدہ سے کہیں زیادہ ہے۔''

۵۔ ناپسندیدہ کلام:

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ:

''بلاشبہ بیہودہ کلام اللہ عزوجل کو بہت ہی ناپسند ہے۔''

٦۔سب سے بڑی بیماری:

حضرت احنف بن قیس کہتے ہیں کہ:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑی بیماری کی خبر نہ دوں، زبان کا بیہودہ کلام کرنا اور گھٹیا اخلاق کا ہونا سب سے بڑی بیماری ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا أحمد بن عیسی حدثنا عبداللّٰہ بن وھب بن ثابت بن میمون عن سعید بن أبی سعید رحمہ اللّٰہ قال.

(۲) حدثنا خلف بن ھشام حدثنا أبو الأحوص عن أبی إسحاق عن أبی الأحوص عن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال.

(۳) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا محمدبن مسلم عن إبراھیم بن میسرۃ قال.

(۴) حدثنا أبو کریب حدثنا زید بن الحباب حدثنا المسعودی عن عون بن عبداللّٰہ رحمہ اللّٰہ قال.

(۵) حدثنا أبو خیثمۃ سفیان بن عیینۃ عن عمرو عن ابن أبی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن أم الدرداء عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ.

(۶) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا بن المبارک أنبأنا معمرقال الأحنف بن قیس رحمہ اللّٰہ.

باب ۱۷

ممنوع باتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ:

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ.

''تم میں سے کوئی بھی ماشاء اللہ وشئت (جو اللہ اور آپ چاہیں) ہرگز نہ کہے بلکہ ماشاء اللہ ثم شئت (جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں) کہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ:

''جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي الْأَمْرِ فَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وعسَلَّمَ أَجعَلْتَنِيْ لِلّٰه عَدْلاً قُلْ مَاشَاءَ اللّٰه وَحْدَهُ.''

''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے کسی معاملہ میں گفتگو کی پھر اس کے بعد کہنے لگا: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا تم صرف یوں کہو مَاشَاءَ اللّٰه وَحْدَهُ اکیلے اللہ تعالیٰ جو چاہیں۔

۳۔ایک خطیب کی اصلاح:

حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ:

''خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوىٰ فَقَالَ لَا تَقُلْ هٰكَذَا قُلْ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ غَوىٰ.''

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خطبہ دیا اور کہنے لگا جو اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً وہ کامیاب ہوگا اور جوان کی نافرمانی کرے گا یقیناً گمراہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح نہ کہو بلکہ یوں کہو ''جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً وہ کامران ہوگا اور جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا یقیناً وہ نامراد ہوگا۔''

۴۔لات کی قسم اور جوئے کی دعوت کا کفارہ:

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالٰى أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

''تم میں سے کوئی آدمی اگر بالفرض لات کی قسم کھائے اُسے چاہیے کہ اس کے کفارہ کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہہ دے آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔''

۵۔والد کی قسم نہ کھاؤ:

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُذْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهىٰ عَنْهَا.

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے والد کے نام کے ساتھ قسم اٹھانے سے روک دیا

ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فعل کو منع کر رہے ہیں اس وقت سے میں نے اپنے والد کی قسم نہیں کھائی۔''

۶۔انگور کو ''کرم'' نہ کہو:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرَمَ فَإِنَّمَا الْكَرَمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.''

''اے لوگو! انگور کا نام کرم مت رکھو اس لئے کہ الکرم تو مسلمان آدمی ہے۔''

۷۔خَبُثَتْ نَفْسِیْ نہ کہو:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ.

''اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے آپ کو خَبُثَتْ نَفْسِيْ (میرا باطن گندہ ہوگیا) کہہ کر نہ پکارے بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے لَقِسَتْ نفسی یعنی سخت ہوگیا میرا دل۔''

۸۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ربّ نہ کہو:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَلَا أَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْمَمْلُوْكُ رَبَّتِيْ وَلَا رَبِّيْ وَلٰكِنْ سَيِّدِيْ وَسَيِّدَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدٌ وَالرَّبُّ اللّٰهُ.''

''اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے غلام کو اور اپنی باندی کو عَبْدِیْ اور اَمَتِیْ نہ کہے، اُسے چاہیے یوں کہے فَتَایَ وَفَتَاتِیْ اور غلام بھی اپنے مالک کو رَبِّیْ اور مالکن کو رَبَّتِیْ نہ کہے اسے چاہیے یوں کہے سیدی اور سیدتی، اس لئے کہ تم سب خدائے برتر کے بندے ہو اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔''

۹۔ عَبْدِیْ اَمَتِیْ نہ کہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا یَقُلْ أَحَدُکُمْ عَبْدِیْ أَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُاللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ إِمَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ

''اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے غلام کو عبدی اور اپنی باندی کو اَمَتِیْ نہ کہے کیونکہ تم سب خدائے برتر کے بندے ہو اور سب عورتیں اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ اپنے غلام کو غُلَامِیْ، فَتَایَ (میرا غلام، میرا جوان) اور اپنی باندی کو جَارِیَتِیْ اور فَتَاتِیْ کہو۔

۱۰۔ منافق کو سردار نہ بناؤ:

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدُنَا فَإِنَّہُ إِنْ یَکُنْ سَیِّدُکُمْ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ.

''منافق کو ''سیدنا'' نہ کہو یعنی یہ ہمارا سردار ہے، کیونکہ اگر یہ تمہارا سردار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کو تم نے ناراض کر دیا۔''

۱۱۔ اسلام سے براءت کا اظہار کرنے والا:

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ قَالَ إِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ کَانَ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَإِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَرْجِعَ إِلَی الْإِسْلَامِ سَالِمًا.''

''جو یہ کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں، اگر وہ یہ کہنے میں جھوٹا ہے تو بھی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر سچا ہے تو بھی وہ کامل طور پر اسلام میں واپس نہ آ سکے گا۔''

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ میں اسلام سے بری ہوں بہت بڑا گناہ ہے۔ صراحۃً یا کنایۃً ایسا کہنے سے بچنا ضروری ہے اگر خوانخواستہ کسی نے ایسا کہا تو وہ توبہ کرے۔

حواشی

(۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا شعبة عن منصور عن عبدالله بن يسار عن حذيفة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال.

(۲) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربی عن الأجلح عن يزيد بن الأصم.

(۳) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا ابن عيينة عن المغيرة

(۴) حدثنا خالد بن خداش حدثنا عبدالله بن وهب أخبرنی يونس عن ابن شهاب أخبرنی حميد بن عبدالرحمن أن أبا هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۵) حدثني خالد يعنی ابن خداش حدثنا عبدالله أخبرنا يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبدالله عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضی الله عنه يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۶) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وكيع عن سفيان عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۷) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبی قال سمعت النعمان يحدث عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلی الله عليه و آله وسلم قال.

(۸) حدثنا هاشم بن الوليد حدثنا ابن النضر بن شميل عن عوف عن محمد بن سيرين عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

(۹) حدثنا يحيی بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أنبأنا العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال.

(۱۰) حدثنی عبدالرحيم بن موسی الأبلی حدثنا معاذ بن هشام حدثنی أبی عن قتادة عن عبدالله بن بريدة عن أبيه رضی الله عنهما أن النبی صلی الله عليه وسلم قال.

(۱۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا علی بن الحسين حدثنا الحسين بن واقد عن عبدالله بن بريدة عن أبيه رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔ استعاذہ کے ناپسندیدہ الفاظ:

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ:

''حضرت ابراہیمؒ ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَبِکَ'' کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے (میں اللہ کی اور تیری پناہ میں آتا ہوں) ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ'' کو جائز سمجھتے تھے یعنی پہلے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور پھر تیری، اور آدمی کی یہ بات کہ ''لَوْلَا اللّٰہُ وَفُلَانٌ'' کو ناپسند سمجھتے تھے (یعنی یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتے اور فلاں شخص نہ ہوتا) اور آدمی کی یہ بات ''لَوْلَا اللّٰہُ ثُمَّ فُلَانٌ'' کو جائز سمجھتے تھے (یعنی اگر پہلے اللہ تعالیٰ نہ ہوتے اور پھر فلاں شخص نہ ہوتا۔)

۲۔ جہنم سے بچنے کی دُعاء کے الفاظ:

حضرت ابوعمران الجونیؒ کہتے ہیں کہ

میں نے چار بزرگوں کو پایا جو یہ بات ناپسند سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے ''اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنَا مِنَ النَّارِ'' ''اے اللہ ہمیں آگ سے نجات عطا فرما'' کیونکہ یہ کہتے ہیں آگ سے آزاد وہ شخص ہوتا ہے جو اس میں داخل بھی ہو بلکہ وہ خود یوں دُعاء مانگتے تھے: ''نَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ'' (ہم آگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں)

۳۔ شفاعت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

''ایک انسان نے دُعاء مانگی ''اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جن کے حق میں تیرے محبوب کی شفاعت مقدر ہے۔'' حضرت حذیفہ فرمانے لگے بلاشبہ حق جل شانہٗ نے کامل مؤمنین کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے مستغنی فرما دیا ہے۔ شفاعت گنہگار مؤمنین کے لئے ہوگی۔''

بیہودہ باتوں سے خوش ہونے والا:

حضرت ابوسعید کہتے ہیں:

''جو انسان بیہودہ باتوں سے خوش ہوتا ہے کل قیامت کے روز اس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا۔

۴۔ رحمت کی جگہ:

حضرت لیث روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت مجاہدؒ ''اَللّٰھُمَّ اَدۡخِلۡنِیۡ فِیۡ مُسۡتَقَرِّ مِنۡ رَّحۡمَتِکَ'' (اے اللہ مجھے اپنی رحمت کے مستقر میں داخل فرما) کے ساتھ دُعاء مانگنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اس لئے کہ اس کی رحمت کی جائے مقام (مُسۡتَقَرّ) وہ آپ یعنی اللہ جل شانہٗ خود ہیں۔''

۵۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی کی گواہی:

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ایک آدمی حضرت شریحؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی گواہی کی گواہی دیتا ہوں۔ حضرت شریحؒ نے اس کو فرمایا تو اللہ کی گواہی کی گواہی مت دے تو اپنی گواہی دے کیونکہ اللہ جل شانہٗ کو صرف اور صرف حق بات پر گواہ بنایا جاسکتا ہے۔''

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا ''اِشۡرَبُوۡا یَا حَمِیۡرُ'' اے گدھو! پانی پی لو، تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی کی۔ اے موسیٰ میری مخلوق جس کو میں نے پیدا کیا ہے تو ان کو اشربوا یا حمیر کہتا ہے۔ یعنی ایسا نہیں کہنا چاہیے۔

۷۔کسی کو گدھا یا خنزیر کہنا:

حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ:

''جب ایک انسان دوسرے انسان کو "یا حِمَارُ" (اے گدھے) اور یا خنزیر (اے خنزیر) کہے گا تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اس کو گدھا بنایا؟ کیا تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو خنزیر بنایا تھا؟۔''

۸۔ حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ:

''جب ایک انسان اپنے بھائی کو''یا خنزیر''اے خنزیر کہہ کر پکارے گا تو قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا تو نے مجھے اس کو خنزیر پیدا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟''

۹۔میت کو کہے جانے والے الفاظ:

حضرت لیث کہتے ہیں کہ:

''حضرت مجاہدؒ میت کو کہی جانے والی بات اِسۡتَاْثَرَ اللّٰہُ بِہٖ کو ناپسند سمجھتے تھے، یعنی اللہ نے اس کو وفات دی۔''

۱۰۔روایت کرنے کے الفاظ:

حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ:

''مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ یوں کہا جائے عَلٰی قراء ۃ ابن مسعودِ بلکہ یوں کہا جائے کَمَا کَانَ اِبۡنُ مَسۡعُوۡدٍ یَقۡرَأُ مطلب اسکا یہ ہے یوں نہ کہا جائے کہ ابن مسعودؓ کی قراءۃ کے مطابق یوں ہے بلکہ یوں کہا کرو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یوں پڑھتے تھے۔''

۱۱۔لَعَمۡرُ اللّٰہ کہنا:

حضرت مغیرۃ کہتے ہیں کہ:

''حضرت ابراہیمؒ لَعَمۡرُ اللّٰہ (اللہ کی عمر کی قسم) کہنے سے ناراض ہوتے تھے لیکن بحمد اللہ کہنے کو پسند فرماتے۔''

۱۲۔کسی کی زندگی کی قسم کھانا:

حضرت اسماعیل بن سالم کہتے ہیں کہ حضرت قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے ایک انسان کی زندگی کی قسم کھانے سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ میں صلیب کی قسم کھاؤں۔''

نوٹ: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی زندگی کی قسم کھانا صلیب کی قسم کھانے سے بڑا گناہ ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ صلیب کی قسم کھانا درست ہے۔

۱۳۔قسم صرف اللہ کی کھاؤ:

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ:

''تم کسی کی بات کَلَّا وَاَبِیْکَ. کَلَّا وَالْکَعْبَةِ. کَلَّا وَحَیَاتِکَ اوراس جیسی اور باتوں میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہو، ان الفاظ کے ساتھ قسم مت کھاؤ، اے انسان ہر حال میں صرف اللہ کی قسم کھا اور اللہ کے ماسوا کی قسم مت کھا۔''

۱۴۔شرک خفی سے بچو:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

''تم میں سے کوئی شرک خفی (خفیہ شرک) کرتا ہے حتیٰ کہ اپنے کتے کو بھی شریک ٹھہرالیتا ہے اور کہتا ہے اگر یہ کتا نہ ہوتا تو آج کی رات ہمارا مال چوری ہو جاتا۔''

۱۵۔اپنے آپ کو کاہل نہ کہو:

حضرت سماک الحنفی کہتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ اسے ناپسند کرتے تھے کہ کوئی کہے کہ میں کاہل ہوں۔''

۱۶۔اَصْبَحْنَا وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ:

حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

''اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ مت کہو بلکہ اَصْبَحْنَا وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ کہو۔ ہم نے اس حال میں صبح کی کہ سب حکمرانی اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے۔''

۱۷۔نَعِمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا:

عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

''تم میں سے کوئی ''نَعِمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا'' نہ کہے یعنی تم سے اللہ تعالیٰ آنکھ ٹھنڈی کرے بلکہ یوں کہے''اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَینًا'' اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے دوسروں کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔''

۱۸۔اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ نہ کہو:

حضرت مطرفؒ کہتے ہیں کہ:

''اے انسان''اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ'' مت کہو بلکہ کہو''اِنَّ اللّٰہَ قَالَ''یعنی اللہ فرماتا ہے نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ اللہ نے فرمایا ہے۔حضرت مطرفؒ کہتے ہیں بسا اوقات انسان دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے جب اس سے پوچھا جائے یہ کون ہے؟ تو کہتا ہے۔لَا شَیْءَ کوئی چیز نہیں،کیا لاشی کوئی چیز نہیں ہے۔

نوٹ: یعنی اگر اسے اس چیز کا علم ہے پھر بھی کہتا ہے''کچھ نہیں'' تو ایک جھوٹ یہ ہوگیا۔دوسرا جھوٹ یہ ہوا کہ کچھ ہونے کو کچھ نہ ہونا کہہ دیا۔

حواشی

(۱) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا إسماعيل بن ابراهيم أبو يحيى التيمى حدثنا مغيرة قال.
(۲) حدثنا هارون بن عبدالله حدثنا سيار حدثنا جعفر حدثنا أبو عمران الجونى قال.
(۳) حدثنا عبدالله حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربى عن أبى مالک الأشجعى عن ربعى عن حذيفة رضى الله عنه قال.
(۴) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا عبدالله بن قبيصة عن ليث عن مجاهد رحمه الله.
(۵) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد
(۶) حدثنا سعيد بن سليمان عن أبى حفص الأبار عن الأعمش عن حيكم بن جبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما.
(۷) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا محمد بن فضيل عن الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال.
(۸) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا محمد بن حازم حدثنا الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال.
(۹) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن ليث عن جاهد رحمه.
(۱۰) حدثنا على بن الجعد أنبأنا ابن عيينة عن منصور عن إبراهيم رحمه الله.
(۱۱) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا محمد بن فضيل عن مغيرة عن إبراهيم رحمه الله قال.
(۱۲) حدثنا على بن الجعد أنبأنا هشيم عن إسماعيل بن سالم عن القاسم بن مخيمرة رحمه الله قال.
(۱۳) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربى عن العلاء بن المسيب عن أبيه عن كعب رضى الله عنه قال.
(۱۴) حدثنا عبدالله حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا ابن أبى خالد عن مولى لا بن عباس عن ابن عباس رضى الله عنهما.
(۱۵) حدثنا عبيدالله بن عمر الجشمى حدثنا يحيى بن سعيد عن مسعر عن سماک الحنفى سمع ابن عباس رضى الله عنهما.
(۱۶) حدثنا أبو مسلم الحرانى حدثنا مسكين بن بكير عن المسعودى عن عون بن عبدالله رحمه الله قال.
(۱۷) حدثنا عبدالله حدثنا أبو مسلم حدثنا مسكين بن بكير عن السمعودى عن عون بن عبدالله رحمه الله قال.
(۱۸) حدثنا محمد بن عمرو الباهلى حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة قال سمعت خالدا عن غيلان بن جرير عن مطرف قال.

باب ۱۸

دوسرے کے راز کی حفاظت کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ بات امانت ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ.

''جب آدمی بات کرتے ہوئے کسی طرف دیکھے تو یہ بات امانت ہے۔''

۲۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَدِيْثُ بَيْنَكُمْ أَمَانَةٌ.

''تمہاری آپس کی بات امانت ہے۔''

۳،۴۔ انتہائی احتیاط کا حکم:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ.

''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا۔''

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نیکی ظاہر کرنے کو برا سمجھا یا یہ مطلب ہے کہ آدمی سے غفلت ہو جاتی ہے یا کبھی سو بھی جاتا ہے۔'' لہٰذا یہ دعویٰ حقیقت کے خلاف ہو جائے گا۔

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کا ارشاد:

صدقہ بن عبدربہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَبِرَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ بَنُوْبَنِيْهِ يَعْبَثُوْنَ بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ آبَاؤُهُمْ أَلَا تَنْهَاهُمْ فَيَقُوْلُ يَا بَنِيَّ إِنِّيْ رَأَيْتُ مَا لَمْ تَرَوْا وَسَمِعْتُ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَسَمِعْتُ كَلَامَ رَبِّيْ وَقَالَ لِيْ حِيْنَ أَخْرَجَنِيْ مِنْهَا إِنْ أَنْتَ حَفِظْتَ لِسَانَكَ أَعَدْتُكَ إِلَيْهَا.

''جب آدم علیہ السلام بڑی عمر کے تھے تو ان کے پوتے ان کے ساتھ کھیلتے تھے، ان کے والد کہتے ابا جان! آپ انہیں روکتے نہیں ہیں؟ فرماتے اے بیٹو! میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جو تم نے نہیں دیکھا، اور میں نے وہ کچھ سنا ہے جو تم نے نہیں سنا، میں نے جنت کو دیکھا ہے اور اپنے رب کا کلام سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت سے رخصت کیا تو فرمایا اگر اپنی زبان کی حفاظت کرو گے تو یہی عمل تمہیں واپس میرے پاس لائے گا۔''

۶۔ جنت سے دور کرنے والی چیز:

بنت ابی الحکم غفاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمائے سنا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيْدَ رُمْحٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ.

''آدمی جنت کے اتنا قریب ہوتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف نیزے کی تانت جتنا فاصلہ باقی ہوتا ہے پھر وہ کوئی ایسا کلمہ کہتا ہے جس کے سبب صنعاء تک کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے۔''

حواشی

(۱) باب حفظ السر حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبدالله بن المبارک أنبأنا ابن أبي ذئب أخبرني عبدالرحمن بن عطاء عن عبدالملک بن جابر بن عتیک عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال.

(۲) وحدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبدالله أنبأنا حیوة بن شریح عن عقیل عن ابن شهاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.

(۳) حدثنا أبو خيثمة حدثنا يحيي بن سعيد عن ابن أبي حبيبة حدثنا الحسن عن أبي بكرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال.

(۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا عبدالصمد حدثنا همام عن قتادة عن الحسن عن أبي بكرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال.

(۵) حدثني محمد بن قدامة حدثني أبو حفص الدمشقي.

(۶) حدثنا محمد بن عمرو أبو بكر الباهلي حدثنا محمد بن أبي عدی عن محمد بن إسحاق عن سليمان بن سحيم عن امه ابنة ابی الحكم الغفارية رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول.

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

ا۔ حضرت حسنؒ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اپنے بھائی کے راز کو کسی سے ذکر کرنا بھی خیانت ہے۔''

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ:

''اپنے راز کو اپنے تک ہی رکھو کیونکہ ہر خیر خواہ کے بھی خیر خواہ ہوتے ہیں، میں نے گمراہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ چمڑے کے ایک ٹکڑے (زبان) کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتے۔''

۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کی احتیاط:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنا راز کبھی کسی ایسے آدمی کو نہیں بتایا جس نے اسے فاش کیا ہو اور مجھے اسے ملامت کرنی پڑی ہو، میں کسی کو اپنا ہمراز بنانے میں بڑی سختی سے کام لیتا ہوں۔''

۴۔ ولید بن عتبہ کا واقعہ:

میرے والد نے اپنے شیخ کے حوالہ سے بیان کیا کہ:

''حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولید بن عتبہ کو کوئی راز کی بات بتائی، کوئی تذکرہ ہوا تو ولید نے اپنے والد صاحب سے کہا ابا جان امیر المؤمنین نے جو بات آپ کو نہیں بتائی میں وہ آپ کے سامنے نہیں کھولنا چاہتا، والد صاحب نے کہا بیٹے مجھے وہ بات نہ بتاؤ کیونکہ جو راز کو چھپاتا ہے وہی صاحب اختیار ہوتا ہے اور جو راز کو ظاہر کر دیتا ہے تو پھر اس کے مخالف کو اس کے خلاف اختیار حاصل ہو جاتا ہے،

ولید کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابا جان باپ اور بیٹے میں بھی ایسا ہوتا ہے؟
والد نے کہا نہیں اے بیٹے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تم افشاءِ راز کے ساتھ اپنی زبان کو آلودہ نہ کرو،

ولید کہتے ہیں پھر میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا:

اے ولید میرے بھائی نے تمہیں غلامی کی رسی سے آزاد کرا لیا۔''

۵۔ایک دیہاتی کی نصیحت:

میرے والد صاحب نے ہمدان کے ایک آدمی کے حوالہ سے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دیہاتی سے سنا وہ اپنے چچازاد بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ:

''تم اپنے راز کو قلتِ کلام اور گفتگو میں محتاط رہنے سے ہی محفوظ رکھ سکتے ہو۔''

۶۔حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

''اے بکر بن ماعز اپنی زبان کو روک کر رکھو، صرف وہی بات کہو جو تمہارے لئے مفید ہو، ایسی بات نہ کہو جو نقصان دہ ہو۔''

۷۔حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط:

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے بتایا جو ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیس سال رہا تھا کہ:

''حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ ایسا کلام کہا جو بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے۔''

۸۔ ابو حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

''میں نے حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا کے کسی معاملہ کا تذکرہ کرتے نہیں سنا۔''

۹۔حضرت ابراہیم تیمیؒ کی احتیاط:

عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

''حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے کبھی سر اوپر اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ، اور نہ ہی میں نے انہیں کبھی دنیا کے کسی معاملہ میں مشغول پایا۔''

۱۰۔ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی کو نصیحت:

ابوحیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد صاحب کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی ان کے پاس آئی اور کہا ابا جان میں جا کر کھیلتی ہوں، فرمایا بیٹا جاؤ اور اچھی باتیں کہو۔''

۱۱۔قابل تعریف خصلت:

حضرت یحیی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نے کسی کی تعریف کی تو ایک بزرگ نے اس سے پوچھا تم اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ اس نے کہا وہ بولنے میں بہت محتاط ہے۔''

۱۲۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی احتیاط:

ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے بولنے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر محتاط کسی کو نہیں دیکھا۔''

۱۳۔ امیہ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ

ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا ''تمہاری بغل کے نیچے''

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی خوب سے خوب تر انداز میں بات کرے تو اسے کیا نقصان ہے؟

حاضرین نے کہا اس آدمی کی اس بات کی بہتر تعبیر کیا ہو سکتی ہے؟ فرمایا اگر یہ کہتا ''تیرے ہاتھ کے نیچے'' تو خوب ہوتا۔''

۱۴۔ مؤمن کا عمل:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''مومن جب بات کرنے لگتا ہے تو سوچتا ہے اگر بات کرنے میں اس کا فائدہ ہو تو بولتا ہے اور اگر نقصان ہو تو خاموش رہتا ہے اور بدکردار آدمی کی زبان تو بس چلتی ہی رہتی ہے۔''

۱۵۔ دانا و نادان کا فرق:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ دانا کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب وہ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو دل سے پوچھتا ہے اگر بات مفید ہو تو بولتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے۔ اور جاہل کا دل اس کی زبان پر ہوتا ہے، اس کی زبان پر جو آتا ہے کہتا رہتا ہے دل کی طرف رجوع نہیں کرتا۔''

۱۶۔ حضرت ابو حازمؒ کا قول:

عبدالعزیز بن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حاکم سے فرمایا اگر مجھے اپنی زبان کی حفاظت کا فکر نہ ہوتا تو آج میں تم پر اپنا سینہ صاف کر دیتا۔''

۱۷۔ طلحہ بن مصرفؒ:

صلت بن بسطام کہتے ہیں مجھ سے ایک ایسے آدمی نے کہا جو حضرت شعبی و حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہما کی مجلس میں بیٹھ چکا تھا کہ:

''میں نے طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر زبان پر قابو رکھنے والا کسی کو نہیں پایا۔''

۱۸۔ میمون بن سیاہ کہتے ہیں:

بیس سال ہو گئے ہیں کبھی کوئی بات بغیر سوچے سمجھے نہیں کی اگر کبھی کہی تو مجھے اس پر ندامت ضرور ہوتی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔''

۱۹۔ حضرت کعبؒ کا قول:

ابو سلمہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''کم بولنا بہت بڑی دانائی ہے، لہٰذا تم خاموشی کو لازم کر لو، کیونکہ یہ بہت اچھی خصلت ہے، ذمہ داری کم ہوتی ہے اور گناہ بھی کم ہوتے ہیں۔''

۲۰۔ عبدالملک بن ابجرؒ:

صلت بن بسطام تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھ سے فرمایا:

''عبدالملک بن ابجر کی مجلس کے پابند بنو اور ان سے کلام میں محتاط رہنا سیکھو، میں نے کوفہ میں ان سے بڑھ کر زبان کی انتہائی حفاظت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔''

۲۱۔ حضرت مسعرؒ:

ابو خالد احمر کہتے ہیں:

''حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عمروں میں سب سے زیادہ طویل خاموشی والے تھے۔''

۲۲۔ خلیدؒ کا قول:

مرزوق موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں خلید بن دعلج رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا:

''جس کلام کے بغیر کام چل سکتا ہو اسے چھوڑ دو، اگر ایسا کرو گے تو سلامتی میں رہو گے، مگر مجھے تم ایسا کرتے نظر نہیں آتے۔''

۲۳۔ حضرت انسؓ کی نصیحت:

زیاد نمیری کہتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کسی کام کے لئے بھیجا تو اس سے فرمایا:

''ایسے کام سے بچنا جس سے تجھے معذرت کرنا پڑے اور جب بھی کوئی بات کرنے کا ارادہ کرو تو بات کرنے سے پہلے اس میں غور کرلو، اگر مفید ہو تو کرو مضر ہو تو نہ کرو اس سے خاموشی بہتر ہے۔''

۲۴۔ حضرت صالحؒ کی نصیحت:

عبیداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ایسی بات سے بچو جو تمہارے دین کو نقصان پہنچائے۔''

۲۵۔ طویل خاموشی عبادت ہے:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کہا جاتا تھا کہ طویل خاموشی عبادت کی چابی ہے۔''

۲۶۔ حضرت ابو مالکؒ کا شعر:

یحیی بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

میں نے ضیغم کے ہمسائے سے کہا آپ نے کبھی حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ کو شعر پڑھتے بھی سنا ہے؟ کہا میں نے انہیں فقط ایک مصرعہ پڑھتے سنا ہے۔ میں نے کہا وہ کون سا ہے؟ کہا:

''قَدْ یَخْزَنُ الْوَرَعُ التَّقِیُّ لِسَانَهٗ حَذَرَ الْکَلَامِ .''

''متقی پرہیز گار آدمی کلام میں احتیاط کے سبب اپنی زبان روکے رکھتا ہے۔''

۲۷۔ چالیس سال خاموشی سیکھنا:

ارطاۃ بن منذر کہتے ہیں:

''ایک آدمی نے چالیس سال کنکری کے ذریعہ خاموشی سیکھی، اسے وہ اپنے منہ میں رکھتا، کھانے، پینے اور سونے کے علاوہ کبھی منہ سے نہ نکالتا۔''

۲۸۔ خاموشی سیکھنے کی مشق:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمارا ایک ساتھی جمعہ سے جمعہ تک کلام میں احتیاط کرتا تھا۔''

۲۹۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

علاء بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر کے دوران گنگنانے لگے، پھر فرمایا تم نے مجھے بے فائدہ کلام پر تنبیہ کیوں نہ کی۔''

۳۰۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ:

حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر کے دوران جب ایک جگہ ٹھہرے تو اپنے غلام سے فرمایا'' دستر خوان ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اس میں مشغول ہوں، اس پر میں نے اعتراض کیا تو فرمایا:

''جب سے میں مسلمان ہوا ہوں کبھی بغیر ناپے تولے کوئی کلمہ نہیں کہا سوائے میرے اسی ایک جملہ کے، تم میرا یہ جملہ یاد نہ رکھنا۔''

۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زبان سے کہا:

''تو ہلاک ہو جائے، اچھی بات کہہ اور مزے میں رہ، ورنہ جان لے کہ تجھے ندامت اٹھانا پڑے گی۔''

کسی نے کہا آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ فرمایا:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن انسان پر سب سے زیادہ سختی زبان کی وجہ سے ہوگی الّا یہ کہ اچھی بات کہی تو انعام پائے گا یا خاموش رہا تو سلامتی میں رہے گا۔''

۳۲۔عمرو بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

سعد بن عامرؒ کہتے ہیں:

''عمرو بن عبید کے سامنے طیلسانی کپڑا لایا گیا تو کہا ''اس سے زیادہ عمدہ کپڑا اور کوئی نہیں ہے'' یہی بات پچاس سال تک ان کا عیب شمار کیا جاتا رہا، لوگ کہتے عمرو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتے۔''

حواشی

(۱) حدثنا جمیل انبأنا عبداللّٰہ أنبأنا المبارک بن فضالة عن الحسن رحمه اللّٰہ قال سمعته یقول.

(۲) حدثنا یوسف بن موسی حدثنا جریر عن حمزة الزیات قال قال علی بن أبی طالب رضی اللّٰہ عنه.

(۳) حدثنی عبداللّٰہ بن أبی بدر أنبأنا زید بن الحباب عن موسی بن علی عن أبی قال.

(۴) وحدثنی أبی عن بعض أشیاخه قال.

(۵) حدثنی أبی عن رجل من همدان قال.

(۶) حدثنی عبدالرحمن بن صالح حدثنا سعید بن عبداللّٰہ بن الربیع ابن خثیم عن نسیر بن ذعلوق عن بکر بن ماعز عن الربیع بن خثیم رضی اللّٰہ عنه قال.

(۷) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا محمد بن الحسن الأسدی عن مفضل عن رجل عن أبراهیم التیمی قال.

(۸) حدثنا أحمد بن عمران حدثنا محمد بن فضیل حدثنا أبو حیان التیمی عن أبیه قال.

(۹) حدثنا إسحاق بن إبراهیم أنبأنا عبدالرحمن بن مهدی عن هشیم عن العوام بن حوشب قال.

(۱۰) حدثنا أحمد بن عمران الأخنسی حدثنا محمد بن فضیل حدثنا أبو حیان التیمی عن أبیه قال.

(۱۱) حدثنی علی بن أبی مریم عن أبی إسحاق الطالقانی حدثنا الولید بن مسلم عن الأوزاعی عن یحی رحمه اللّٰہ قال.

(۱۲) وحدثنی ابن أبی مریم عن مطرف أبی مصعب قال حدثنی عبدالعزیز الماجشون عن أبی عبید قال.

(۱۳) حدثنی محمد بن عباد بن موسی العکلی حدثنا یحیی بن سلیم عن أمیه بن عبداللّٰہ بن عمرو بن عثمان قال.

(۱۴) حدثنی ابن أبی مریم عن عثمان بن زفر حدثنا محمد بن عبدالعزیز التیمی قال ذکر الحسن عن إبراهیم التیمی رحمه اللّٰہ قال.

(۱۵) حدثنا یعقوب بن إبراهیم العبدی حدثنا عبدالرحمن بن مهدی عن أبی الأشهب عن الحسن رضی اللّٰہ عنه قال.

(۱۶) وحدثنی علی بن الحسن عن مطرف أبی مصعب قال سمعت عبدالعزیز بن الماجشون قال قال أبو حازم.

(۱۷) وحدثنی علی بن الحسن عن زکریا بن عدی حدثنا الصلت ابن بسطام.

(۱۸) وحدثنی علی بن حجاج بن نصیر حدثنا جسر أبو جعفر قال سمعت میمون بن سیاه یقول.

(١٩) حدثني محمد بن إدريس حدثنا أبو النضر الدمشقي حدثنا إسماعيل بن عياش عن أبي سلمة الصنعاني عن كعب قال.

(٢٠) حدثني علي بن أبي مريم عن زكريا بن عدي عن الصلت بن بسطام التيمي قال.

(٢١) حدثني أبي مريم عن زكريا بن عدي قال سمعت أبا خالد الأحمر قال.

(٢٢) حدثني ابن أبي مريم عن خالد بن يزيد حدثني مرزوق الموصلي قال.

(٢٣) وحدثني ابن أبي مريم عن يحيى بن أبي بكير عن عمارة بن زاذان الصيدلاني قال سمعت زيادالنميري يقول.

(٢٤) حدثني علي بن أبي مريم عن عبيدالله بن محمد قال.

(٢٥) حدثني علي عن الحميدي عن سفيان قال.

(٢٦) حدثنا محد بن الحسين حدثني يحيى بن بسطام قال.

(٢٧) حدثني محمد بن ناصح حدثنا بقية بن الوليد عن أرطاة بن المنذر قال.

(٢٨) حدثني عبدالصمد بن يزيد قال سمعت فضيل بن عياض رحمه الله يقول.

(٢٩) حدثنا المثنى بن معاذ حدثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت إسحاق بن سويد قال.

(٣٠) حدثنا أبو عبدالرحمن محمد بن عمران ابن أبي ليلى حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال.

(٣١) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا إسحاق بن منصور السلولي عن عبدالسلام يعني ابن حرب عن سعيد الجريري عن مطرف بن الشخير قال.

(٣٢) حدثني أبو صالح المروذي قال سمعت حاتم بن عطاء قال سمعت سعد بن عامر يقول.

باب ۱۹

سچ بولنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ جنت کا راستہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا.

''بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے، اس میں شک نہیں کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔''

۲۔ جنت کی ضمانت:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِضْمَنُوا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِصْدُقُوا إِذَا تَحَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُّمْ وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوْجَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ.

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نگاہوں کو پست رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔''

۳۔تین انمول اوصاف:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ لَمْ يَضُرَّكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا صِدْقُ حَدِيْثٍ وَحِفْظُ أَمَانَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طَعْمَةٍ.

''جب تم میں تین اوصاف ہوں تو دنیا کی کسی بھی چیز کا تمہارے پاس نہ ہونا مضر نہ ہوگا، سچ بولنا، امانتدار ہونا اور حلال کھانا۔''

۴۔نجات سچ ہی میں ہے:

منصور بن معتمرؒ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَحَرَّوْا الصِّدْقَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ فِيهِ الْهَلَكَةَ فَإِنَّ فِيهِ النَّجَاةُ.

''سچ کو ڈھونڈو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے مگر درحقیقت اس میں نجات ہے۔''

۵۔کامل ایمان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيْمَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يُؤْثِرُ الصِّدْقَ وَحَتّٰى يَتْرُكَ الْكِذْبَ فِي الْمَزَاحَةِ وَالْمِرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا.

''بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک سچ کو ترجیح نہ دے اور جب تک مزاح میں اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے میں جھوٹ نہ چھوڑے۔''

حواشی

(۱) حدثنا خيثمة حدثنا جرير عن منصور عن أبی وائل عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

(۲) حدثنا يحيی بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرنی عمرو ابن أبی عمرو عن المطلب عن عبادة بن الصامت رضی اللّٰه عنه أن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال.

(۳) حدثنا هارون بن عمرو القرشی حدثنا يحيی بن حسان حدثنا ابن لهيعة حدثنا الحارث بن يزيد عن عبدالرحمن بن حجيرة عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال.

(۴) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا مروان بن معاوية عن مجمع بن يحيی الأنصاری عن منصور بن المعتمر رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

(۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا روح بن عبادة حدثنا عبدالعزيز ابن عبداللّٰه بن أبی سلمة حدثنا منصور بن أذين عن مكحول عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔ بات کا حُسن:

محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''بات کا حسن سچائی میں ہے۔''

۲۔ نجات کی چابی:

ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک آدمی اپنی قوم والوں سے کہہ رہا تھا کہ:

''سچ کو قابو رکھو کیونکہ اسی میں نجات ہے۔''

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کی نصیحت:

ابوحصین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا مجھے مفید وجامع باتیں ارشاد فرمایئے! فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم رہ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، ہر حال میں قرآن کے ساتھ رہ، جو چھوٹا بڑا سچ بولے اسے قبول کر خواہ تمہارا دشمن ہو تب بھی اور جو تم سے جھوٹ بولے اسے رد کرو، چھوٹا ہو یا بڑا اور خواہ تمہارا قریبی اور محبوب ہو تب بھی۔''

۴۔ حضرت ربعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

ابو بردۃ بن عبداللہ بن ابی بردۃ کہتے ہیں:

''یہ بات مشہور تھی کہ حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، ان کے دو بیٹے خراسان کا سفر کر کے لوٹے تو حکومت کی طرف سے دیئے گئے اجازت نامے کی تاریخ سے لیٹ ہو گئے، سرکاری اہلکار حجاج کے پاس آیا اور کہا لوگ گمان کرتے ہیں کہ ربعی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اس کے بیٹے قانون کی خلاف ورزی کر کے خراسان سے لوٹے ہیں۔

حجاج نے کہا ربعی کو میرے پاس بلالاؤ، جب حضرت ربعی آ گئے تو حجاج نے کہا اے شیخ! ربعی نے فرمایا کیا چاہتے ہو؟ کہا آپ کے بیٹوں کو کیا ہوا، فرمایا مدد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مانگی جاتی ہے، میں تو انہیں گھر چھوڑ کر آیا ہوں، حجاج نے کہا کوئی بات نہیں میں ان کی وجہ سے آپ کو تکلیف نہیں دیتا، وہ آپ ہی کے پاس رہیں۔"

نوٹ: حجاج کی سخت گیری معلوم ہونے کے باوجود حضرت ربعی نے بیٹوں کو بچانے کے لیے کوئی حیلہ اختیار نہیں کیا بلکہ صاف اور سچی بات کہہ دی کہ بیٹے گھر میں موجود ہیں۔

۵۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

اوسط بن اسماعیل بن اوسط رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے ایک سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"لوگو! پچھلے سال اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس منبر پر) جلوہ افروز تھے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے، پھر فرمایا:

"سچ بولنے کی پابندی رکھنا کیونکہ سچ نیکی کا ساتھی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور جھوٹ سے بچتے رہنا کیونکہ جھوٹ بدکاری کا ساتھی ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جائیں گے۔"

۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

مرۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ:

"سچ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور اس کے دل میں نیکی ثبت ہو جاتی ہے اور برائی کے لئے سوئی جتنی جگہ بھی نہیں رہتی جس میں وہ ٹھہر سکے۔"

۷۔ عبدالملک بن مروان:

اسعد بن عبیداللہ مخزومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا:

"میرے بیٹوں کو سچ بولنا اسی طرح سکھاؤ جس طرح انہیں قرآن کریم سکھاتے ہو۔"

حواشی

(۱) حدثنی علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن یزید بن خمیر قال سمعت سلیم بن عامر یحدث عن أوسط بن إسماعیل بن أوسط.

(۲) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة أخبرنی عمرو بن مرة قال سمعت مرة الهمدانی قال.

(۳) حدثنا الهیثم بن خارجة الهیثم بن عمران قال سمعت أسعد بن عبیدالله المخزومی قال.

(۴) حدثنا عبدالعزیز بن بحر حدثنا أبو عقیل عن محمد بن نعیم مولی عمر بن الخطاب عن محمد بن عمر بن علی بن أبی طالب عن جده علی رضی الله عنه قال.

(۵) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا أبو داود عن شعبة أخبرنی عمارة بن أبی حفصة سمع أبا مجلز یقول.

(۶) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا ابن علیة عن لیث عن أبی حصین.

(۷) حدثنا عمر بن بکیر النحوی أنبأنا أبو عبدالرحمن الطائی أنبأنا أبو بردة بن عبدالله بن أبی بردة قال.

باب ۲۰

وعدہ پورا کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ وعدہ عطیہ ہے:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعِدَةُ عَطِيَّةٌ.

''وعدہ ایک عطیہ ہے۔''

۲۔ وعدہ قرضہ ہے:

ابن لھیعہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْوَأْیُ یَعْنِیُ الْوَعْدَ مِثْلُ الدَّیْنِ أَوْ أَفْضَلُ.

''وعدہ قرضہ کی طرح ہے یا اس سے بڑھ کر ہے۔''

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَیْعٍ قَبْلَ أَنْ یُبْعَثَ فَبَقِیَتْ لَهُ بَقِیَّةٌ فَوَعَدتُّهُ أَنْ آتِیَهِ بِهَا فِیُ مَکَانِهٖ ذٰلِکَ فَنَسِیْتُ یَوْمِیُ وَالْغَدَفَأَتَیْتُهُ فِیُ الْیَوْمِ الثَّالِثِ وَهُوَ فِیُ مَکَانِهٖ فَقَالَ یَا فَتٰی لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُکَ.

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ان سے ایک سودا کیا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ بقایا رہ گیا تو میں نے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لاتا ہوں، میں گیا تو وہ بات مجھے اس دن بھی اور اگلے دن بھی بھول گئی، تیسرے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا اے نوجوان! تم نے مجھ پر مشقت ڈالی ہے، میں تین دن سے یہیں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔''

حواشی

(۱) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن أبی عدی عن یونس عن الحسن رضی اللّٰہ عنہ أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال۔

(۲) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا إبراهیم أبو إسحاق الطالقانی حدثنا عبداللّٰہ بن المبارک عن ابن لهیعة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

(۳) حدثنا أحمد بن إبراهیم ثنا محمد بن سنان ثنا إبراهیم بن طهمان عن بدیل بن میسرة عن عبد الکریم عن عبداللّٰہ بن شقیق عن أبیہ عن عبداللّٰہ بن ابی الحمساء رضی اللّٰہ عنہ قال۔

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

ا۔ فضل بن عباسؒ:

یحیی بن سعید اموی کہتے ہیں مجھے ابن خربوذ نے فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لھب کے اشعار سنائے جن کا مطلب یہ تھا کہ:

''ہم ایسے لوگ ہیں سچ بولنا جن کی عادت ہے، ہماری رائے فیصلہ کن ہوتی ہے اور ہمارے لوگ حیاء غالب ہونے کے سبب مریض نظر آتے ہیں حالانکہ انہیں کوئی بیماری نہیں ہے......''

۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ہارون بن رناب کہتے ہیں:

''جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب تھا تو فرمایا ایک قریشی نے میری بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دیا تھا، میں نے اس سے اس بارے وعدہ کے مشابہ کوئی بات کی ہوئی تھی، اللہ کی قسم میں نفاق میں تیسرا حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے نہیں ملنا چاہتا تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دیا۔''

۳۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ:

یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک آدمی سے ایک متعین جگہ کا وعدہ کیا، وہ آدمی بھول گیا اور آپ بائیس دن تک وہیں بیٹھے رہے، وہ بائیس دن کے بعد آیا۔''

۴۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

عبدربہ قصاب کہتے ہیں:

''میں نے حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ کیا کہ میں ان کے لئے قربانی کا جانور خرید لاتا ہوں، میں کسی مصروفیت کے سبب ان سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا،

دوپہر کے وقت مجھے یاد آیا تو گیا، حضرت محمد بن سیرین میرے انتظار میں بیٹھے تھے، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا، اتنا چھوٹا سا قصور تو تم سے قبول کیا جا سکتا ہے، میں نے کہا میں اس وقت مصروف ہو گیا تھا بعد میں میرے ساتھیوں نے کہا اب نہ جاؤ وہ جا چکے ہوں گے، اب تک کہاں بیٹھے ہوں گے؟

فرمایا اگر تم سورج غروب ہونے تک بھی نہ آتے تو میں اس جگہ سے نہ اٹھتا سوائے نماز اور رفع حاجت کے۔''

۵۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں:

''میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا اگر کوئی آدمی دوسرے سے کسی متعین جگہ کا وعدہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا اسے اگلی نماز تک وہیں بیٹھا رہنا چاہیے۔''

۶۔ وعدہ سے بچو:

فرات بن سلیمان کہتے ہیں بزرگ کہا کرتے تھے کہ:

''تم سے کوئی چیز مانگی جائے تو وعدہ نہ کرو بلکہ کہو اگر مقدر میں ہوا تو کام ہو جائے گا۔''

۷۔ حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

شعبہ کہتے ہیں:

''میں نے جب بھی ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی وعدہ کیا تو جدا ہوتے وقت انہوں نے یہ ضرور کہا کہ میرا تم سے وعدہ نہیں ہے، لیکن جب مقررہ جگہ پر میں پہنچتا تو وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے ہوتے۔''

۸۔ حضرت رقبہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''رقبہ رحمۃ اللہ علیہ باتوں باتوں میں ہم سے وعدہ کر لیتے، پھر کہتے میرے اور تمہارے درمیان وعدہ نہیں ہے، مگر وہ وعدہ کی جگہ پر ہم سے پہلے پہنچے ہوتے تھے۔

۹۔ وعدہ کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا:

ابواسحٰق کہتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد کہا کرتے تھے کہ جب وعدہ کے وقت ان شاء اللہ کہہ لیا جائے تو اگر وہ پورا نہ ہو سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔''

۱۰۔ عوف بن نعمان کا قول:

عوام بن حوشب ایک آدمی سے جسے لھب بن خندق کہا جاتا تھا نقل کرتے ہیں کہ عوف بن نعمان زمانۂ جاہلیت میں کہا کرتے تھے:

''پیاسا کھڑے کھڑے مرجانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں وعدہ کی خلاف ورزی کروں۔''

حواشی

(۱) حدثنی سلیمان بن منصور أبو شیخ الخزاعی عن یحیی بن سعید الأموی قال.

(۲) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنی محمد بن کثیر عن الأوزاعی عن هارون بن رئاب قال لما حضرت عبداللّٰہ بن عمرو الوفاۃ رضی اللّٰہ عنہ قال.

(۳) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا مسلم بن إبراهیم حدثنا کعب بن فروخ الرقاشی ثنا یزید الرقاشی رحمہ اللّٰہ.

(۴) حدثنی أحمد بن إبراهیم حدثنی عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنا عبد ربہ القصاب قال.

(۵) حدثنا أحمد حدثنا محمد بن الصباح البزاز حدثنا إسماعیل بن زکریا عن الحسن بن عبیداللّٰہ قال.

(۶) وحدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا مبشر بن إسماعیل الحلبی حدثنی فرات بن سلمان قال.

(۷) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا أبو داود الطیالسی عن شعبۃ رحمہ اللّٰہ قال.

(۸) حدثنا أحمد حدثنا موسی بن إسماعیل حدثنا أبو عوانۃ قال.

(۹) حدثنا أحمد حدثنا أبو معاویۃ حدثنا حجاج عن أبی إسحاق قال.

(۱۰) حدثنا إبراهیم بن عبداللّٰہ حدثنا هشیم عن العوام بن حوشب عن رجل منهم یقال له لهب بن خندق قال.

باب ۲۱

جھوٹ کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال:

اوسط بن اسمٰعیل سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ایک سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمار ہے تھے:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلٍ مَقَامِیْ ھٰذَا ثُمَّ بَکٰی ثُمَّ قَالَ إِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَإِنَّہٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَھُمَا فِی النَّارِ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے سال میری اسی جگہ پر جلوہ افروز تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، پھر فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ کے ساتھ گناہگاری آتی ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں لے جاتی ہیں۔''

۲۔ جھوٹ کا انجام:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ إِلَی الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ إِلَی النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبُ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔

''اس میں شک نہیں کہ جھوٹ گناہ گاری کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ گاری جہنم کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

۳۔ منافق کی نشانیاں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتُمِنَ خَانَ.

''منافق کی علامتیں تین ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔''

۴۔ خالص منافق:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ.

''چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور اگر کسی میں ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک علامت ہوتی ہے جب تک اسے چھوڑے نہیں، وہ چار خصلتیں یہ ہیں جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب معاہدہ کرے تو دھوکہ کرے۔''

۵۔ مومن جھوٹا نہیں ہوتا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلٰى كُلِّ خُلَّةٍ يُطْبَعُ أَوْيُطْوٰى عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ.

''مؤمن کو ہر خصلت فطرتاً ملتی ہے سوائے خیانت و جھوٹ کے۔''

۶۔ تین مبغوض ترین آدمی:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوْ.

''تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظرِ رحمت نہ فرمائیں گے بوڑھا زانی، جھوٹا حاکم اور متکبر حاجتمند۔''

۷۔ جھوٹے کا ایمان نہیں:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا مومن جھوٹ بولتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ مَنْ حَدَّثَ فَكَذَبَ.''

''اس آدمی کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر کوئی ایمان نہیں ہے جو بات کرے تو جھوٹ بولے۔''

۸۔ سب سے بری خصلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

مَا كَانَ مِنْ خُلُقٍ أَشَدُّ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِذْبِ وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطَّلِعُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْكِذْبِ فَمَا يَنْحَلُ مِنْ صَدْرِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ لِلّٰهِ مِنْهَا تَوْبَةً.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جھوٹ سے بڑھ کر بری خصلت کوئی نہیں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کے جھوٹ بولنے کی خبر ملتی تو اس سے دلی طور پر خوش نہ ہوتے، جب تک یہ علم نہ ہو جاتا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی ہے۔''

۹۔جھوٹ منافقت ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُوْتُمِنَ خَانَ.

''منافق کی نشانیاں تین ہیں، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔''

۱۰۔جھوٹے کی گواہی:

موسیٰ بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''رَدَّ شَهَادَةَ رَجُلٍ فِي كَذِبَةٍ.''

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹے کی شہادت رد فرمادی تھی۔''

۱۱۔ہر جھوٹ گناہ ہے:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا تو ارشاد فرمایا:

أَيُّهَاالنَّاسُ مَا يَحْمِلُكُمْ أَنْ تَتَتَابَعُوْا بِالْكِذْبِ كَمَا تَتَتَابَعُ الْفَرَاشُ فِي النَّارِ كُلُّ الْكِذْبِ يُكْتَبُ عَلٰى اِبْنِ آدَمَ إِلَّا ثَلاثَ خِصَالٍ رَجُلٌ كَذَبَ إِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَرَجُلٌ كَذَبَ بَيْنَ امْرَأَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَرَجُلٌ كَذَبَ فِيْ خَدِيْعَةِ الْحَرْبِ.

''لوگو! تمہیں کون سی چیز جھوٹ کے پیچھے لگنے پر ابھارتی ہے جیسا کہ پروانے شمع کے پیچھے لگتے ہیں، ہر جھوٹ ابن آدم کا گناہ لکھا جاتا ہے، سوائے تین صورتوں کے وہ آدمی جو بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولے، وہ آدمی جو دو کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے، اور وہ جو جنگ میں حیلہ کے طور پر جھوٹ بولے۔''

۱۲۔ صلح کرانا:

ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط حدیث بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لَیۡسَ الۡکَذَّابُ الَّذِیۡ یُصۡلِحُ بَیۡنَ النَّاسِ فَیَقُوۡلُ خَیۡرًا وَیَنۡمِیۡ خَیۡرًا.

''وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، وہ تو اچھی بات کہتا ہے اور اچھائی پھیلاتا ہے۔''

۱۳۔ نہ جھوٹ بولو نہ خیانت کرو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَاتَكْذِبُوْا وَإِذَا أُوْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُوْنُوْا.

''جب تم کوئی بات کہو تو جھوٹ نہ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو۔''

۱۴۔ تین مستثنیٰ صورتیں:

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کُلُّ کِذْبٍ مَکْتُوْبٌ کِذْبٌ لَا مَحَالَةَ إِلَّا الْکِذْبَ فِیْ ثَلَاثٍ الْکِذْبُ فِیْ الْحَرْبِ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَکِذْبُ الرَّجُلِ فِیْمَا بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ لِیُصْلِحَ بَیْنَهُمَا وَکِذْبُ الرَّجُلِ اِمْرَتَهٗ.

''ہر جھوٹ لامحالہ جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے سوائے اس جھوٹ کے جو تین مقاصد کے لئے بولا جائے، (۱) وہ جو جنگ میں بولا جائے کیونکہ جنگ نام ہی دھوکہ کا ہے (۲) وہ جھوٹ جو دو آدمیوں میں صلح کے لئے کوئی بولے (۳) آدمی کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا۔''

حدیث کے ایک راوی کہتے ہیں بیوی سے جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو

امیدیں دلانا اور وعدہ کرنا۔'' حدیث نمبر ۱۱ میں یہ صراحت سے گذر چکا ہے کہ یہ لچک بیوی کو راضی رکھنے کے لیے ہے۔

۱۵۔ جھوٹے خطیب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ رَأَیْتُ رِجَالاً تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلاءِ یَا جِبرِیْلُ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِکَ الَّذِیْ یَأمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتَابَ أَفَلایَعْقِلُوْنَ.

''جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے خود کو بھول جاتے تھے، اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے مگر اسے سمجھتے نہ تھے۔''

۱۶۔ خطبہ بارے باز پرس:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ یَخْطُبُ خُطْبَةً إِلاَّ اللّٰهُ سَائِلُهٗ عَنْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَا أَرَدْتَّ بِهَا.

''جو بندہ بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پوچھیں گے تیرا کیا ارادہ تھا۔''

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو رونے لگے، پھر فرمایا تم سمجھتے ہو کہ تم سے بات کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے جبکہ میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے اس بارے میں پوچھیں گے کہ تیرا اس کلام سے کیا مقصد تھا۔

اے اللہ آپ میرے دل کا حال بخوبی جانتے ہیں، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرا بات نہ کرنا آپ کو پسند ہے تو میں کبھی دو آدمیوں کے سامنے بات بھی نہ کروں۔''

۱۷۔ بچے سے وعدہ پورا نہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ قَالَ لِصَبِيَّةٍ هَا أُعْطِيكَ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَ كِذْبَةٌ.

''جس نے بچے سے کہا میں تجھے دوں گا، پھر اسے کچھ نہ دیا تو یہ بھی اس کا جھوٹ لکھا جائے گا۔''

۱۸۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا واقعہ:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''كُنْتُ صَاحِبَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّتِي هَيَّئْتُهَا وَأَدْخَلْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ نِسْوَةٌ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَاوَجَدْنَا عِنْدَهُ قِرًى إِلَّا قَدَحًا مِنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهُ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاسْتَحْيَتِ الْجَارِيَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَا تَرُدِّيْ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْ مِنْهُ قَالَتْ فَأَخَذَتْهُ عَلَيَّ حَيَاءٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلِيْ صَوَاحِبَكِ فَقُلْنَ لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعْنَّ جُوْعًا وَكِذْبًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لِشَيْءٍ تَشْتَهِيْهِ لَا أَشْتَهِيْهِ أَيُعَدُّ ذٰلِكَ كِذْبًا قَالَ وَإِنَّ الْكِذْبَ لَيُكْتَبُ كِذْبًا حَتَّى الْكُذَيْبَةَ كُذَيْبَةً.

''میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کو تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، میرے ساتھ اور عورتیں بھی تھیں، اللہ کی قسم ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں سوائے ایک پیالہ دودھ کے میزبانی کے لئے اور کچھ نہ پایا،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عنایت فرمایا کہ دلہن کو بلائیں وہ جھجھکنے لگیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا واپس نہ لوٹاؤ، پیالہ لے لو، انہوں نے جھجھکتے ہوئے پیالہ لے لیا اور اس سے کچھ پیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ والیوں کو دے دو، ہم نے کہا ہمیں طلب نہیں ہے ارشاد فرمایا بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اگر طلب ہوتے ہوئے کوئی کہے مجھے طلب نہیں تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ ارشاد فرمایا:

''جھوٹ جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹا بھی۔''

۱۹۔ دو جھوٹوں کا ایک جھوٹا:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ يَرىٰ اَنَّهٗ كِذْبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَذَّابِيْنِ.

''جس نے کوئی بات نقل کی اور اسے علم ہے کہ یہ جھوٹی ہے تو یہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔''

۲۰۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ رَوىٰ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرىٰ اَنَّهٗ كِذْبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَذَّابِيْنِ.

''جو میرے حوالہ سے کوئی بات نقل کرے اور اسے علم ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔''

۲۱۔ بدترین راوی:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سن لو کہ سب سے بدترین راوی جھوٹے راوی ہیں، سن لو کہ جھوٹ نہ سنجیدگی میں جائز ہے نہ مزاح میں اور نہ اس صورت میں کہ آدمی بچے سے کسی شے کا وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے، سن لو کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے، سن لو کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ جنت میں لے جاتا ہے، سچے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سچا اور نیک ہے۔ جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جھوٹا و بدکار ہے سن لو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

''آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن یزید بن خمیر قال سمعت سلیم بن عامر یحدث.

(۲) حدثنا أبو خیثمة حدثنا جریر عن منصور عن أبی وائل عن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۳) حدثنا أبو حفص الصیر فی حدثنا أبو داود حدثنا شعبة أخبرنی منصور قال سمعت أبا وائل عن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنه أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال.

(۳) حدثنا أبو حفص حدثنا یحیی بن محمد بن قیس حدثنا العلاء ابن عبدالرحمن عن أبیه عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال.

(۴) حدثنا زهیر بن حرب حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن الأعمش عن عبداللّٰہ بن مرة عن مسروق عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنهما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۵) حدثنا داود بن رشید حدثنا علی بن هاشم قال سمعت الأعمش ذکره عن أبی إسحاق عن مصعب بن سعد عن أبیه رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۶) حدثنا سوار بن عبداللّٰہ حدثنا الضحاک بن مخلد عن ابن عجلان عن أبیه عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

(۷) حدثنا إسماعیل بن خالد الضریر حدثنا یعلی بن الأشدق حدثنا عبداللّٰہ بن جراد قال.

(۸) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا نصر بن طریف الباهلی حدثنا إبراهیم بن میسرة عن عبید عن سعد.

(۹) حدثنی یحیی بن أیوب حدثنا إسماعیل بن جعفر أخبرنی أبوسهیل عن أبیه عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه أي رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال.

(۱۰) حدثنا أبو حذیفة الفزاری حدثنا عبدالرحمن بن مسعود الزجاج الموصلی عن معمر عن موسی بن شیبة رحمه اللّٰہ أن النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم.

(۱۱) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا داود بن عبدالرحمن العطار عن عبداللّٰہ بن عثمان بن خثیم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت یزید رضی اللّٰہ عنها أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خطب الناس فقال.

(۱۲) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا یونس عن الزهری أنبأنا حمید بن عبدالرحمن بن عوف أن أمه وهی أم کلثوم بنت عقبة ابن أبی معیط أخبرته أنها سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم یقول.

(۱۳) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يحيى بن إسحاق السيلحيني حدثنا الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن سعد بن سنان عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۴) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا عباد بن العوام أنبأنا داود بن أبي هند عن شهر بن حوشب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

(۱۵) حدثنی حمزة بن العباس حدثنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبدالله ابن المبارک أنبأنا حماد بن سلمة عن علی بن زيد قال سمعت انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۶) حدثنا هارون بن عبدالله حدثنا سيار حدثنا جعفر قال حدثنا مالک بن دينار عن الحسن رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

قال مالک إذا حدثني بهذا بكى ثم يقول أتحسبون أن عيني تقر بكلامي عليكم و أنا أعلم أن الله سائلی عنه يوم القيامة ما أردت به أنت الشهيد على قلبي لو أعلم أنه أحب إليک لم أقرأ على اثنين أبدا.

(۱۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو النضر حدثنا الليث بن سعد عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.

(۱۸) حدثنا أحمد حدثنا عثمان بن عمر حدثنا يونس بن يزيد الأيلي عن أبي شداد عن مجاهد أن أسماء بنت عميس رضی الله عنها قالت.

(۱۹) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة و قيس عن حبيب الزيات بن أبي ثابت عن ميمون بن أبي شبيب عن المغيرة بن شعبة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال.

(۲۰) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن الحكم قال سمعت ابن أبي ليلى يحدث عن سمرة بن جندب عن النبی صلى الله عليه وسلم قال.

(۲۱) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا حسين بن محمد حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبدالله رضی الله عنه أنه قال.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

عمر بن مرۃ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جھوٹ سے بچو، جھوٹ جہنم لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ اس کے دل میں ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ نیکی کے لئے ایک سوئی جتنی جگہ بھی نہیں رہتی۔''

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''لوگو! جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ ایمان کا مخالف ہے۔''

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً بیان کیا کہ:

''بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے سبب اس سے ایک میل یا دو میل دور بھاگ جاتا ہے۔''

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) اپنے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خطا جھوٹ بولنا ہے اور سب سے بڑی ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہے۔''

۵۔حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

''سب سے بری روایتیں جھوٹی روایتیں ہیں اور سب سے بڑی خطا جھوٹ بولنا ہے۔''

۶۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قول وعمل اور ظاہر و باطن کا اختلاف نفاق کا ایک حصہ ہے اور نفاق کی اصل و بنیاد جھوٹ ہے۔''

۷۔ایاس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایسے معاملہ میں جھوٹ بولنا جھوٹ ہے جو نہ مفید ہو نہ مضر، اگر کوئی جھوٹ سے کسی مصیبت کو دور کرتا ہے یا اپنا حق بچالیتا ہے تو یہ میرے نزدیک جھوٹ نہیں ہے۔''

۸۔عمر بن عبدالعزیزؒ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے جب سے تہبند باندھا ہے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔''

۹۔اچھائی کا معیار:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تک میں نے تمہیں نہیں دیکھا ہوتا اس وقت تک مجھے وہ محبوب ہوتا ہے جس کا نام سب سے اچھا ہو، جب دیکھ لیتا ہوں تو وہ آدمی اچھا لگتا ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جب تمہیں آزماؤں تو وہ آدمی سب سے زیادہ پسندیدہ ہے جو بات میں سب سے سچا ہو اور امانت میں سب سے بڑھ کر ہو۔''

۱۰۔ سب سے اچھا عمل:

ہزیل بن شرجیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبّ العالمین آپ کے بندوں میں سب سے اچھا عمل کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جس کی زبان جھوٹ نہ بولتی ہو، جس کا دل برائی نہ چاہتا ہو اور جس کی شرمگاہ بدکاری نہ کرتی ہو۔''

۱۱۔ سالم رحمۃ اللہ علیہ:

ابو مروان بزار کہتے ہیں کہ:

''سالم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس سُباعی (یعنی سات گز والا) کپڑا لینے آئے، میں نے ایک سُباعی کپڑا ان کے سامنے کھولا، انہوں نے اسے ناپا تو وہ کم تھا فرمایا تم نے تو سباعی دکھایا ہے؟ میں نے کہا ہم اسی کو سباعی کہتے ہیں، فرمایا جھوٹ ایسا ہی تو ہوتا ہے۔''

۱۲۔ جھوٹ میں کوئی خیر نہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

''سچ کے علاوہ کسی بات میں خیر نہیں ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ بدکار ہے اور جو بدکار ہے وہ ہلاک ہوگا۔''

۱۳۔ مؤمن جھوٹا نہیں ہوتا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

''تم مومن کو کبھی جھوٹا نہیں پاؤ گے۔''

۱۴۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ہر خصلت مومن میں ہو سکتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔''

۱۵۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مومن کے اخلاق ہر خصلت پر مشتمل ہو سکتے ہیں سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔''

۱۶۔جھوٹ اور روزہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''گناہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھانے والا اور جھوٹ روزہ کو توڑ دیتا ہے۔''

۱۷۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بزرگ کہتے تھے کہ جھوٹ روزہ توڑ دیتا ہے۔''

۱۸۔رومی سفیر کا واقعہ:

ابوعبداللہ جرشی نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہرہ داروں میں سے ایک نے ہمیں بتایا کہ:

''روم کے سرکشوں کے گروہ نے ایک آدمی کو جزیہ کی پیشکش کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بھیجا، جب وہ یہاں پہنچا تو اس نے کہا اے معاویہ میرے ساتھ کوئی خفیہ چال نہ چلنا کیونکہ خفیہ چال کے ساتھ جھوٹ ضرور ہوتا ہے۔''

نوٹ: رومی باغیوں کے نمائندے نے یہ بات اس لیے کہی کہ اسے معلوم تھا مسلمان جھوٹ نہیں بولتے۔

۱۹۔مطرفؒ کا واقعہ:

مطرف بن طریف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں جھوٹ بولوں اور اس کے بدلہ میں مجھے دنیا کی تمام دولتیں مل جائیں۔''

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تفسیر یہ ہے کہ:

''میں کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کے غضب والا کام نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے علم نہیں ہے کہ توبہ کی مہلت ملے گی یا نہیں۔''

۲۰۔ جھوٹا ہلاک ہوگا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''سچ کے علاوہ کسی بات میں خیر نہیں ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ بدکار ہے اور بدکار ہلاک ہوگا، کامیاب وہی ہے جو تین چیزوں سے بچ گیا، لالچ، خواہشِ نفس اور غضب۔''

۲۱۔ خطیب کی باز پرس:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ:

''ہر خطیب کا خطبہ اس کے عمل پر پیش کیا جاتا ہے اگر اس کا عمل اس کے مطابق ہے تو یہ سچا ہے اور اگر اس کے برعکس ہو تو اس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے اور ہر دفعہ کٹنے کے بعد دوبارہ بحال ہوں گے۔''

۲۲۔ سچ سے بہتر جھوٹ:

میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بعض مواقع میں جھوٹ سچ سے بہتر ہوتا ہے۔''

ان کے پاس ایک شامی قاری بیٹھا تھا، اس نے کہا کیا سچ ہر حال میں اچھا نہیں ہے؟ فرمایا اگر تم دیکھو کہ ایک آدمی تلوار اٹھائے کسی کے پیچھے دوڑا چلا آ رہا ہے آگے والا آدمی اگر آپ کے سامنے کسی گھر میں داخل ہو جائے اور تلوار والا آ کر تم سے پوچھے تو تم کیا کہو گے؟

اس نے کہا میں کہوں گا مجھے معلوم نہیں ہے، فرمایا میرا بھی یہی مطلب ہے۔''

۲۳۔ابوالدھقان رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالدھقان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک آدمی احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جارہا تھا، راستے میں کہا آپ تھکے ہوئے لگتے ہو آیئے میں آپ کو اٹھالوں، انہوں نے فرمایا تم مجھے عراضون سے لگتے ہو، کہا وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ وہ ہیں جو کام کیئے بغیر تعریف کروانا چاہتے ہیں، کہا نہیں نہیں، فرمایا جب حق بات سنو تو اسے قبول کرو اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کرو۔''

۲۴۔میمونؒ کا واقعہ:

عیسیٰ بن کثیر اسدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چلتا گیا، جب ان کے گھر کا دروازہ آیا اور میں واپس مڑنے لگا تو ان کے ساتھ موجود ان کے بیٹے عمرو نے کہا ابا جان آپ انہیں شام کے کھانے کا نہیں کہتے؟ فرمایا بیٹے کھانا کھلانے کی نیت نہیں ہے، جب نیت نہیں تو کیوں کہوں؟''

۲۵۔ابراہیمؒ کا ارشاد:

ابن عون کہتے ہیں کہ:

''ایک آدمی نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں معذرت کی تو فرمایا ''بغیر کسی عذر پیش کیئے ہم نے تیری معذرت قبول کرلی ہے کیونکہ عذر خواہی میں جھوٹ کی ملاوٹ ہوتی ہے۔''

۲۶۔سعید بن مسیّبؒ کا واقعہ:

لیث بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں خارش کا مرض ہوگیا اور وہ اتنا بڑھا کہ آنکھوں کے اردگرد بھی خارش ہونے لگی، کسی نے کہا آپ آنکھوں کے باہر تو خارش کرلیا کریں؟ فرمایا:

''معالج نے مجھ سے کہا تھا خارش نہ کرنا اور میں نے کہا تھا نہیں کروں گا، اس وعدے کا کیا بنے گا؟''

۲۷۔ بدکار لوگ:

مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''بار بار قابل معذرت باتیں کرنے والے بدکار ہیں۔''

۲۸۔ حضرت سمرۃؓ کا ارشاد:

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''میرے نزدیک ہاں کر کے کام نہ کرنے سے نہ کر دینا زیادہ پسندیدہ ہے۔''

۲۹۔ مردانگی:

سعید بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت فرمائی کہ:

''اگر تم سچ کہو تو تب صحیح مرد ہو، سخی کا جھوٹ خیر سے خالی ہے اور بخیل کا سچ خیر ہی خیر ہے۔''

نوٹ: سخی کے جھوٹ اور بخیل کے سچ کا مطلب یہ ہے کہ سخی کہلوانے کے لیے کسی سائل کو جھوٹے وعدے دینے کی بجائے سچی بات کہہ دی جائے کہ ابھی استطاعت نہیں ہے۔

۳۰۔ جھوٹ اور سچ کا جھگڑا:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جھوٹ اور سچ انسان کے دل میں جھگڑتے ہیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔'' یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی جھوٹا بھی ہو اور سچا بھی۔

۳۱۔ شر کا پانی:

یزید بن میسرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جھوٹ ہر شر کی جڑ کو اسی طرح سیراب کرتا ہے جس طرح پانی درخت کی جڑوں کو سیراب کرتا ہے۔''

۳۲۔نفاق کی بنیاد:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جھوٹ نفاق کی بنیاد ہے۔''

۳۳۔ایک آیت کی تفسیر:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کی آیت :وَمِنۡهُمۡ مَنۡ عَاهَدَاللّٰهَ لَئِنۡ اٰتَانَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ(۹:۷۵) (بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں خوشحالی عطاء فرمائیں تو ہم صدقہ کریں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''دوآدمی کسی سردار کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا فضل عطا فرمائے تو ہم ضرور صدقہ کیا کریں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتے ہیں تو بخل کرنے لگتے ہیں۔''

مطلب یہ ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔آدمی کو ایسا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے جس پر عمل نہ کرے اگر کوئی دعویٰ کرے تو پھر اسے پورا بھی کرے۔

۳۴۔منافق کی نشانیاں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''منافق کا پتہ تین چیزوں سے لگایا کرو، جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا، وعدہ کرے گا تو اس کی خلاف ورزی کرے گا اور معاہدہ کرے گا تو دھوکہ کرے گا۔''

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَمِنۡهُمۡ مَنۡ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتَانَا مِنۡ فَضۡلِهٖ .(۹:۷۵)

۳۵۔ایک انصاری کا واقعہ:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت:

وَمِنْهُم مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ. (۹:۵۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ:

''ایک انصاری انصار کی مجلس میں آیا تو کہا اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دیں تو وہ ہر حق دار کا حق ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا تو اس نے وہی کیا جو قرآن کریم میں ہے کہ:

"فَلَمَّا اٰتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوْا...... وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ." (سورۃ التوبۃ)

''پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا فضل عطاء فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے۔''

۳۶۔جھوٹ کسی حال میں مفید نہیں:

ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سرورکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ:

''کیا میں تمہیں غیبت کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں کے درمیان عداوتیں کراتی ہے، بے شک سب سے برے راوی جھوٹے راوی ہیں اور جھوٹ کبھی مفید نہیں ہوتا نہ سنجیدگی میں نہ مزاح میں اور تم میں سے کوئی بچے سے بھی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرے۔''

۳۷۔حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

عبدالرحمٰن بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا، ہاں البتہ بعض دفعہ جب کوئی کھانے کی دعوت دیتا ہے تو میں کہتا ہوں مجھے طلب نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے یہ جھوٹ لکھا جاتا ہو۔''

۳۸۔حضرت احنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جب سے اسلام لایا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے اس کے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کپڑے کے بارے میں پوچھا کہ کتنے میں لیا ہے، میں نے اس کی قیمت دوتہائی کم کر کے بتائی۔''

۳۹۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

''مومن کو جھوٹا نہ پاؤ گے۔''

۴۰۔عبدالملک بن مروان:

اسماعیل بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں:

''عبدالملک بن مروان نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرے بیٹوں کو جھوٹ سے اتنی نفرت سکھائیں کہ اگر چہ قتل ہونا پڑے مگر جھوٹ نہ بولیں۔''

۴۱۔عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

ماجشون سے روایت ہے کہ:

''ایک دفعہ عمر بن عبدالعزیز اور ولید میں کوئی بات ہوئی تو ولید نے کہا آپ نے جھوٹ بولا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب سے مجھے یہ علم ہوا ہے کہ جھوٹ برائی ہے تب سے آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔''

۴۲۔بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

داود عطار کہتے ہیں قتیبہ بن مسلم نے بکر بن ماعز کو خراسان سے واپس بھیجا راستہ میں ایک آدمی بھی بکر کے ساتھ ہو گیا، اس آدمی نے پوچھا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بھی بولا ہے، بکر خاموش رہے، اس نے پھر کہا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ بکر خاموش رہے، اس نے پھر پوچھا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ بکر خاموش رہے حتیٰ کہ حمامِ عمر یا حمام اعین پر پہنچے تو اس نے پھر کہا اے بکر کبھی آپ نے جھوٹ بولا ہے؟

تب بکر نے کہا تم نے کئی بار یہ سوال کیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے اس کے کہ ایک دفعہ قتیبہ نے ہمارا اسلحہ لے لیا تو میں نے ایک نیزہ کسی سے عاریۃً لیا، جب میں قتیبہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا اے بکر یہ آپ کا ہے؟ میں نے کہا ہاں، حالانکہ وہ نیزہ میرا نہیں تھا۔''

۴۳۔ سفیانؒ کا واقعہ:

سفیان کہتے ہیں ایک آدمی نے بیان کیا کہ:

''میں نے سلیمان بن علی سے کوئی بات بیان کی تو انہوں نے کہا تم نے جھوٹ کہا ہے، میں نے کہا اگر جھوٹ بولنے کے عوض مجھے آپ کا یہ کمرہ سونے سے بھرا ہوا ملے تب بھی میں جھوٹ نہ بولوں گا؟ یہ سن کر وہ شرمسار ہو گئے۔''

۴۴۔ سب سے دیرپا خصلت:

یونس بن عبید کہتے ہیں:

''ہر خصلت کبھی نہ کبھی چھوٹ جانے کی امید کی جا سکتی ہے مگر جھوٹ کے چھوٹ جانے کی نہیں۔''

۴۵۔ ربیع بن خثیمؒ کا واقعہ:

جواب تیمی کہتے ہیں ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ ان کے بیٹے کی عیادت کے لئے آئیں تو بچے کی طرف جھک کر پوچھا: بیٹے کیا حال ہے؟

''ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اسے دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو فرمایا اگر تم یہ کہتیں کہ اے بھانجے کیا حال ہے تو کیا حرج تھا، اس میں تم سچی بھی ہوتیں۔''

۴۶۔ شُتَیر بن شکلؒ کا واقعہ:

محارب بن دثار کہتے ہیں:

''ایک خاتون نے شتیر بن شکل سے کہا اے بیٹے، انہوں نے کہا آپ نے غلط بیانی کی ہے آپ نے مجھے نہیں جنا ہے۔''

۴۷۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اعمش کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے ذکر کیا کہ ابوالضحیٰ مسروق سے نقل کرتے ہیں کہ

''انہوں نے لوگوں کے درمیان مصالحت کے لئے جھوٹ کی رخصت دی ہے، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بزرگ کسی حال میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ نہ سنجیدگی میں نہ مزاح میں۔''

۴۸۔ ابن عون کا واقعہ:

ابن عون کہتے ہیں کہ:

''حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنگ میں جھوٹ جائز ہے۔ تو آپؒ نے اس پر نکیر کی اور فرمایا میں جھوٹ کو حرام ہی سمجھتا ہوں۔''

نوٹ: محمد بن سیرین کا یہ ارشاد اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا قول شاید کسی عوامی خیر خواہی کی معروضی حکمت پر مبنی ہے ورنہ ان دونوں موقعوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کی اجازت دی ہے۔

ابن عون کہتے ہیں پھر میں ایک جنگ میں گیا تو معاویہ بن ہشام نے خطاب کیا اور کہا ''اے اللہ! ہمیں عمودیہ پر فتح عطا فرمایئے'' حالانکہ حملہ عمودیہ پر نہیں کرنا تھا۔ جب میں لوٹا تو یہ واقعہ محمد بن سیرینؒ سے ذکر کیا، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۴۹۔ میمون بن شبیبؒ کا واقعہ:

میمون بن شبیب کہتے ہیں:

''میں ایک کتاب لکھنے بیٹھا تو ایک ایسی بات بھی درمیان میں آئی اگر میں اس کا ایک حرف بھی کتاب میں لکھ دیتا تو کتاب کا حسن بڑھ جاتا مگر میں جھوٹ کا مرتکب بھی ہو جاتا، میں نے سوچ کر فیصلہ کیا کہ جھوٹ نہیں لکھنا، بیت اللہ کی جانب سے ندا آئی کہ:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ

(سورة ابراهيم)

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھیں گے۔''

پھر ایک دفعہ حجاج کے زمانہ میں میں نے جمعہ کی تیاری کی پھر مذبذب ہو گیا کہ جاؤں یا نہ جاؤں؟ اس وقت بھی بیت اللہ کی جانب سے ندا آئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ. (سورة الجمعه)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کی اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

یہ سن کر میں نماز کے لئے چلا گیا۔''

۵۰۔ عون بن عبداللہؒ کا واقعہ:

عون بن عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھے ایک جوڑا پہنایا، میں باہر نکلا تو میرے ساتھی کہنے لگے یہ جوڑا تمہیں امیر نے پہنایا ہے؟ میں نے چاہا کہ یہ یہی سمجھیں کہ یہ جوڑا مجھے امیر ہی نے پہنایا ہے، اس لئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ امیر کو جنت کا لباس پہنائے، یہ بات میں نے اپنے والد صاحب سے ذکر کی تو فرمایا:

''بیٹے نہ جھوٹ بولو نہ جھوٹ جیسی کوئی بات کہو۔''

۵۱۔ سہل بن علیؒ:

محمد بن مزاحم کہتے ہیں:

''سہل بن علی کی والدہ نے ان سے کہا بیٹے آدھا دروازہ بند کر دو، تو وہ دھاگہ لا کرناپنے لگے کہ آدھا کہاں تک ہوگا۔''

۵۲۔لقمان علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے سے کہا:

''بیٹے جھوٹ سے بچو کیونکہ اس کی طرف نفس ایسے رغبت کرتا ہے جیسے چڑیا کے گوشت کی طرف رغبت کرتا ہے، چڑیا کا گوشت معمولی سا ہوتا ہے مگر کھانے والے کو بے چین کرتا ہے۔''

۵۳۔جھوٹ اور بخل:

شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نہیں جانتا کہ جھوٹ اور بخل میں سے کون جہنم میں زیادہ گہرا ہوگا۔''

۵۴۔منافق:

شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو جھوٹ بولے وہ منافق ہے۔''

۵۵۔حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو نہ تو سنجیدگی میں حلال کیا ہے نہ مزاح کی صورت میں، اور نہ یہ حلال ہے کہ بچہ کے ساتھ وعدہ کر کے اسے پورا نہ کیا جائے، اگر چاہو تو سورۃ التوبۃ کی یہ آیت پڑھ لو:

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ.

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

۵۶۔اعمشؒ کا ارشاد:

اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''میں نے ایسے لوگ بھی پائے ہیں جو جھوٹ کو صرف حیاء کی وجہ سے چھوڑتے ہیں بہر حال جھوٹ چھوڑنا چاہیے خواہ کسی سبب سے ہو۔''

۵۷۔ابن سماکؒ کا ارشاد:

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میرا خیال ہے کہ مجھے جھوٹ چھوڑنے پر ثواب نہیں ملے گا کیونکہ میں جھوٹ کو اس سے نفرت کے سبب چھوڑتا ہوں۔''

۵۸۔جھوٹ کی پہلی سزا:

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جھوٹے کی سب سے پہلی سزا یہ ہے کہ سچ اس کے جھوٹ کی تردید کردیتا ہے۔''

۵۹۔ابن عیاشؒ کا ارشاد:

ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی میرے ساتھ ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو پھر میں کبھی اس کی بات قبول نہیں کرتا۔''

۶۰۔خالد بن صبیحؒ کا ارشاد:

رافع بن اشرس کہتے ہیں میں نے خالد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی ایک بار جھوٹ بولے تو وہ فاسق ہو جاتا ہے؟ فرمایا:

''ہاں، عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مجھ سے بیان کیا کہ مومن کی طبیعت ہر خصلت پر مشتمل ہو سکتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔''

۶۱۔جھوٹے کی سزا:

رافع بن اشرس کہتے ہیں بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:

''جھوٹے کی سزا میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا سچ بھی قبول نہیں کیا جاتا، اور میں کہتا ہوں کہ بدکار و بدعتی کی سزا میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی اچھائیاں بھی ذکر نہیں کی جاتیں۔''

۶۲۔ سب سے بری چیز:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹ سے بڑھ کر بری کوئی اور چیز نہیں ہے۔''

۶۳۔ حسن سے محرومی:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

''جس کے اخلاق برے ہوں اس نے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیا اور جو جھوٹ بولتا ہے اس کا حسن چلا جاتا ہے۔''

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة أخبرنی عمر بن مرة قال سمعت مرة الهمدانی قال۔

(۲) حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا سفیان بن إسماعیل بن أبی خالد وبیان سمعا قیس بن أبی حازم سمع أبا بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه یقول۔

(۳) حدثنی أبو محمد عبداللّٰہ بن أیوب المخرمی حدثنا عبدالرحیم ابن هارون أبو هشام الغسانی عن عبدالعزیز بن أبی رواد عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما رفعه فقال۔

(۴) حدثنی عبدالعزیز بن بحر أنبأنا أبو عقیل عن محمد بن نعیم مولی عمر بن الخطاب عن محمد بن عمر بن علی بن أبی طالب عن جده علی رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۵) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا سفیان حدثنی عبدالرحمن بن عابس حدثنی ناس من أصحاب عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنه أنه کان یقول۔

(۶) حدثنی أحمد بن إبراهیم حدثنا إسحاق الأزرق عن عوف عن الحسن رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۷) حدثنی الحسین بن السکن بن أبی السکن حدثنا المعلی بن أسد حدثنا الحسن بن میمون الحضرمی قال سمعت إیاس بن معاویة رحمه اللّٰہ یقول۔

(۸) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا محمد بن خالد النیلی ثنا الولید ابن مسلم عن مالک بن أنس رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۹) حدثنی محمد بن إدریس حدثنا محمود بن خالد ثنا أبی حدثنی عیسی بن المسیب عن عدی بن ثابت قال قال عمر رضی اللّٰہ عنه۔

(۱۰) حدثنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق المروزی أنبأنا إبراهیم ابن الأشعث ثنا الفضیل عن لیث بن أبی سلیم عن عبدالرحمن بن ثروان أبی قیس عن هزیل بن شرحبیل رحمه اللّٰہ قال قال موسیٰ علیه السلام۔

(۱۱) حدثنی الحسین بن علی بن یزید حدثنا القعنبی حدثنا أبو مروان البزاز قال

(۱۲) حدثنی محمد بن إدریس حدثنی عبدالعزیز بن عبداللّٰہ العامری حدثنا إبراهیم بن سعد عن ابن أخی ابن شهاب عن ابن شهاب عن سالم بن عبداللّٰہ عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۱۳) حدثنا احمد بن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ بن المبارک أنبأنا الأوزاعی حدثنی حسان بن عطیة أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه قال۔

(۱۴) حدثنا ابن جمیل أنبأنا عبداللّٰہ أنبأنا سفیان و شعبة عن سلمة ابن کهیل عن مصعب بن

سعد عن سعد رضي الله عنه قال.

(١٥) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبدالله أنبأنا سفيان عن منصور عن مالك بن الحارث عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن مسعود رضي الله عنه قال.

(١٦) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا المسعودي عن رجل من بني أسد قال قال عبدالله بن مسعود رضي الله عنه.

(١٧) حدثنا أحمد حدثنا يعلى بن عبيد عن الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال.

(١٨) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا مبشر الحلبي حدثني جعفر بن برقان حدثني أبو عبدالله الجرشي حدثنا رجل من حرس معاوية قال.

(١٩) حدثنا محمد بن عمرو بن العباس الباهلي حدثنا سفيان قال قال مطرف بن طريف.

(٢٠) حدثني عبدالرحمن بن صالح حدثنا أبو بكر بن عياش قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه.

(٢١) حدثني محمد بن عمرو حدثنا مرحوم بن عبدالعزيز قال سمعت مالك بن دينار رحمه الله يقول.

(٢٢) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا ابن علية عن سوار بن عبدالله قال نبئت أن ميمون بن مهران قال.

(٢٣) حدثنا أحمد بن جميل المروزي أنبأنا عبدالله بن المبارك أنبأنا سفيان عن أبي حيان عن أبي الزنباع عن أبي الدهقان قال.

(٢٤) حدثنا أبو كريب حدثنا خالد بن حيان حدثنا عيسى بن كثير الأسدي الرقي قال.

(٢٥) حدثنا فضيل بن عبدالوهاب حدثنا خالد بن عبدالله عن ابن عون.

(٢٦) حدثني عيسى بن عبدالله التميمي أنبأنا يحيى بن بكير المصري قال سمعت الليث بن سعد قال.

(٢٧) حدثني أسد بن عمار التميمي ثنا يزيد بن هارون أنا بكر الأعتق عن خالد بن رخيم عن مطرف قال.

(٢٨) حدثنا بندار محمد بن بشار حدثنا عبدالله بن عبدالمجيد حدثنا قرة بن خالد بن عن الحسن قال.

(٢٩) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا أبو عبيدة الحداد عن سعيد بن يزيد قال.

(٣٠) حدثني أسد بن عمار التميمي حدثنا سعيد بن عون البصري حدثنا جعفر قال.

(٣١) حدثني محمد بن إدريس الحنظلي حدثنا أصبغ بن الفرج أخبرني عبدالله بن وهب عن مسلمة بن علي قال.

(٣٢) حدثنا سعيد بن سليمان عن مبارك بن فضالة عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال.

(٣٣) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا شبابة بن سوار حدثنا ورقاء عن ابن أبی نجيح عن مجاهد رحمه اللّٰه.

(٣٤) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا وكيع حدثنا الأعمش عن عمارة ابن عمير عن عبدالرحمن بن يزيد قال.

(٣٥) حدثنا أحمد إبراهيم حدثنا عباس بن الوليد حدثنا يزيد بن زريع عن سعيد قتادة رضی اللّٰه عنه.

(٣٦) حدثنا إبراهيم حدثنا بهزبن أسد حدثنا شعبة حدثنا أبو إسحاق قال سمعت أبا الأحوص يحدث أن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه كان يقول.

(٣٧) حدثنا أحمد بن عمران الأخنسی حدثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن شقيق بن سلمة قال.

(٣٨) حدثنا داود بن عمرو الضبی حدثنا يحيی بن عبدالملک بن أبی غنية حدثنا سلامة بن منيح قال.

(٣٩) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا إبراهيم بن إسحاق الطالقانی حدثنا ابن المبارک عن الأوزاعی حدثنا حبان عن عطية قال قال عمربن الخطاب رضی اللّٰه عنه.

(٤٠) حدثنا الهيثم بن خارجة حدثنا الهيثم بن عمران قال سمعت إسماعيل بن عبداللّٰه المخزومی يقول.

(٤١) حدثنا محمد بن أبی عمر المكی و سفيان بن وكيع قالا حدثنا ابن عيينة عن رجل قال و قال سفيان عن الماجشون قال.

(٤٢) حدثنا أحمد بن إبراهيم العبدی حدثنا محمد بن عبيد حدثنی داودالعطار قال.

(٤٣) حدثنا محمد بن أبی عمر المكی حدثنا سفيان قال حدثنی رجل قال.

(٤٤) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا يحيی بن معين عن يعقوب عن إبراهيم عن أبيه قال سمعت يونس بن عبيد يقول.

(٤٥) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن عبداللّٰه الأسدی حدثنا قيس بن سليم العنبری عن جواب التيمی قال.

(٤٦) حدثنا عبدالرحمن بن يونس حدثنا يحيی بن يمان أنبأنا سفيان ابن سعيد عن أبيه عن محارب بن دثار أن امرأة قالت.

(٤٧) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن عبداللّٰه حدثنا سفيان عن الأعمش قال ذكرت لإبراهيم رحمه اللّٰه حديث أبی الضحی عن مسروق.

(٤٨) حدثنا أحمد حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا ابن عون.

(٤٩) حدثنا عبدالله بن عمر بن محمد القرشي و عبدالرحمن بن صالح العتكي قالا حدثنا حسين الجعفي عن الحسن بن الحر عن ميمون بن أبي شبيب قال.

(٥٠) حدثنا المثنى بن معاذ حدثنا سلم بن قتيبة عن المسعودى عن عون بن عبدالله قال.

(٥١) حدثني أبو صالح المروزى عن محمد ابن مزاحم قال.

(٥٢) حدثنا إبراهيم بن عبدالله حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن يونس عن الحسن قال.

(٥٣) حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا جرير عن بيان بن بشر عن الشعبى قال.

(٥٤) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا على بن عاصم أخبرنا بيان بن بشير عن الشعبى قال.

(٥٥) حدثنا عبدالله حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا المسعودى عن أبى إسحاق عن أبى الأحوص عن عبدالله رضى الله عنه قال.

(٥٦) حدثني على بن أبى مريم عن الحميدى قال سمعت سفيان قال.

(٥٧) حدثني هارون بن سفيان حدثنا عبدالله بن صالح العجلى قال.

(٥٨) حدثني العباس بن جعفر حدثنا ابن أبى رزمة عن أبيه قال سمعت ابن المبارك يقول.

(٥٩) وحدثني العباس حدثني حسين بن حسن حدثنا إسحاق بن منصور قال سمعت أبا بكر بن عياش رحمه الله يقول.

(٦٠) حدثني أبو صالح المروزى قال سمعت رافع بن أشرس قال.

(٦١) وحدثني أبو صالح قال سمعت رافع بن أشرس قال.

(٦٢) حدثني العباس العنبرى حدثنا عبدالرحمن بن مهدى حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبى الضحى عن مسروق رحمه الله قال.

(٦٣) حدثنا أبو عبدالرحمن القرشي حدثنا إبراهيم بن عيسى قال.

باب ۲۲

خوشامدیوں کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

ا۔ بھائی کی گردن کاٹنا:

حضرت عبدالرحمٰن بن بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کسی کی مدح کی تو ارشاد فرمایا:

''وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ ثُمَّ قَالَ

إِنْ كَانَ لَا بُدًّا أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلانًا وَلَا

أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا حَسِيْبُهُ اللّٰهُ إِنْ كَانَ يَرىٰ أَنَّهُ كَذٰلِكَ.

''تم پر افسوس ہے، تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی ہے، پھر فرمایا اگر کسی نے ضرور کسی بھائی کی تعریف کرنی ہی ہو تو کہے میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو، یہ بھی تب ہے جب وہ فلاں کو واقعی ایسا سمجھتا ہو۔''

۲۔ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْنَا الْمَدَّاحِيْنَ أَنْ نَحْثُوَ

فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تعریف کرنے والوں کو دیکھیں تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکیں۔''

۳۔ کسی کو ذبح کرنا:

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ذِبْحُ الرَّجُلِ أَنْ تُزَكِّيَهُ فِيْ وَجْهِهٖ."

"آدمی کو ذبح کرنا یہ ہے کہ تم اس کے منہ پر اس کی اچھائی بیان کرو۔"

حواشی

(۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن خالد الحذاء عن عبدالرحمن بن أبی بكرة رضی الله أن رجلا مدح رجلا عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم.

(۲) حدثنا عثمان ابن أبی شیبة حدثنا الأشجعی عن سفیان الثوری عن الأعمش و منصور عن إبراهیم عن همام بن الحارث قال قال المقداد بن الأسود رضی الله عنه.

(۳) حدثنا علی بن الجعد حدثنا محمد بن یزید عن العوام بن حوشب عن إبراهیم التیمی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

۱۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر بن خطاب گزر رہے تھے جبکہ جارود بھی ان کے ساتھ تھے، تو کسی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا یہ ربیعہ کے سردار ہیں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھایا اور فرمایا:

''تم نے اسی کو سنایا ہے؟۔''

۲۔تعریف کا جواب:

عطاء سلیمی کہتے ہیں جعفر بن زید عبدی کہہ رہے تھے کہ ایک آدمی کہیں سے گزرا تو مجلس والوں نے اس کی اچھائی بیان کی، جب وہ ان سے گزر گیا تو کہا:

''اے اللہ! انہوں نے مجھے نہیں پہچانا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔''

۳۔ عبداللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی نمازی کی تعریف کی تو اس نے کہا:

''اے اللہ! آپ کے بندے نے آپ کو ناراض کر کے میرا قرب چاہا ہے میں اس کے اس ناراضگی والے عمل کا گواہ ہوں۔''

۴۔ناجائز تعریف کی سزا:

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جو حاکم کی یا کسی کی بھی غیر واقعی تعریف اعلانیہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ اپنی زبان جھاڑ رہا ہوگا۔''

۵۔ظالم کی تعریف:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جس نے ظالم کے لئے زندگی کی دُعاء کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔''

۶۔ جارود کا واقعہ:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس جاری تھی کہ جارود آئے تو ایک آدمی نے کہا یہ ربیعہ کے سردار ہیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سنی اور دیگر لوگوں نے بھی۔ جب جارود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے درے سے انہیں کچوکا مارا، جارود نے کہا اے امیر المؤمنین خیریت ہے؟ فرمایا اور تو کوئی بات نہیں اس آدمی کی بات آپ نے سنی ہے؟ کہا ہاں سنی ہے مگر چھوڑیئے، فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس بات سے تمہارے دل میں کوئی چیز نہ پیدا ہو جائے اس لئے میں نے تمہیں درے سے کچوکا لگایا۔''

۷۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنا ہے۔''

۸۔ اچھا کہنے کا معیار:

ابی غنیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو کسی کی تعریف کرتے سنا تو فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا نہیں، فرمایا کیا اس کے ساتھ کوئی لین دین کیا ہے؟ کہا نہیں تو فرمایا:

''اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم اسے نہیں جانتے۔''

۹۔ کامل لوگ:

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اسے تعریف نقصان نہیں پہنچاتی۔''

۱۰۔ خطرناک لوگ:

وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی تمہاری ناجائز تعریف کرے تو اس کی طرف سے ناجائز مذمت سے بھی بے خوف نہ ہو جاؤ۔''

۱۱۔ حضرت عمرؓ کا تعریف کرنے والے کو جواب:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی تو فرمایا:

''تم مجھے بھی ہلاک کرتے ہو اور خود بھی ہلاک ہوتے ہو۔''

۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ابوالبختر ی کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعریف کی جب کہ آپ کو علم تھا کہ اس نے پیٹھ پیچھے میری برائی کی ہے تو ارشاد فرمایا:

''جو تم نے کہا ہے میں اس سے کم تر ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اس سے اچھا ہوں۔''

حواشی

(۱) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حزم قال سمعت الحسن قال مرعمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه والجارود معه فسمع قائلا یقول هذا سید ربیعة فعلاه بالدره فقال أما إنک قد سمعتها.

(۲) حدثنی محمد بن الحارث المقری حدثنا یسار حدثنا حماد بن زید حدثنا عطاء السلیمی قال سمعت جعفر بن زید العبدی یذکر أن رجلا مر بمجلس فأثنی علیه خیرا فلما جاوزهم قال اللّٰهم إن هؤلاء لم یعرفونی وأنت تعرفنی.

(۳) حدثنا أحمد بن بحر حدثنا قبیصة حدثنا سفیان عن أبی سنان عن عبداللّٰه بن أبی الهذیل قال أثنی رجل علی رجل من المصلین فی وجهه فقال اللّٰهُمَّ إن عبدک تقرب إلی بمقتک وأنا أشهد علی مقته.

(۴) حدثنی القاسم بن هاشم حدثنا یحیی بن صالح الوحاظی حدثنی محمد بن أبی جمیلة حدثنا خالد بن معدان رضی اللّٰه عنه قال من مدح إماما أو أحدا بما لیس فیه علی رؤوس الأشهاد بعثه اللّٰه یوم القیامة یتعثر بلسانه.

(۵) حدثنا محمد بن عبدالمجید التمیمی عبیداللّٰه بن عمرو عن یونس عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال من دعا لظالم بالبقاء فقد أحب أن یعصی اللّٰه.

(۶) حدثنا علی بن الجعد حدثنا المبارک بن فضالة عن الحسن رضی اللّٰه عنه قال کان عمر رضی اللّٰه عنه قاعدا ومعه الدرة والناس حوله إذا أقبل الجارود فقال رجل هذا سید ربیعة فسمعه عمر رضی اللّٰه عنه ومن حوله و سمعها الجارود فلما دنا منه خفقه بالدرة فقال مالی ولک یا أمیر المؤمنین فقال مالی ولک أما لقد سمعتها قال سمعتها فمه قال خشیت أن یخالط قلبک منها شیء فأحببت أن أطأطیء منک

(۷) حدثنا منصور بن أبی مزاحم حدثنا أبو سعید المؤدب عن عبداللّٰه بن عمر قال أظنه عن اسلم مولی عمر عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال المدح ذبح.

(۸) حدثنا یعقوب بن إبراهیم حدثنا ابن أبی غنیة حدثنی أبی قال سمع عمر بن الخطاب رضی اللّٰه رجلا یثنی علی رجل فقال أسافرت معه قال لا قال أخالطته قال لا قال واللّٰه الذی لا إله غیره ما تعرفه.

(۹) حدثنی محمد بن یحیی الواسطی حدثنا حبان بن صخر بن جویریة قال سمعت سفیان

بن عيينة رحمه الله يقول ليس يضر المدح من عرف نفسه.

(١٠) حدثني الحسن بن الصباخ حدثنا محمد بن كثير عن إبراهيم ابن عمر قال قال وهب بن منبه رحمه الله إذا مدحک الرجل بما ليس فيک فلا تامنه أن يذمک بما ليس فيک.

(١١) حدثنا أبو يعلى الثقفي حدثنا أحمد بن يونس عن أبي شهاب عن الأعمش عن الحسن أن رجلا أثنى على عمر رضي الله عنه فقال تهلكني وتهلک نفسک.

(١٢) حدثني زياد بن أيوب حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري قال أثنى رجل على علي رضي الله عنه في وجهه وقع كان بلغه أنه يقع فقال له علي أنا دون ماقلت وفوق ما في نفسک.

باب۲۳

لعنت کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ارشادات گرامیہ

ا۔مؤمن لعنت نہیں کرتا:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو کبھی کسی شے پر لعنت کرتے نہیں سنا۔ وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَایَنۡبَغِیۡ لِلۡمُؤۡمِنِ اَنۡ یَکُوۡنَا لَعَّانًا.''

''مؤمن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

۲۔جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت:

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی اور اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی لدا ہوا تھا، اچانک باندی نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور اونٹ وادی سے گزرنے میں مشکل محسوس کر رہے ہیں، باندی نے کہا اے اونٹنی! اس وادی میں اتر، اللہ تجھ پر لعنت کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا تُصَاحِبۡنَا نَاقَةٌ عَلَیۡهَا لَعۡنَةٌ''

''ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہ چلے جس پر لعنت ہے۔''

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

جرموز ہجیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے؟ ارشاد فرمایا:

"اُوْصِيْکَ اَنْ لَّاتَکُوْنَ لَعَّانًا."

"میں تجھے اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ لعنت کرنے والا نہ ہو جانا۔"

۴۔ سب سے بڑا گنہگار:

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ خَطَايَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ خَوْضًا فِی الْبَاطِلِ."

"قیامت کے دن سب سے بڑے گناہوں والا وہ ہوگا جو باطل باتوں میں زیادہ دلچسپی لیتا ہو۔"

۵۔ اسوۂ حسنہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا وَکَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو گالیاں دیتے، نہ فحش گفتگو فرماتے اور نہ لعنت کرتے، جب ہم میں سے کسی کو تنبیہ کرتے تو فرماتے اسے کیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

۶۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے غلام کو لعنت کرتے سنا تو ارشاد فرمایا:

"يَا اَبَا بَکْرٍ لَيْسَ الصِّدِّيْقُوْنَ لَعَّانِيْنَ."

"اے ابوبکر صدیق لعنت کرنے والے نہیں ہوتے۔"

اس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "اللہ کی قسم! میں پھر لعنت نہیں کروں گا۔"

حواشی

(۱) حدثنا عبداللّٰہ ابو ھاشم حدثنا وکیع حدثنا کثیر بن زید عن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنھم قال۔

(۲) حدثنا عبیداللّٰہ بن عمر حدثنا یزید بن زریع حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النھدی عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللّٰہ عنہ قال۔

(۳) حدثنا ابراھیم بن زیاد سبلان حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنا عبیداللّٰہ بن ھوذۃ القریعیی عن جرموز الھجیمی قال۔

(۴) حدثنا علی بن الجعد اخبرنی ابو جعفر الرازی عن قتادۃ قال۔

(۵) حدثنا احمد بن عیسیٰ المصری حدثنا عبداللّٰہ بن وھب بن ابی یحییٰ بن سلیمان عن ھلال یعنی ابن علی عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قال۔

(٦) حدثنا بشار بن موسیٰ أنبأنا یزید بن المقدام بن شریح عن أبیه المقدام بن شریح عن جدہ عن عائشة رضی اللّٰہ عنھا قالت۔

احادیث صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ الْوَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.''

''بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اللہ تعالیٰ لعنت کریں۔''

۲۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبٰوا ...... الخ.''

''سودخور پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجیں......الخ''

۳۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ الْمُصَوِّرِيْنَ.''

''اللہ تعالیٰ تصویریں بنانے والوں پر لعنت کریں۔''

۴۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ.''

''اللہ تعالیٰ اس چور پر لعنت کریں جو انڈا چراتا ہے۔''

۵۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ.''

''اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔''

۶۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ.''

''اس پر اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔''

۷۔ ''مَنْ اَحْدَثَ فِيْنَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.''

''جس نے ہمارے دین میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔''

۸۔ ''اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلَ وَذَكْوَانَ.''

''اے اللہ! رعل وذکوان والوں پر لعنت کیجئے۔''

۹۔ ''لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا.''

''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کریں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

۱۰۔ ''اَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا برے کردار والوں پر لعنت کرنا جائز ہے مگر کسی کا نام معین نہ کیا جائے۔ جیسے یہ کہنا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، کافروں پر لعنت ہے، نافرمانوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ لیکن کسی کو ظالم متعین کر کے اس پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ لعنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور ہمیں معلوم نہیں کہ جس پر ہم لعنت کی مہر لگار ہے ہیں ہوسکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کسی فرد کو متعین کر کے اس پر لعنت کی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ ان کی موت کفر پر ہوگی۔ حاکم' ناصح اور مصلح کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو برائی سے منع کرتے ہوئے اس پر لعنت کرے' یوں تو کہہ سکتا ہے کہ اے کمزور! اے نادان! اے اپنے اوپر ظلم کرنے والے یہ برائی چھوڑ دے۔

کسی مسلمان نیکوکار پر لعنت کرنا حرام ہے۔

(اضافہ از ''الاذکار للنووی'')

علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱-۶۷۶ھ)

کی کتاب ''الاذکار'' سے اضافہ

ا۔ فخر کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''فَلاَ تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی.''

''اپنے آپ کی اچھائی نہ کرو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتے ہیں کہ کون پرہیزگار ہے۔''

صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں حضرت عیاض بن حمار صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لاَیَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلاَ یَفْخَر اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ.''

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ' کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ جتلائے۔''

۲۔ جھوٹی گواہی کا حرام ہونا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ.''

''جھوٹی بات سے دور رہو۔''

''وَلاَ تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلَّ اُوْلٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً.''

''جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ لگو' بے شک کان' آنکھ اور دل سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔''

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت نفیع بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ ثَلاثاً."

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ (تین بار فرمایا) ہم نے عرض کیا' کیوں نہیں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگا کر بیٹھے تھے' اُٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا:

"اَلاَ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ."

"خبردار! تیسری چیز جھوٹی بات اور جھوٹی شہادت ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار اسی بات کو دُہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش! آپ خاموش ہوتے۔

۳۔ احسان جتلانے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی."

"اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقوں کا ثواب ضائع نہ کرو۔"

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ثَلاَثَةٌ لَایُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ."

"تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے' نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار اسی آیت کو تلاوت فرمایا تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ناکام و نامراد کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

''اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.''

''تکبر کے سبب اپنی چادر گھسیٹ کر چلنے والا' نیکی کر کے احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔''

۴۔ ہر سنی سنائی بات نقل کرنے کی ممانعت

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کَفٰی بِالْمَرْءِ کِذْبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ.''

''آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے۔''

۵۔ کسی کی سفارش کرنا

اصحاب اقتدار واختیار سے کسی حق دار کی سفارش کرنا مستحب ہے۔ ہاں البتہ خلاف قانون سفارش کرنا حرام ہے۔ غلط و ناجائز کام کی سفارش کرنا بھی حرام ہے اور ایسی سفارش قبول کرنا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''مَنْ یَشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَکُنْ لَهٗ نَصِیْبٌ مِنْهَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَکُنْ لَهٗ کِفْلٌ مِنْهَا.''

''جو اچھائی کی سفارش کرے گا اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا اور جو برائی کی سفارش کرے گا وہ بھی اس برائی میں شریک ہوگا۔''

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی حاجت مند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب مجلس سے فرماتے:

''اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا.''

''سفارش کرو اور اجر پاؤ۔''

پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اس کی حاجت پوری کرا دیتے۔

۶۔سائلوں، مسکینوں، محتاجوں اور یتیموں کو جھڑکنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلاَ تَقْھَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلاَ تَنْھَرْ."

"یتیم پر غصہ نہ کیجئے اور سائل کو جھڑکئے نہیں۔"

۷۔سرگوشی کرنے کی ممانعت

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا کُنْتُمْ ثَلاَثَۃً فَلاَ یَتَنَاجَ اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ."

"جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کرو کیونکہ یہ عمل اس تیسرے کو پریشان کرے گا' ہاں بہت سارے لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہو تو اجازت ہے۔"

صحیحین اور سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلاَ یَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ."

"جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کے بغیر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔"

سنن ابی داؤد میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے شاگرد ابو صالح نے پوچھا اگر چار ہوں تو؟ فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۔کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی عورت کے خدوخال بیان نہ کرے

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَۃُ الْمَرْأَۃَ فَتَصِفُھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا."

"کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کرنے کے بعد اس عورت کی شکل وصورت و خدوخال اپنے خاوند سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا اس کا نقشہ اس کے سامنے آجائے۔"